Titas®
FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-08 ● 217:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Thursday, 13th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۲۹ صفر المظفر ● جمعرات، ۱۳؍اگست ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

امت شاہ پارلیمنٹ میں سبھی سوالوں کا جواب دینے کیلئے ہوئے راضی، اپوزیشن کا دباؤ رنگ لایا!

نئی دہلی، 12؍اگست: کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیاں طلبا پر دہلی پولیس کی بربریت سے متعلق امت شاہ کا پارلیمنٹ میں جواب چاہتی ہیں، اور اس کے لیے وہ گزشتہ کئی دنوں سے دونوں ایوانوں میں اپنی آواز اٹھا رہی ہیں۔ اب اپوزیشن کا یہ دباؤ رنگ لاتا دکھائی دے رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں جاری تعطل کے درمیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ وہ تمام سوالوں کے جواب دینے کے لیے راضی ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کے پالے میں گیند ڈالتے ہوئے کہا کہ ''آپ تحریری طور پر دے دیجیے کہ آپ بحث چاہتے ہیں، میں جواب دوں گا۔''

امت شاہ کے اس بیان کے فوراً بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا کہ ''ہم لوگ امت شاہ کی تقریروں میں دلچسپی نہیں رکھتے، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ بچوں پر گولیاں کس نے چلائیں۔'' اس ردعمل سے ظاہر ہے کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیاں دہلی میں طلبا پر ہوئی بربریت سے متعلق ایک واضح بیان چاہتی ہیں۔ ان پارٹیوں کو پارلیمنٹ میں طویل بحث نہیں بلکہ بامقصد بیانات چاہئیں۔

بہرحال، اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے آج امت شاہ نے نامہ نگاروں سے کہا کہ ''جب بات ہوگی تو میں اس پر بھی بحث کروں گا کہ آپ بحث کیوں نہیں چاہتے۔ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں بی جے پی کی حکومت، این ڈی اے کی حکومت ہر معاملے پر بحث کے لیے تیار ہے۔ وہ (اپوزیشن) پارلیمنٹ کو چلنے نہیں دیتے ہیں۔'' امت شاہ کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے تو لاپتہ، فرار اور مفرور جیسی زبان سننے کو مل رہی ہے، جو مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اپوزیشن پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو چلنے ہی نہیں دے رہا ہے، تو وہاں جا کر کیا ہوگا؟ میں پارلیمنٹ میں کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ آج 3 بجے سے کل 3 بجے تک بحث کے لیے تیار ہیں۔ اپوزیشن 2 بجے تک ایک خط لکھ کر اسپیکر اوم برلا (باقی صفحہ 5 پر)

کیا عمران خان کی جیل میں موت ہو چکی ہے؟ پاکستانی صحافی کے دعویٰ سے مچی ہلچل

کراچی، 12؍اگست: پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی جیل میں موت کی خبر نے پاکستان کی سیاست میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ پاکستانی صحافی کے دعویٰ کے بعد عمران کی صحت اور ان کی سلامتی کو لے کر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ پاکستانی صحافی وجاہت سعید خان نے اپنے یوٹیوب چینل پر عمران کی ممکنہ موت سے متعلق دعویٰ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 3 سینئر فوجی ذرائع نے انہیں بتایا ہے کہ انہیں خدشہ ہے عمران خان اب زندہ نہیں ہیں۔ صحافی نے یہ بھی واضح کیا کہ ان ذرائع نے خود عمران کو مردہ نہیں دیکھا ہے اور ان کا دعویٰ براہ راست تصدیق پر مبنی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ان کے دعوے نے جیل میں بند سابق وزیر اعظم کی صورت حال کو لے کر پہلے سے جاری قیاس آرائیوں کو مزید ہوا دے دی ہے۔ عمران خان کی (باقی صفحہ 5 پر)

بہار: آسمانی بجلی کی زد میں آنے کے سبب بانکا، لکھی سرائے، نوادہ اور جموئی میں 12 افراد جاں بحق

پٹنہ، 12؍اگست: بہار کے بانکا، لکھی سرائے اور جموئی اضلاع میں آسمانی بجلی کی زد میں آنے کے سبب 9 افراد کی دردناک موت ہو گئی جبکہ 9 افراد شدید طور پر جھلس گئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تر خواتین شامل ہیں۔ اس حادثے پر وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور تمام مہلوکین کے لواحقین کو 4-4 لاکھ روپے کی امدادی رقم دینے کی ہدایت دی ہے۔ دوسری جانب نوادہ ضلع کے رجولی میں بھی اچانک بدلے موسم کے دوران دھان کی روپائی کر رہے 3 مزدوروں کی آسمانی بجلی گرنے سے جان چلی گئی۔
بانکا ضلع میں آسمانی (باقی صفحہ 5 پر)

بی جے پی حکومت کے 100 دن، شاہ آسکتے ہیں کولکاتا

12؍اگست: حکومت ختم کر کے بی جے پی حکومت قائم کی گئی۔ بادل بنگال ایک دو دن میں 100 دن گزرنے والا ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اس بار ریاست میں آسکتے ہیں۔ وہ تین روزہ دورے پر بنگال آنے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ کے اس دورے کے دوران انتظامی ملاقاتوں سمیت متعدد پروگرام ہیں۔ اتنا ہی نہیں، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ نابنا جاسکتے ہیں۔

دوسری طرف بنگال بی جے پی کور کمیٹی کے ساتھ ساتھ ریاستی کمیٹی کی بھی توسیعی میٹنگ ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ شاہ بھی اس تین روزہ دورے میں موجود ہو سکتے ہیں۔

19 اگست کو بی جے پی کی قیادت والی حکومت کے 100 دن مکمل ہو جائیں گے۔ امت شاہ کا دورہ (باقی صفحہ 5 پر)

ممتا دور میں جاری تمام A-OBC، B-OBC سرٹیفکیٹ منسوخ، کلکتہ ہائی کورٹ کا فیصلہ

12؍اگست: کلکتہ ہائی کورٹ نے ممتا کے دور میں جاری کیے گئے تمام A-OBC اور B-OBC سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا ہے۔ جسٹس راجہ شیکھر منتھا کی ڈویژن بنچ نے بدھ کو یہ فیصلہ دیا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں ریاست میں کوئی دو او بی سی زمرے نہیں ہیں۔ صرف ایک OBC زمرہ ہے۔ بنگال اسمبلی انتخابات میں سیاسی منظر نامہ بدل گیا۔ سیند وادھیکاری کی قیادت میں بی جے پی حکومت برسر اقتدار آئی۔ (باقی صفحہ 5 پر)

کولمبیا زلزلہ: 24 گھنٹوں میں 30 سے زیادہ آفٹر شاکس، ہلاکتیں 240 کے پار، سینکڑوں افراد اب بھی ملبہ میں دبے!

12؍اگست: کولمبیا کے مغربی حصہ میں 10 اگست کی صبح آنے والے 7.4 شدت کے تباہ کن زلزلے کے 2 دن بعد بھی صورتحال انتہائی تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ زلزلے کے بعد 24 گھنٹوں کے اندر ہی 30 سے زیادہ آفٹر شاکس درج کیے گئے، جن میں سب سے شدید آفٹر شاکس کی شدت ریکٹر اسکیل پر تقریباً 5.0 ریکارڈ کی گئی۔ اس خوفناک زلزلہ نے کئی جانیں تلف کر لی ہیں۔ علاقائی اعداد و شمار کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد 240 سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ سینکڑوں افراد اب بھی ملبوں میں دبے ہو سکتے ہیں۔ مسلسل آفٹر شاکس کے باعث پہلے سے (باقی صفحہ 5 پر)

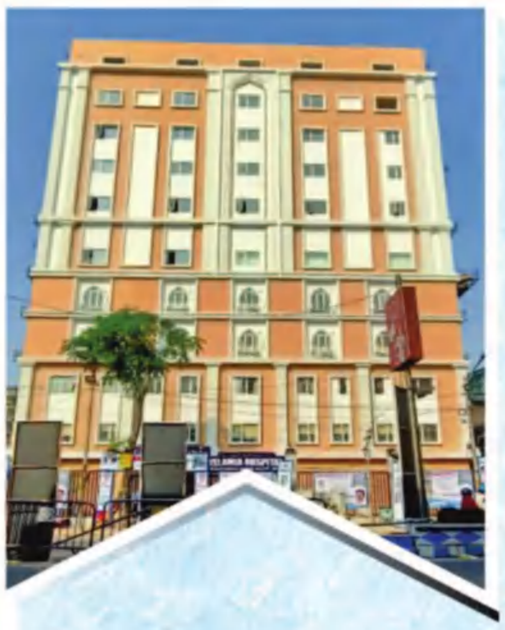
IH
ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73۔ چترنجن ایونیو، کولکاتا۔ 700012
A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)
DEPARTMENT AVAILABE
• GENERAL MEDICINE
• CHEST MEDICINE
• DIABETIC
• DIABETIC FOOT CARE
• CARDIOLOGY
• SURGERY (GENERAL & LAP)
• GASTROENTEROLOGY
• NURSERY
• ORTHOPAEDIC
• UROLOGY
• GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
• NEUROLOGY & NEUROSURGERY
• NEPHROLOGY
• CANCER SURGERY
• CANCER MEDICINE
• PAEDIATRICS
• DENTISTRY
• OPHTHALMOLOGY
• ENT
• DERMATOLOGY
• PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)
• PATHOLOGY
• DIALYSIS
• CT SCAN
• X-RAY
• ECG
• ECHOCARDIOGRAPHY
• ENDOSCOPY
• PHYSIOTHERAPY
• ULTRASONOGRAPHY WITH
• COLOUR DOPPLER
24x7 EMERGENCY SERVICE
FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

نیتا جی کی توہین کرنے پر وزیر اعلیٰ نے پولیس کو سخت کارروائی کا حکم دیا، کیا اننتا مہاراج کو گرفتار کیا جائے گا؟

کولکاتا: 2 1اگست (عوامی نیوز سروس) پولیس کو ہدایت دی گئی ہے کہ جو بھی نیتا جی سبھاش چندر بوس کی بے عزتی کرے اس کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ جاری تنازعہ کے درمیان وزیر اعلیٰ نے بدھ کو نبو میں پریس کانفرنس کے دوران پولیس کو یہ ہدایت جاری کی۔ فطری طور پر، اس نے اس بارے میں شدید قیاس آرائیوں کو جنم دیا ہے کہ آیا بی جے پی کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اننتا مہاراج کو اب گرفتاری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ اس طرح، اس میں کوئی شک نہیں کہ اننتا مہاراج پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا، ''میں پولیس کو ہدایت دے رہا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو گرفتار کریں جنہوں نے سوشل میڈیا پر نیتا جی کے بارے میں توہین آمیز، جھوٹا یا بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈہ پھیلانے کی جسارت کی ہے، وہ فوری طور پر معافی مانگیں اور اہانت آمیز پوسٹوں کو حذف کریں، تاہم، صرف پوسٹ کو حذف کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ہک سے باہر ہو جائیں گے، پولیس اس معاملے میں اپنے قائم کردہ قوانین کے مطابق کارروائی کرے گی۔ نیتا جی کی بے عزتی کرنے پر سخت اور سخت کارروائی کی جائے گی۔'' وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اننتا مہاراج اس سے مستثنیٰ نہیں ہوں گے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہر ایک کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ نتیجتاً، یہ کہے بغیر کہ اننتا مہاراج کو درپیش خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس دن کے شروع میں، وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ ہر ایم ایل اے کو اپنے حلقوں میں نیتا جی کے نام سے منسوب ایک 'سیوا کیندر' (سروس سینٹر) کھولنا چاہیے۔ نیتا جی کی روایتی دھوتی اور پنجابی میں ملبوس ہر مرکز پر ان کی مخصوص تصویر آویزاں کرنا لازمی ہے۔ ان دو شرائط کی تکمیل پر 30,000 کی مالی امداد فراہم کی جائے گی۔

غور طلب ہے کہ اننتا مہاراج نے حال ہی میں نیتا جی کو لے کر متنازعہ تبصرہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''یہ خیال کہ ہندوستان کو آزادی صرف اور صرف مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو، یا کانگریس کی تحریکوں کی وجہ سے حاصل ہوئی، غلط ہے، کوچ بہار کے مہاراجہ کے کردار کو تاریخ میں مناسب پذیرائی نہیں ملی۔ کوچ بہار کے مہاراجہ نے ہٹلر کو شکست دی اور آزاد ہند فوج نے جرمن فوجیوں کے ہاتھوں برطانوی فوجیوں کے ہاتھ میں جنگ لڑی۔ انہی سپاہیوں کے ساتھ ہی نیتا جی نے اس موقع کا غلط استعمال کیا اگر میں حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھاتا تو انگریزوں کے دور میں بھی قانون موجود ہوتا اور ہندوستان کا حصہ نہ بنتا۔ راجیہ سبھا ایم پی کے اس طرح کے ریمارکس نے بی جے پی کے اندر اندرونی اختلافات کو جنم دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ تنازعہ کس طرح کھلتا ہے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات

13 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 47 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 12 منٹ
ظہر	11 بج کر 41 منٹ
عصر	4 بج کر 16 منٹ
مغرب	6 بج کر 15 منٹ
عشاء	7 بج کر 29 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

24 گھنٹے بعد: کیش پور کے یوتھ ترنمول کانگریس کے سابق لیڈر گرفتار

مغربی مدنی پور: 2 1اگست (عوامی نیوز سروس) ایک ترقیاتی سیاسی اہمیت میں، پولیس نے بدھ کے روز کیش پور یوتھ ترنمول کانگریس کے سابق بلاک صدر آصف اقبال عرفٹ ٹائے کو، وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری کے مطالبہ کے 24 گھنٹے بعد گرفتار کیا کہ علاقے میں سیاسی دھمکیوں اور مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے مبینہ طور پر ذمہ داروں کو سلاخوں کے پیچھے بھیجا جائے۔

ٹائے کو کیش پور پولیس نے گرفتار کیا اور بدھ کو مدنی پور کی عدالت میں پیش کیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق اس کے خلاف حال ہی میں ایک شکایت درج کروائی گئی تھی جس میں دھمکیاں دے کر بھتہ خوری کا الزام لگایا گیا تھا۔ حکام نے بتایا کہ بعد میں تفتیش کاروں نے اس کیس کے سلسلے میں اس کے خلاف کارروائی کی۔ اس گرفتاری نے کیش پور میں سیاسی توجہ کو جنم دیا ہے، ایک ایسا خطہ جو طویل عرصے سے شدید سیاسی مسابقت اور دھمکیوں کے الزامات سے جڑا ہوا ہے۔ مقامی ذرائع نے گرفتار رہنما کی شناخت آصف اقبال کے نام سے کی ہے، حالانکہ وہ علاقے میں اپنے عرفی نام، ٹائے سے مشہور ہے۔ عوامی انتباہ کے ایک دن کے اندر ان کی گرفتاری نے ترقی میں مزید وزن بڑھا دیا ہے، حالانکہ پولیس نے یہ اشارہ نہیں دیا ہے کہ گرفتاری کا حکم کسی سیاسی بیان کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔ واقعات کا سلسلہ منگل کو شروع ہوا، جب شبھیندو ادھیکاری نے انقلابی کھدیرام بوس کی برسی کے موقع پر کیش پور میں موہبانی کا دورہ کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے علاقے میں مبینہ سیاسی تشدد اور پرانے فوجداری مقدمات سے نمٹنے کے بارے میں تفصیلی بات کی۔ انہوں نے سیاسی کارکنوں سے متعلق مقدمات کا جائزہ لینے کا مطالبہ کیا اور پولیس انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ مبینہ طور پر ڈرانے دھمکانے اور غیر قانونی سرگرمیوں کے ذمہ داروں کی نشاندہی کرے۔ ادھیکاری نے پروگرام میں موجود سینئر پولیس اہلکاروں کے تئیں اپنے تبصروں کی ہدایت بھی کی، اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا پرزور مطالبہ کیا۔ ان کا یہ اعلان کہ وہ ایسے ملزمان کو جیل میں دیکھنا چاہتے ہیں اگلے دن ٹائے کی گرفتاری کے بعد نئی اہمیت اختیار کر لی۔

اس دوران پولیس نے برقرار رکھا کہ گرفتاری ایک مخصوص شکایت کی وجہ سے ہوئی ہے اور مزید قانونی کارروائی الزامات کا تعین کرے گی۔ مدنی پور کی عدالت کے سامنے ٹائے کی تیاری عدالتی عمل کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے، تفتیش کاروں سے توقع ہے کہ وہ متعلقہ الزامات اور ثبوت عدالت کے سامنے رکھیں گے۔ کیش پور کے لیے، گرفتاری نے ایک بار پھر جبر، جبر اور سیاسی طاقت کے الزامات پر روشنی ڈالی ہے، جب کہ پولیس کی کارروائی کی رفتار کو قریب سے دیکھا جانا یقینی طور پر شدید عوامی اور سیاسی جانچ کا موضوع بنتا ہے۔

رامپورہاٹ میں نیتا جی سبھاش روڈ کا نام بدل کر ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی روڈ کر دیا گیا

بیر بھوم 12اگست (عوامی نیوز سروس) یہ 'نیتا جی سبھاش روڈ' تھا۔ یہ 'ڈاکٹر' بن گیا۔ شیاما پرساد مکھرجی روڈ۔ سڑک کا نام راتوں رات بدل گیا۔ نئی تختی کی افتتاحی تقریب میں بی جے پی کے مقامی ایم ایل اے بھی موجود تھے۔ یہ سنسنی خیز واقعہ بیر بھوم کے رام پور ہاٹ میں پیش آیا۔ لیکن نیتا جی کے نام سے منسوب سڑک کا نام کیسے بدلا جا سکتا ہے؟ یہ سوال پیدا ہوا ہے۔ تاہم رامپور ہاٹ میونسپلٹی نے کہا ہے کہ سڑک کا نام تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اس واقعہ پر اپوزیشن جماعتوں نے بھی سوالات اٹھائے ہیں۔

رام پور ہاٹ میونسپلٹی کے پنچپاتھا موڑ سے جھاجھانیہ پل تک کا حصہ تقریباً تین کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ ایک طویل عرصے تک اس سڑک کا نام نیتا جی سبھاش چندر بوس کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد بی جے پی اقتدار میں آئی ہے۔ مختلف شعبوں میں 'زعفرانیت' کے آثار نظر آ رہے ہیں، اور کئی سڑکوں کے نام بدلنے کی بات کی گئی ہے۔ اس پس منظر میں 'نیتا جی سبھاش روڈ' کا نام اب 'ڈاکٹر' رکھ دیا گیا ہے۔ شیاما پرساد مکھرجی روڈ۔ بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں سڑک کے کنارے ایک زعفرانی رنگ کی تختی لگائی گئی تھی، جس کا نام 'ڈاکٹر' شیاما پرساد مکھرجی روڈ لکھا تھا۔ تختی کے افتتاح کے موقع پر مقامی بی جے پی ایم ایل اے دھروبا ساہا موجود تھیں۔ لیکن نیتا جی کے نام سے منسوب سڑک کا نام شیاما پرساد کے نام پر کیسے رکھا گیا؟ بی جے پی ایم ایل اے نے کہا کہ میونسپلٹی کے دستاویزات میں سڑک کے نام سے متعلق کوئی ریکارڈ نہیں ملا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نام تبدیل کرنا میونسپل چیئرمین کی موجودگی میں ہوا، اور اس وقت کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے نیتا جی کے تئیں اپنے گہرے احترام کا بھی اظہار کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ شیاما پرساد مکھرجی کے یوم پیدائش پر تختی نصب کی گئی تھی اور ان کا ایک مجسمہ بھی نصب کیا گیا تھا۔ اس معاملے کو لے کر حال ہی میں ایک تنازعہ شروع ہوا ہے، جس میں سڑک کے سابقہ نام 'نیتا جی سبھاش روڈ' کے بارے میں بحث چھڑ گئی ہے۔

میونسپل ذرائع نے بتایا ہے کہ سڑک کا نام شیاما پرساد کے نام پر رکھنے کے لیے کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی۔ ایک ایم ایل اے یکطرفہ طور پر سڑک کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ چیئرمین نے کہا کہ نام تبدیل کرنے کے لیے پہلے میونسپل بورڈ سے تجویز پاس کرنا ہوگی، اس کے بعد ریاستی انتظامیہ سے منظوری لی جائے گی۔ تاہم مقامی ایم ایل اے کا دعویٰ ہے کہ میونسپل چیئرمین اور ترنمول لیڈر سومین بھکت نام کی تختی کے افتتاح کے موقع پر موجود تھے۔ کانگریس اور سی پی آئی ایم نے اس سڑک کے نام کی مخالفت کی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اس کا نام بدل کر 'نیتا جی سبھاش روڈ' رکھا جائے۔

ٹولو کی 242 گاڑیاں سڑک نظر آئیں تو ضبط کی جائیں گی، دبئی میں چھپے 'اسٹون بیرن' کے لیے پریشانیاں بڑھ گئیں

بولپور: 2 1اگست (عوامی نیوز سروس) انتظامیہ نے تولو منڈل سے تعلق رکھنے والے 242 ٹرکوں اور ڈمپروں پر 'ای لاک' لگائے ہیں۔ ان گاڑیوں کو کسی بھی وجہ سے سڑکوں پر آنے کی صورت میں ضبط کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ انتظامیہ ٹولو کی کاروباری سلطنت کو مکمل طور پر روکنے کے لیے پرعزم ہے۔ جس کے آپریشنز کی قیمت 200 کروڑ ہے۔ کسی بھی طرح سے ضروری ہے۔ مزید یہ کہ اس فیصلے کا مقصد اسے ملک واپس آنے پر مجبور کرنا ہے۔ دریں اثنا، عدالتی احکامات کے تحت، ٹولو، جو بیرون ملک فرار ہو گیا ہے، کو 14 ستمبر کو صبح 10:30 بجے تک عدالت میں حاضر ہونا چاہیے۔ مقررہ وقت کے اندر حاضر نہ ہونے کی صورت میں اسے 'اعلامیہ مجرم' قرار دیا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ٹولو منڈل کے خلاف پہلے ہی ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا جا چکا ہے۔

سرکاری وکیل نے اشارہ دیا کہ اگر ٹولو عدالت کی طرف سے مقرر کردہ آخری تاریخ کے اندر حاضر ہونے میں ناکام رہتا ہے تو اس کے اثاثوں کو ضبط کرنے کی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، پولیس کو ملک میں کہیں بھی اسے گرفتار کرنے میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ عدالتی ذرائع یہ بھی بتاتے ہیں کہ مناسب قانونی عمل کے بعد، بیرون ملک موجود اس کے اثاثوں کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے، اور اسے بیرون ملک گرفتار کر کے بھارت کے حوالے کرنے کے حالات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔

دریں اثنا، ٹولو منڈل سے متعلق تحقیقات کے دوران مزید تین نام سامنے آئے ہیں۔ گزشتہ پیر کو، پولس نے بولپور کے سونجھوری جنگل کے قریب، سرکار ڈنگا گاؤں کے ایک گھر سے تولو کے قریب تین افراد کو حراست میں لیا۔ پوچھ گچھ کے دوروں کے بعد پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ گرفتار افراد میں آسگرام سے امیر سہیل منڈل (عرف رپن)، غوریشا (علمبازار) سے شیخ ریاض الاسلام اور کنجولی سے شیخ نور عالم شامل ہیں۔ سرکاری وکیل نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ ٹولو کی اہلیہ کے نام پر رجسٹرڈ متعدد جائیدادوں سے متعلق دستاویزات ان کے پاس سے برآمد ہوئی ہیں۔ مزید برآں، تفتیش کاروں نے مبینہ طور پر ان تینوں افراد اور تولو منڈل کے درمیان مالی لین دین کے ثبوت حاصل کیے ہیں۔ انہیں 'سنڈیکیٹ کرائم' سے جوڑا گیا ہے۔ غور طلب ہے کہ ٹولو سے واقف ذرائع کے مطابق، وہ تقریباً تین ماہ قبل ملک چھوڑ گیا تھا۔ ان ذرائع کا دعویٰ ہے کہ وہ اس سال 23 مئی کو روانہ ہوا تھا، ابتدائی طور پر ترکی اور بعد میں دبئی میں پناہ کی تلاش میں تھا۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ وہ مختلف ٹیکنالوجیز کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے اپنی پوری سلطنت کو مؤثر طریقے سے سنبھال رہا ہے۔

گارڈن ریچ فلائی اوور پر حادثات کا سلسلہ جاری، کمسن بائیک سوار جاں بحق

کولکاتا: 12اگست (عوامی نیوز سروس) دو کمسن موٹر سائیکل سوار ڈیوائیڈر سے ٹکرائے ایک کی موت، دوسرا شدید زخمی؛ فلائی اوور کے ڈیزائن پر مقامی لوگوں کے سوالات گارڈن ریچ فلائی اوور پر حادثات کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ تازہ واقعے میں الف نگر، گارڈن ریچ کے دو کمسن لڑکے موٹر سائیکل حادثے کا شکار ہوگئے، جس میں 16 سالہ شامان یوسف علی خان کی موت ہوگئی، جبکہ اس کا ساتھی شدید زخمی ہوگیا۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز سہ پہر الف نگر کے رہنے والے 16 سالہ شامان یوسف علی خان اپنے ہم جماعت دوست کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھا۔ دونوں موٹر سائیکل چلاتے ہوئے گارڈن ریچ فلائی اوور تک پہنچ گئے جہاں بائیک بے قابو ہوکر ڈیوائیڈر سے جا ٹکرائی۔ حادثے کے فوراً بعد دونوں کو ایس ایس کے ایم اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے شامان یوسف علی خان کو مردہ قرار دے دیا جبکہ اس کے ساتھی کو شدید زخمی حالت میں داخل اسپتال کر لیا گیا۔

فلائی اوور کے ڈیزائن پر اٹھتے رہے ہیں سوالات:

گارڈن ریچ فلائی اوور کو سابق ریاستی وزیر اور گارڈن ریچ حلقے کے معروف سیاسی رہنما فرہاد حکیم کے سیاسی دور میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ علاقے کی آبادی طویل عرصے سے ٹریفک جام سے نجات کے لیے ایک ایسے فلائی اوور کا مطالبہ کرتی رہی تھی جو مٹیابرج، گارڈن ریچ اور خضر پور کے درمیان آمدورفت کو آسان بنائے۔

مقامی لوگوں کے مطابق ان کی بنیادی مانگ رام نگر سے خضر پور تک ایک نسبتاً سیدھے اور براہِ راست فلائی اوور کی تھی، تاکہ پورٹ اور اطراف کی سڑکوں پر ٹریفک کا دباؤ کم ہوسکے۔ تاہم ان کے بقول موجودہ فلائی اوور میں متعدد موڑ اور پیچیدہ راستہ ہونے کے باعث گاڑی چلانے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بعض مقامی باشندوں کا الزام ہے کہ فلائی اوور کی تعمیر اور اس کے ڈیزائن میں عام مسافروں کی سہولت اور حفاظتی پہلوؤں کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جس کی ضرورت تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ تیز موڑوں کے باعث خاص طور پر موٹر سائیکل سواروں کے لیے حادثے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

حادثات پر مستقل نگرانی کا مطالبہ:

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ فلائی اوور پر وقفے وقفے سے حادثات پیش آتے رہے ہیں۔ اگرچہ ہر حادثے میں جانی نقصان نہیں ہوتا، لیکن بار بار ہونے والے حادثات نے فلائی اوور کی حفاظتی انتظامات اور ڈیزائن پر سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔

تازہ حادثے میں ایک کمسن کی موت کے بعد مقامی باشندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ گارڈن ریچ فلائی اوور کا ماہرین سے تکنیکی اور حفاظتی جائزہ کرایا جائے۔ خطرناک موڑوں پر مناسب سائن بورڈ، رفتار پر قابو پانے کے اقدامات اور دیگر حفاظتی انتظامات کئے جائیں تاکہ مستقبل میں اس طرح کے حادثات کو روکا جاسکے۔

ساتھ ہی، کم عمر بچوں کے موٹر سائیکل چلانے کے معاملے میں بھی والدین اور پولیس کی جانب سے مؤثر نگرانی کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔

پوربی ریلوے

ٹنڈر نمبر: ایس ڈی ایس ٹی ای-ایل ایچ ایس-ایل سی جی-17A-7-17A، بتاریخ: 07.08.2026، ڈویژنل ریلوے منیجر، ہوڑہ، نیو ڈی آر ایم بلڈنگ، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ، مغربی بنگال-711101 سے ای ٹنڈر مطلوب ہے اس کے لئے **ٹنڈر نمبر: ایس ڈی ایس ٹی ای-ایل ایچ ایس-ایل سی جی-17A-7-17A** کا مندرجہ ذیل کام کے لئے، **کام کا نام:** ہوڑہ ڈویژن، سگنل کے کام بشمول **شیڈول-A1** سگنلنگ لاگت تعمیرات نئے ایل ایچ ایس کے بجائے ایل سی گیٹ نمبر 17A-7 کا 15-13-84 کیلومیٹر بنڈیل- کٹوا سیکشن میں ماتحت اے ای این/نوادیپ دھام، **شیڈول-A2**، ٹیلی کام لاگت تعمیرات کے نئے ایل ایچ ایس کے بجائے ایل سی گیٹ نمبر 17A/7، 15-13/84 کا بنڈیل-کٹوا سیکشن میں ماتحت اے ای این/نوادیپ دھام میں، **شیڈول-B1:** سگنلنگ لاگت برائے تعمیرات نئے ایل ایچ ایس کے بجائے ایل سی گیٹ نمبر 17A ٹی کا 73-28-30 کیلومیٹر بنڈیل-کٹوا سیکشن میں ماتحت حلقہ اے ای این/نوادیپ دھام میں، **شیڈول-2B** ٹیلی کام لاگت برائے تعمیرات نئے ایل ایچ ایس کے بجائے ایل سی گیٹ نمبر -17A کا 23-28/73 کیلومیٹر بنڈیل-کٹوا سیکشن میں ماتحت اے ای این/نوادیپ دھام میں، **ٹنڈر کا طرز:** کھلا ہوا، **ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ ووقت:** 15.00،01.09.2026 بجے، **اشتہاری لاگت:** 1,93,70,519.20 روپے، **زر بیعانہ /بڈ سیکوریٹی:** 3,87,400.00 روپے، **ٹنڈر ڈکومنٹ کی قیمت:** 0.00، **بڈنگ شروع ہونے کی تاریخ:** 18.08.2026، **بڈنگ کا سسٹم:** سنگل پیکٹ، **پیش کش کی مدت (یومیہ):** 60 دن، **پورا ہونے کی مدت:** 12 مہینے، **ٹنڈر اپ لوڈنگ کی تاریخ ووقت:** 07.08.2026، 19.30 بجے، ٹنڈر گزار داخل کریں گے اپنے آفر کے اصل/ترمیم شدہ کو بند کی تاریخ و وقت سے پہلے، اس کے لئے دستی آفر کی ضرورت نہیں، اگر آ بھی گیا تو لینے کے بعد اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

HWH-258/2026-27

ٹنڈر نوٹس دستیاب ہے ویب سائٹ پر بھی:
www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

بنگال اردو جرنلسٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن کی پرچم کشائی 15 اگست

کولکاتا: 12اگست (پریس ریلیز) بنگال اردو جرنلسٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے تمام صحافی برادری اور بہی خواہوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یوم آزادی (15 اگست 2026) کے پرمسرت موقع پر ایسوسی ایشن کے دفتر واقع نمبر بھوت گھاٹ (نزد نیتاجی سبھاش ڈاک گیٹ نمبر 3) میں رسم پرچم کشائی صبح 10:00 بجے انجام پائے گی۔ تمام صحافی حضرات اور ایسوسی ایشن کے بہی خواہوں سے وقتِ مقررہ پر شرکت کی پرخلوص اپیل کی جاتی ہے۔ (اپیل کنندہ: محمد شکیل خان، صدر، بنگال اردو جرنلسٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن)

اسٹالس/دکانیں سیالدہ ڈویژن کے مختلف اسٹیشنوں میں
"ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ" اسکیم کے ماتحت

سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ سے ابھی درخواست طلب کی جا رہی ہے سربمہر (تنہا) اور مقررہ فارمیٹ کے ذریعہ انفرادی، سیلف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جی کے) نچلے و کمزور طبقے سے سوسائٹی وغیرہ کے جو دیسی تیار کردہ مال بیچیں گے شرکت کر کے "**ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ**" اسکیم کے 34 عدد سیالدہ ڈویژن کے اسٹیشنوں میں **اسکیم کی خصوصیات:** (1) **پروجیکٹ کا قیام:** گوچرن، کانکی نارہ میں -90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 28.08.2026 سے، دکھن درگاپور میں -90 دنوں کے لئے شروع ہوگا 29.09.2026 کو، وبئے بادل دنیش باغ، موگراہاٹ میں -90 دنوں کے لئے شروع ہوگا 02.09.2026 سے، ماجیر گرام میں -30 دنوں کیلئے شروع ہوگا 03.09.3036 سے، بھیسلا میں -90 دنوں کے لئے شروع ہوگا 04.09.2026 کو، کالیکاپور میں -30 دنوں کے لئے شروع ہوگا: 06.09.2026 کو، بالی گھاٹ میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 09.09.2026، ایڈن گارڈن، باغ بازار، گیڈے، کالی نرائن پور جنکشن، حبیب پور میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 10.09.2026 کو، جگندل میں 30 دنوں کیلئے شروع ہوگا 12.09.2026 سے، سرجیاپور میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 12.09.2026 کو، بڑابازار، پاتی پوکھر، باسول ڈانگہ میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 13.09.2026 سے، نیو بیرک پور، اگرپاڑہ، پرنسپ گھاٹ، دھپادھاپی میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 14.09.2026 سے، ٹیٹاگڑھ میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 19.09.2026 کو پھولیا، کلیانی، گھوش پاڑہ، دیولا، چاند پاڑہ میں 90 دنوں کے لئے شروع ہوگا 20.09.2026 سے، مدھیہ گرام میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 21.09.2026 کو پاپال نگر، جئے نگر ماجل پور، نام کھانا-1 میں 90 دنوں کے لئے شروع ہوگا 23.09.2026 کو ٹالا میں 90 دنوں کیلئے شروع ہوگا 25.09.2026 کو کلیانی سمانتا میں 30 دنوں کیلئے شروع ہوگا 25.09.2026 سے، (2) **ٹوکن رجسٹریشن فیس:** 2000 روپے محض بشمول جی ایس ٹی برائے الاٹمنٹ مدت 30 دنوں کے لئے ہر اسٹال کے اور -/6000 محض روپے بشمول جی ایس ٹی الاٹمنٹ برائے 90 دنوں کیلئے ہر ایک اسٹال سے (3) **انفرااسٹرکچر** (i) اسٹالس/دکانیں ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔ (ii) کم سے کم 30 یونٹ الیکٹرک ہر ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ دکانوں کو دی جائے گی 15 دنوں کے لئے ایک مشت اور بنیادی سہولتیں رجسٹریشن چارج کے ساتھ، اضافی الیکٹرک سٹی یونٹ محدود 20 یونٹ بھی فراہم کی جائے گی۔ (4) درخواست داخل کرنا: مورخہ 28.08.2026 کو 15.00 بجے درخواستیں تنظیم کے لیٹر ہیڈ پر/سادہ کاغذ پر بھی سبھی اسناد کی فوٹو کاپیوں کے ساتھ (جو کہ اہلیت کے شرائط میں مذکور ہے) دینا ہوگا۔ **سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ، ڈی آر ایم بلڈنگ، کمرہ نمبر-44، قیصر اسٹریٹ، کولکاتا-700014** جو سربمہر ملفوف ہوگا بھیجنا ہوگا صحیح جگہ پر آفس اسٹیشن ماسٹر/اسٹیشن منیجر، بکنگ سپروائزر متعلقہ اسٹیشنوں کے، **اگر ایک سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں:** تو کھلا لاٹری/عوامی طریقے سے یہ کام مذکورہ مقام پر 16.00 بجے مورخہ 28.08.2026 کو کروایا جائے گا اسٹیشنوں کے نام کے ساتھ پروڈکٹ کے، اہلیت کے شرائط شرکت کرنے والوں کے ان جائز کاغذات کے اور ای او آئی ڈکومنٹ بشمول اصول و قواعد کی تفصیلات دیکھ سکتے ہیں آفیشل ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں www.er.indainrailways.gov.in نیز سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ کے نوٹس بورڈ پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، سیالدہ

پوربی ریلوے

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

Government of India
Ministry of Corporate Affairs
Centre for Processing Accelerated
Corporate Exit (C-PACE)
IICA Building, 7th Floor,
Plot P-6,7,8, Sector-5, IMT Manesar,
Gurgaon, Haryana-122050.
Email: roc.cpace@mca.gov.in

حکومت ہند
وزارت برائے امور کارپوریٹ
سینٹر برائے پروسیسنگ ایکسیلریٹیڈ
کارپوریٹ ایگزٹ (سی۔ پی ایس ای)
آئی آئی سی اے بلڈنگ، ساتویں منزل
پلاٹ پی-6،7،8، سیکٹر-5، آئی ایم ٹی مانیسر
گڑگاؤں- ہریانہ- 122050
e-mail:boc.cpace@mca.gov.in

فارم نمبر ایس ٹی کے۔6
پبلک نوٹس
(متعلقہ برائے سب سیکشن (2) اور سب سیکشن (4) برائے سیکشن 248(2) برائے کمپنیز ایکٹ، 2013 اور قوانین 7 برائے کمپنیز (ناموں کا حذف ہونا برائے کمپنیز رجسٹر برائے کمپنیز رول 2016)

پبلک نوٹس: ROC/C-PACE/STK-2/248(2)/2026-27/993 — تاریخ: 04/08/2026

حوالہ:

مغربی بنگال کی (45) کمپنیوں کے نام اس ضمن میں منسوخ کئے جاتے ھیں ماتحت سیکشن248 کمپنیز ایکٹ 2013 کے مطابق

سلسلہ نمبر	کام کا آئٹم	سی آئی این	کمپنی کا نام
1	AC4657579	U41000WB2025PTC281536	اقیراس اربن پرائیوٹ لمیٹیڈ
2	AC4501754	U47733WB2025PTC276955	سکم باری جیولرس پرائیوٹ لمیٹیڈ
3	AC4646370	U85500WB2024OPC274172	ٹیوٹرمیلڈایڈوٹیک (اوپی سی) پرائیوٹ لمیٹیڈ
4	AC4646009	U63910WB2024PTC273542	زپ اسکور وینچرس پرائیوٹ لمیٹیڈ
5	AC4673895	U08999WB2024PTC271104	گرین ٹیک منرلس وریسورس پرائیوٹ لمیٹیڈ
6	AC4538673	U64200WB2024PTC268711	جیوٹیک گلوبل ھولڈنگس پرائیوٹ لمیٹیڈ
7	AC4515033	U62013WB2024PTC267972	اولر لیس پرائیوٹ لمیٹیڈ
8	AC4263960	U55101WB2023PLC266097	اتر پوربا پروجیکٹس پرائیوٹ لمیٹیڈ
9	AC4782727	U45201WB2023PTC259567	پی ڈی جی ریلیٹر پرائیوٹ لمیٹیڈ
10	AC4562977	U60221WB2023PTC259715	ھولی ایش لوجیٹکس پرائیوٹ لمیٹیڈ
11	AC4690772	U72900WB2022PTC255886	پوپ ٹیکپرائیوٹ لمیٹیڈ
12	AC4332762	U72900WB2022PTC256166	گورڈس سیمی ٹیک پرائیوٹ لمیٹیڈ
13	AC4398369	U28999WB2022PTC251428	جے ایس بی ایم انجینئرس پرائیوٹ لمیٹیڈ
14	AC4790318	U15490WB2021PTC246134	وال مین ورکس پرائیوٹ لمیٹیڈ
15	AC4843513	U51909WB2020PTC240674	یومین ٹریڈنگ پرائیوٹ لمیٹیڈ
16	AC4890132	U51909WB2020PTC240673	مین یو انٹرپرائزز پرائیوٹ لمیٹیڈ
17	AC4821391	U72900WB2020PTC240189	کیا سوفتیک پرائیوٹ لمیٹیڈ
18	AC4806628	U33100WB2020OPC238554	ایس سی ایچ ھیلتھ کیئر (اوپی سی) پرائیوٹ لمیٹیڈ
19	AC4219611	U80904WB2020PTC237297	اسکائی لینس اکاڈمی پرائیوٹ لمیٹیڈ
20	AC4488942	U74999WB2020PTC236392	میڈی ٹون ھیلتھ کیئر سسٹم پرائیوٹ لمیٹیڈ
21	AC4334529	U74999WB2019PTC233147	ٹی سی اے جی کنسلٹنٹس پرائیوٹ لمیٹیڈ
22	AC4412317	U51909WB2019PTC233162	نیل ٹوریا ٹریڈ امپکسل ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
23	AC4334247	U74999WB2019PTC233087	ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
24	AC4846070	U72200WB2018PTC229172	ویبی روئیڈ ٹیکنالوجی وکنسلٹنسی سروس ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
25	AC4409153	U52520WB2019PTC232605	جئے ماتا دی ریٹیل ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
26	AC4522852	U72900WB2019PTC231806	جئے وشوا ان ٹیک ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
27	AC4766832	U74999WB2018PTC225578	ھی سیڈ فوڈس ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
28	AC4535382	U74999WB2018PTC224529	براویڈیو اونم ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
29	AC4700436	U74999WB2017PTC221326	اوسینو ٹوٹل کیئر ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
30	AC4557608	U70109WB2016PTC217773	ڈیل فینس کنسٹرکشن ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
31	AC4720208	U63090WB2015PTC208140	آئی آر سی سپنگ لوجسٹکس ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
32	AC4541696	U11100WB2014PTC203949	ھیوم ایل پی جی انٹرپرائزز ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
33	AC4364573	U70102WB2014PTC204378	گلوکسینیا پراپرٹیز ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
34	AC4557709	U74900WB2013PTC194262	سری کام ٹریڈکام ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
35	AC4849490	U93090WB2009PTC139791	فلائٹ ایکسپریس کوریئر ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
36	AC4725419	U51909WB2010PTC155153	فیشن کمرشیل ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
37	AC4364626	U70101WB1995PLC073290	نوٹیک ٹریڈس لمیٹیڈ
38	AC4364566	U52100WB1995PTC073755	گورور دھوج سیلس ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
39	AC4745155	U51109WB1995PTC071605	تروملا وینی پیکس ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
40	AC4364554	U52390WB1995PTC073737	کوسکو ٹریڈنگ ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
41	AC4692813	U74140WB1995PTC075267	اکانومک اسٹیل پلانٹ ڈیزائن ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
42	AC4775833	U74140WB1994PTC061526	ایکوریسی ملٹی میڈیا ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
43	AC4364531	U65993WB1980PLC032731	پوددار گوری پور لمیٹیڈ
44	AC4752673	U15491WB1987PTC043528	ایورسٹ ایگرو انڈسٹریز کارپوریشن ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ
45	AC4538771	U74300WB1978PTC031669	ایڈ لینڈ پیلستی ایٹوکمپیوٹ پرائیوٹ لمیٹیڈ

.2 نوٹس ارسال کرنے کے بعد رجسٹرار کمپنیوں نے مذکورہ کمپنیوں سے درخواست موصول کیا ہے سیکشن 248(2) کے تحت 2013 کی کمپنی ایکٹ سے ان کے نام حذف کرنے کے لئے رجسٹرار کمپنیوں سے یا اس حالت میں کہ وہ سارے ناکام ہو چکے ہیں ایک سال کے اندر مقررہ کاروبار سے اپنے کارپوریشن سے یا اس وجہ سے کہ کمپنیاں جو کہ کاروبار کو چلانے سے رہ گئے دو قریبی سالوں کے رواں مالیاتی سال میں اور نا ہی انہوں نے اس مدت میں کوئی درخواست بھیجا اپنے رکے ہوئے کاروبار سے متعلق 455 سیکشن کے تحت 2013 کے کمپنی ایکٹ کے تحت جو کہ رکی ہوئی کمپنیوں کے ذیل میں آتے ہیں حتیٰ کہ اصول کے مطابق چندہ فراہم کرنے سے بھی سست رہ گئے جو کہ وعدہ بند کمپنیاں تھیں اور یہ بھی نہیں بتایا کہ ایک سو اور اسی دنوں کے اندر کارپوریشن کو یہ اپنے سیکشن (ا) کے سیکشن 10A کے تحت نہ ہی کاروبار کو بہتر طور پر آگے لے جا سکے، اتنا ہی نہیں اس کا بھی انکشاف نہیں کیا اقرار کر کے خود سے سب- سیکشن (9) کے سیکشن 12، کے تحت اگر یہ خواہش مند نہیں ہے ان کے حذف / کاٹنے کے لئے/ان کے نام رجسٹر کمپنیوں سے۔

.3 رجسٹرار کمپنیاں تجویز پیش کرتی ہیں مذکورہ کمپنیوں کو اپنے نام حذف کرنے کے لئے کمپنیوں کے رجسٹر سے۔

.4 کسی بھی شخص اس تجویز مسترد کرنے یا خلاف کرنے پر اعتراض ہے کمپنیوں کے رجسٹر سے اپنی کمپنیوں کیلئے تو وہ اپنا اعتراض نامہ آفس کے مذکورہ پتے پر تیس دنوں کے اندر نوٹس شائع کے ارسال کر سکتے ہیں۔

ارکان ترکے
ڈپٹی رجسٹرار
سنٹر برائے پروسیسنگ ایکسلریٹیڈ کارپوریٹ ایگزٹ

CBC 07123/11/0457/2627

10 ہزار سے زیادہ آمدنی پر دستیاب نہیں ہوگی انا پورنا! وزیر اعلیٰ نے مزید کئی شرائط عائد کردی ہیں

کولکاتا،12 اگست: ماہانہ آمدنی 10 ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ خاندان کی آمدنی 12 لاکھ سے زیادہ ہے۔ اگر آپ کسی سرکاری اسکیم سے فائدہ حاصل کررہے ہیں تو انا پورنا یوجنا دستیاب نہیں ہوگی۔ تاہم، دیوانگ بھٹ، پی ایم کسان یوجنا کے تحت آنے والوں کو اس اسکیم سے رقم ملے گی۔ دیہی خواتین کے معاملے میں، یہ دستیاب ہوگا چاہے ان کے پاس 3 سے زیادہ مکان ہوں۔ زمین کی مقدار 50 اعشاریہ سے زیادہ ہونے پر بھی دستیاب ہوگی۔

وزیر اعلیٰ شوبھینڈو ادھیکاری نے ادیاپٹ مندر کا دورہ کیا اور وہاں پر پوجا کی ساتھ ہی مندر کے نئے گیٹ کا افتتاح کیا اور ساتھ ہی ایمبولینس سروس شروع کی۔

ٹولو کی 242 گاڑیاں سڑک پر آنے پر ضبط کرلی جائیں گی! دبئی میں چھپے 'پتھر کے شہنشاہ' کے لیے خطرہ بڑھتا جارہا ہے

کولکاتا، 12 اگست: انتظامیہ نے تولو منڈل کے 242 ٹرکوں اور ڈمپروں کو 'ای لاک' کردیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گاڑیاں کسی بھی وجہ سے سڑک سے ٹکرانے کی صورت میں ضبط کرلی جائیں گی۔ انتظامیہ کسی بھی قیمت پر ٹولو کے 200 کروڑ روپے کے کاروبار کو روکنے کے لیے بے چین ہے۔ اتنا ہی نہیں، معلوم ہوا ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے یہ فیصلہ اسے گھر واپس لانے پر مجبور کرنے کے لیے لیا گیا ہے۔ دوسری جانب بیرون ملک مفرور ٹولو کو عدالتی حکم کے مطابق 14 ستمبر کی صبح 10:30 بجے تک عدالت میں حاضر ہونا ہوگا۔ اگر وہ مقررہ وقت کے اندر پیش نہیں ہوتا ہے تو اسے 'اشتہاری مجرم' قرار دیا جائے گا۔ یہ بات اس کیس کے خصوصی سرکاری وکیل بیواس چٹرجی نے منگل کو عدالت میں کہی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تولو منڈل کے خلاف پہلے ہی ریڈ کارنر نوٹس جاری کیا جاچکا ہے، جو پہلے ہی بیرون ملک فرار ہوچکا ہے۔
سرکاری وکیل نے کہا کہ اگر ٹولو عدالتی حکم کے مطابق مقررہ وقت کے اندر حاضر نہیں ہوتے ہیں تو ان کی جائیداد ضبط کرنے کا عمل بھی شروع ہوسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملک کے کسی بھی حصے میں پولیس کے لیے اسے گرفتار کرنے میں مزید رکاوٹیں نہیں ہوں گی۔ عدالتی ذرائع کے مطابق ان کی بیرون ملک جائیداد کے خلاف بھی مخصوص قانونی عمل کے مطابق کارروائی کی جاسکتی ہے اور ایسی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے جس میں انہیں بیرون ملک سے گرفتار کر کے وطن واپس لایا جائے۔ اس دوران تلو منڈل کے اردگرد کی تحقیقات میں مزید تین لوگوں کے نام سامنے آئے ہیں۔ گزشتہ پیر کو پولس نے بولپور کے سوناجھوری جنگل سے متصل سرکارڈنگا گاؤں کے ایک گھر سے ٹولو کے قریب تین لوگوں کو گرفتار کیا۔ پولیس نے مرحلہ وار پوچھ گچھ کے بعد انہیں گرفتار کرلیا۔ گرفتار شدگان میں آشگرام کے امیر سہیل منڈل عرف رپن، علم بازار کے گھوریشا کے شیخ ریاض الاسلام اور کنجولی کے شیخ نور عالم شامل ہیں۔ سرکاری وکیل نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ ٹولو کی بیوی کے نام پر جائیداد کے کئی دستاویزات ان کے پاس سے برآمد ہوئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے سابق ایم ایل ایز کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے بڑے اقدام کا اعلان کیا میڈیکل الاؤنس میں اضافہ سیلاب زدہ آسام کے لیے امداد کا وعدہ

کولکاتا:12 اگست (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے سابق ایم ایل ایز کے میڈیکل الاؤنس میں اضافہ کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا۔ بدھ کو قانون ساز اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے، انہوں نے الاؤنس میں 4000 روپے کے اضافے کا اعلان کیا۔ اس سے پہلے، سابق ایم ایل اے کو طبی اخراجات کے لیے ماہانہ 6,000 روپے ملتے تھے۔ اب سے، وہ ہر ماہ 10,000 وصول کریں گے۔ یہ فیصلہ اگست سے نافذ العمل ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے پڑوسی ریاست آسام میں سیلاب کی صورتحال پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور ریاست کی مدد کے لیے چیف منسٹر ریلیف فنڈ سے 10 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز پیش کی۔
وزیر اعلیٰ نے نوٹ کیا کہ پچھلی حکومت سابق ایم ایل ایز کے لیے مالی تحفظ کو یقینی بنانے میں ناکام رہی تھی، جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنی مدت پوری لگن اور دیانتداری کے ساتھ مکمل کی تھی۔ انہوں نے مثالوں کا حوالہ دیا جیسے کہ مہیشدل کے ایم ایل اے دینابندھو بابو، جو اب بھی اپنی گروسری کی خریداری کرتے ہیں اور سائیکل سے سفر کرتے ہیں، اور سبھاش ناسکر، جو اب بھی ریلوے اسٹیشن پر بیٹھ کر لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں اور مقامی بازار میں خریداری کرتے ہیں۔ ان حالات سے متاثر ہوکر شبھیند و نے میڈیکل الاؤنس میں اضافے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے پر عمل درآمد کے لیے اگلے اجلاس میں قانون سازی کی ضرورت ہوگی، جو اگست سے نافذ العمل ہوگا۔ سابق ایم ایل ایز بعد میں بقایاجات سمیت فوائد حاصل کریں گے۔
اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے بھی آسام میں سیلاب کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا، جہاں تقریباً 100 افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ نتیجتاً، اس نے آسام کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھانے کے اقدام کا اعلان کیا، چیف منسٹر ریلیف فنڈ سے 10 کروڑ کی شراکت کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے وزیر اعلیٰ تک فنڈز پہنچنے کو یقینی بنانے کے انتظامات کیے جائیں گے۔

کولکاتا کی بدحالی کے ذمہ داروں کو پکڑا جائے: محمد مختار

کولکاتا:12 اگست (عوامی نیوز سروس) برسات کے موسم میں کولکاتا میں پیدا ہونے والی بدحالی کے لیے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ساؤتھ 24 پرگنہ ون کے صدر اور اے آئی سی سی کے فعال رکن محمد مختار نے کہا کہ شہر کے موجودہ حالات کے اصل ذمہ دار ترنمول کانگریس کے وہ افراد ہیں، جنہوں نے کولکاتا میں تشہیر اور دکھاوے کے علاوہ کوئی ٹھوس کام نہیں کیا۔ محمد مختار نے یہ بات کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے ہیڈ آفس کے گھیراؤ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ اس عظیم الشان احتجاجی ریلی کی قیادت ریاستی کانگریس صدر شبھانکر سرکار نے کی۔ اس موقع پر کانگریس لیڈروں کا ایک وفد کارپوریشن حکام کو ڈیپوٹیشن دینے پہنچا، جہاں مبینہ طور پر ان کے ساتھ غیر اخلاقی سلوک کیے جانے کا الزام عائد کیا گیا۔
محمد مختار نے ریاست کی موجودہ بی جے پی حکومت کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت کی توجہ عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے اقتدار حاصل کرنے اور سیاسی مفادات پر مرکوز ہے۔ انہوں نے کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے وارڈوں کی تعداد 144 سے بڑھا کر 209 کیے جانے کی تجویز پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ڈی لیمیٹیشن کے عمل میں تمام اصول وضوابط کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ڈی لیمیٹیشن سے قبل ریاست میں سرگرم سیاسی جماعتوں سے مناسب مشاورت نہیں کی گئی اور حکومت اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے میں مصروف ہے۔ محمد مختار نے کہا کہ اس پورے عمل میں عام لوگوں کے مفادات کو نظرانداز کرنا قابل تشویش ہے۔
انہوں نے مطالبہ کیا کہ کولکاتا میں برسات کے دوران پیدا ہونے والے مسائل کی ذمہ داری طے کی جائے، غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی ہو اور شہر کے شہریوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

کیا بلدیاتی حلقہ بندیوں سے اقلیتوں کے مفادات کو نقصان پہنچے گا؟ وزیر اعلیٰ نے فرہاد اور جاوید کو جواب دیا

کولکاتا:12 اگست (عوامی نیوز سروس) ریاست میں بلدیاتی انتخابات اس سال کے آخر میں ہوسکتے ہیں۔ ریاستی حکومت ان انتخابات سے قبل کولکاتا اور ہوڑہ میں وارڈوں کی تشکیل نو کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لیے، ہوڑہ اور کولکاتا میونسپل کارپوریشنوں سے متعلق دو الگ الگ ترمیمی بل قانون ساز اسمبلی میں منظور کیے گئے ہیں۔ تاہم سابق میئر فرہاد حکیم نے اس وارڈ کی تشکیل نو کی بنیاد پر سوالات اٹھائے۔ اس بارے میں بھی قیاس آرائیاں شروع ہوئی ہیں کہ آیا میونسپل کی حد بندی اقلیتوں کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے واضح جواب دیا: ''ہم خود نیا نقشہ بنانے کے لیے حدود نہیں کھینچ رہے ہیں اور نہ ہی آبادی کے اعداد وشمار کا تعین کررہے ہیں۔ اس کے لیے مخصوص اصول ہیں، اور یہ کام ریاستی الیکشن کمیشن کرتا ہے۔'' وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ عوام کو اب بھی اعتراضات اور مطالبات اٹھانے کا موقع ملے گا۔
اس سے پہلے، کولکاتا کے سابق میئر اور ایم ایل اے فرہاد حکیم، سابق کونسلر سجل گھوش کے ساتھ، کولکاتا میونسپل کارپوریشن (ترمیمی) بل کو پیش کرنے سے پہلے بحث میں حصہ لیا۔ فرہاد کو مخاطب کرتے ہوئے گھوش نے ریمارکس دیے، ''آپ کی مدت ملازمت میں ابھی چھ ماہ باقی تھے، آپ نے یہ ختم ہونے سے پہلے ہی کیوں چھوڑ دیا؟ میونسپلٹی ایک سروس انڈسٹری ہے، آپ لوگوں کو خدمات فراہم کرنا جاری رکھنے کے پابند تھے، پھر بھی آپ چلے گئے۔'' اپنی تردید میں، فرہاد نے خود وارڈ کی تشکیل نو کے تصور کی مخالفت نہیں کی لیکن استعمال کیے جانے والے معیار پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا، ''میں اصولی طور پر وارڈ کی تشکیل نو کی مخالفت نہیں کرتا، تاہم، یہ کون سی پالیسی یا بنیاد ہے جس کی بنیاد پر یہ ترتیب دی جارہی ہے؟'' اس تناظر میں سابق میئر نے مشورہ دیا کہ اس سارے عمل کو صرف بیوروکریٹس یا انجینئرز پر چھوڑنے کے بجائے بہتر ہوتا کہ عوامی نمائندوں کو شامل کیا جاتا اور آل پارٹی اجلاس منعقد کیا جاتا۔ وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے جواب دینے کے لیے اٹھ کر وضاحت کی، ''ہم نے آج کی بحث میں حصہ لیا تاکہ اس بل کو ایوان میں پیش کر کے سیٹوں کی تعداد کا تعین کیا جاسکے۔ اس کے بعد کے اقدامات ریاستی الیکشن کمیشن کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔'' مزید برآں، وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ واقعی دو آل پارٹی اجلاس منعقد کیے جائیں گے۔ مزید برآں، رتبر تاکیمپ سے تعلق رکھنے والے دو ایم ایل اے یعنی 'اصلی' ترنمول یعنی فرہاد حکیم اور جاوید خان پر تنقید کرتے ہوئے چیف منسٹر نے ریمارکس دیے، ''جس طرح اپوزیشن ایم ایل اے جاوید خان اور فرہاد حکیم نے بات کی، ایسا لگتا تھا کہ ہم نے پرانے نقشے کو چھوڑ دیا ہے اور بالکل نیا بنایا ہے۔'' تاہم وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔

گرل فرینڈ کے شوہر پر تیز دھار ہتھیاروں کے وار! نوجوان کی موت سے نادیہ میں سنسنی پھیل گئی

کولکاتا،12 اگست: ایک نوجوان پر غیر ازدواجی تعلقات پر اپنی گرل فرینڈ کے شوہر کو تیز دھار ہتھیار سے قتل کرنے کا الزام ہے۔ یہ واقعہ منگل کی رات نادیہ کے کرشن گنج تھانے کے گیڈے موڑ سے متصل علاقے میں پیش آیا۔ ملزم نوجوان واقعہ کے بعد سے فرار ہے۔ پولیس نے اس کی تلاش شروع کردی ہے۔ متوفی کا نام پردیپ درلاو (35) ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق پردیپ کی بیوی کے جینت پال کے ساتھ مبینہ طور پر غیر ازدواجی تعلقات تھے۔ مقامی لوگوں نے ابتدائی طور پر یہ قیاس کیا ہے کہ واقعہ اسی رشتہ داری کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق پردیپ نے منگل کی رات تقریباً 10 بجے گھر میں خاندان کے افراد کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہ جینت پال کے گھر گیا۔ پردیپ نے جینت کو اپنی بیوی کے ساتھ غیر ازدواجی تعلقات کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کی۔ دونوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ مبینہ طور پر اس وقت جینت نے پردیپ کو تیز دھار ہتھیار سے مارا۔ پردیپ نے زخمی حالت میں فرار ہونے کی کوشش کی تو پڑوس کا ایک نوجوان چیخ وپکار سن کر موقع پر پہنچ گیا۔ جب جینت نے اسے روکنے کی کوشش کی تو اسے بھی تیز دھار ہتھیار سے مارا گیا۔ اس کے بعد جینت نے پردیپ کو دوبارہ گردن پر مارا۔ وہ شدید زخمی ہوکر موقع پر ہی گر گیا۔ جس کے بعد ملزمان موقع سے فرار ہوگئے۔ چیخ وپکار سن کر مقامی لوگ موقع پر پہنچے اور دونوں نوجوانوں کو کرشن گنج دیہی اسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹروں نے پردیپ درلاو کو مردہ قرار دے دیا۔ زخمی نوجوان کو ابتدائی علاج کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ملزم جینت پال واقعہ کے بعد سے فرار ہے۔

مغربی بردوان میں سرکاری دفاتر کو ترنگے کے رنگوں میں سجایا گیا

آسنسول:12 اگست (عوامی نیوز سروس) مغربی بردوان ضلع میں 15 اگست کو یوم آزادی کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوگئی ہیں ملک بھر کی طرح ضلع میں بھی ''ہر گھر میں ترنگا'' مہم کو لے کر لوگوں میں جوش وخروش دیکھا جارہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ اور مختلف سرکاری محکمے یوم آزادی کو یادگار بنانے کے لیے اقدامات کررہے ہیں۔ مزید برآں، یوم آزادی کی اہمیت اور حب الوطنی کے جذبے کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف فنکارانہ پیشکشیں تیار کی جارہی ہیں۔ ''ہر گھر ترنگا'' مہم کے تحت ضلع میں ترنگا یاترا، پربھات پھیری، ثقافتی پروگرام، ترنگا تقسیم اور بیداری مہم کا انعقاد کیا جارہا ہے ہر گھر میں ترنگا مہم کی تیاریاں زوروں پر ہیں اس کے لیے بہت سے پروگرام تیار کیے جارہے ہیں ضلع دفتر سمیت مختلف سرکاری دفاتر کو ترنگے کے رنگوں سے سجایا جارہا ہے۔ سرکاری احاطے میں پرکشش رنگولیاں بنائی جارہی ہیں، جن میں ترنگے کے تین رنگ ہیں۔ اسکولوں اور دیگر اداروں کے ذریعے طلبہ اور عام لوگوں کو اس مہم سے جوڑنے کے لیے بھی اقدامات کیے جارہے ہیں انتظامیہ کا مقصد یہ ہے کہ ضلع کے زیادہ سے زیادہ فیملی اس مہم کا حصہ بنیں اور 15 اگست کو عوام اپنے گھروں پر قومی پرچم لہرا کر اپنے احترام اور حب الوطنی کا اظہار کریں۔ مہم کے باعث سرکاری دفاتر اور عوامی مقامات پر بھی حب الوطنی کا ماحول دیکھا گیا ہے۔ مغربی بردوان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایس پنا بالم نے کہا: ضلع کے تمام سرکاری دفاتر میں یوم آزادی کے حوالے سے خصوصی پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رنگولی، سجاوٹ اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعے لوگوں کو یوم آزادی اور ''ہر گھر میں ترنگا'' مہم کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے۔

ایم ایل اے سروس سینٹرز کا نام نیتا جی کے نام پر تنازع کے درمیان وزیر اعلیٰ کا 'ماسٹر اسٹروک'

کولکاتا: 12 اگست (عوامی نیوز سروس) ریاستی ایم ایل اے سروس سینٹرز کا نام 'نیتا جی سبھاش چندر بوس سیوا کیندر' رکھا جائے گا۔ جاری تنازعات کے درمیان، وزیر اعلیٰ نے قومی نشان نیتا جی سبھاش چندر بوس کا اعزاز دے کر ایک 'ماسٹر اسٹروک' کھیلا ہے۔ عوام کو تمام سرکاری اسکیموں کے فوائد فراہم کرنے کے لیے ہر اسمبلی حلقہ میں نیتا جی سبھاش چندر بوس سیوا کیندر قائم کیا جائے گا۔ ان مراکز کو چلانے کے لیے ماہانہ 30,000 روپے کی رقم فراہم کی جائے گی۔ یہ اسکیم اگست میں شروع ہونے والی ہے، کچھ شرائط کے ساتھ۔ وزیر اعلی شبھیند و ادھیکاری نے کہا، ''فنڈز جاری نہیں کیے جائیں گے جب تک کہ شرائط پوری نہیں ہوتیں۔ اسپیکر کو اس معاملے کی نگرانی کرنی چاہیے۔''
ریاست میں اقتدار میں آنے کے بعد، بی جے پی نے ہر علاقے میں ایم ایل اے سروس سینٹر کھولنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے ان مراکز کو 207 حلقوں میں کھولنے کا منصوبہ بنایا (وزیر اعلیٰ نے نندی گرام سیٹ خالی کردی، جہاں ابھی ضمنی انتخاب ہونا باقی ہے)۔ کچھ حلقوں میں مراکز پہلے ہی کام کرچکے ہیں۔ مزید برآں، بہت سے اپوزیشن ایم ایل اے بھی عوام کی خدمت کے لیے دفاتر برقرار رکھتے ہیں۔ اب، ہر اسمبلی حلقہ میں ایم ایل اے سروس سینٹر کھولنے کے فیصلے کے ساتھ، وزیر اعلیٰ نے ان کے آپریشن کے لیے مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔ ان مراکز کا نام 'نیتا جی سبھاش چندر بوس سیوا کیندر' ہونا چاہیے۔ ان دفاتر کو چلانے کے لیے 30,000 کی ماہانہ گرانٹ دستیاب ہوگی۔ تاہم، کچھ شرائط ہیں: دفتر کا نام نیتا جی کے نام پر ہونا چاہیے، اور نیتا جی کی تصویر جس میں *دھوتی* اور *پنجابی* پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ کو ریاستی محکمہ اطلاعات وثقافتی امور کی طرف سے بھیجا جانا چاہیے۔ یہ شرائط پوری ہونے پر ہی فنڈز جاری کیے جائیں گے۔ بدھ کو اسمبلی کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلی شبھیند وادھیکاری نے کہا، ''اسے تجویز کہیں یا شرط: اسپیکر کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ شرائط پوری ہونے پر ہی فنڈز جاری کیے جائیں گے۔ اگلے سیشن میں وزیر خزانہ کی طرف سے ایک ترمیم پیش کی جائے گی، جس کے بعد فنڈز تقسیم کیے جائیں گے۔ اگست سے ادائیگیاں شروع ہوجائیں گی۔''
نیتا جی کا موضوع اچانک ریاستی سیاست میں سامنے آیا ہے۔ کوچ بہار کے رہنما اننتا مہاراج کے قومی آئیکن کے بارے میں کئی ریمارکس نے تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ خود بی جے پی کے اندر بہت سے لوگوں نے ان تبصروں کو اچھی طرح سے نہیں لیا ہے، اور عام لوگوں کے ایک حصے میں اس پر منفی ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس کے درمیان سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی سڑکوں پر نکل کر نیتا جی کے مجسمے پر پھول چڑھائیں اور بی جے پی پر خوب تنقید کی۔ اس پس منظر میں، سیاسی حلقے نیتا جی کے نام سے منسوب 'ایم ایل اے سیوا کیندر' کو شبھیند و کے ایک ماسٹر اسٹروک کے طور پر دیکھتے ہیں۔

مرچنٹ چیمبر آف کامرس اور دیہی ترقیات کے اجتماع میں ریاستی وزیر پنچایت و دیہی ترقیات دلیپ گھوش اور دوہہ کمار منڈل وزیر زراعت موجود تھے۔

البیریا میونسپلٹی کے 19 کونسلروں نے دو دن میں استعفیٰ دیا، ایک اور میونسپل بورڈ منہدم!

کولکاتا،12 اگست: منگل کے بعد بدھ کو پھر۔ آج اولوبیریا میونسپلٹی کے وائس چیئرمین انعام الرحمٰن سمیت 9 لوگوں نے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ البیریا سب ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر مانس کمار منڈل کو سونپ دیا۔ منگل کو میونسپل چیئرمین ابھے داس اور درشن نے استعفیٰ دے دیا۔ بدھ کے استعفیٰ کے ساتھ ہی مستعفی ہونے والے کونسلروں کی تعداد 19 ہوگئی۔ قدرتی طور پر 32 وارڈوں والی اولوبیریا میونسپلٹی کے نصف سے زیادہ کونسلروں نے استعفیٰ دے دیا۔ میونسپل اینڈ اربن ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے افسران کا ماننا ہے کہ بورڈ فطری طور پر گر گیا ہے۔ ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے 3 ماہ بعد البیریا میونسپلٹی کا اقتدار تبدیل ہونے والا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وائس چیئرمین انعام الرحمان سمیت سب نے بیماری کی وجہ سے استعفیٰ دیا۔ تاہم، وائس چیئرمین انعام الرحمٰن نے کہا کہ "ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد ہمیں کام کرنے میں مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، پیسے کی کمی کی وجہ سے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹیں آرہی تھیں، چونکہ اس صورتحال میں مزید کام جاری رکھنا ممکن نہیں تھا، اس لیے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا گیا"۔
قابل ذکر ہے کہ کونسلر کے استعفیٰ کے اردگرد بی جے پی کی سرگرمی عروج پر تھی۔ صبح سے ہی مقامی بی جے پی قیادت کو سب ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر کے دفتر کے سامنے جمع دیکھا جاسکتا ہے۔ بی جے پی قیادت نے مستعفی ہونے والے کونسلروں کے ساتھ مبارکباد کا تبادلہ کیا۔ جب کسی نے استعفیٰ دیا تو بی جے پی کارکنان اور حامی ان کے ساتھ سب ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر کے دفتر کے گیٹ تک پہنچ گئے۔ وہ مسکراتے ہوئے باہر آئے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔ اس سلسلے میں اولوبیریا میونسپلٹی کے سابق کونسلر اور موجودہ بی جے پی لیڈر رنبا کمار مل نے کہا، "ہم آئے، ہم نے دیکھا، اور ہم جیت رہے ہیں۔ ہم پارٹی کے اعلی حکام کو اس بارے میں مطلع کریں گے کہ کون استعفیٰ دے رہا ہے۔" اولوبیریا میں میونسپل بورڈ 17 نومبر 2022 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ فطری طور پر، اس بورڈ کی میعاد 17 مارچ 2027 تک ہے۔ چونکہ بورڈ اس سے پہلے تحلیل ہو چکا ہے، اس لیے حکومت کی طرف سے میونسپل ایڈمنسٹریٹر کا تقرر کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ریاستی وزیر بلدیات اور شہری ترقیات امیش رائے نے کہا، "اولوبیریا میونسپلٹی کے چیئرمین اور وائس چیئرمین سمیت بہت سے لوگوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے قابل نہیں تھے۔ ہمیں رپورٹ بھی مل گئی ہے۔ کچھ انتظامی طریقہ کار کے بعد، ایک میونسپل ایڈمنسٹریٹر یہاں مقرر کیا جائے گا۔ وہ پارٹی سے قطع نظر ہر کسی کو منصفانہ شہری خدمات فراہم کرے گا۔"

☆

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

از: مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی۔ سکریٹری: آل انڈیا تبلیغ سیرت
مغربی بنگال

امام عشق ومحبت، مجدد دین وملت، شیخ الاسلام والمسلمین، سید الفقہا والمحدثین اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کی علمیت کا لوہا مانتے ہیں اور حسب ضرورت آپ کے علمی شہ پاروں سے استفادہ کرتے رہیں ہیں۔ جنہوں نے اپنی تجدیدی شان کے ذریعہ ۱۴ رویں صدی میں اٹھنے والے ہر فتنہ اور گمرہی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ گستاخان رسول کی ایک بڑی جماعت کو کیفر دار تک پہنچایا۔ بے دینوں اور اسلام دشمنوں کی جانب سے جب اسلامیان ہند کے دینی عقائد پر شب خون مارنے اور انہیں عقائد اسلامیہ حقہ سے دور کرنے کی سازشیں رچی جارہی تھیں۔ امام احمد رضا نے نہ صرف ان تمام سازشوں کا پردہ چاک کردیا بلکہ اہل سنت وجماعت کے افکار ونظریات کی حمایت میں قرآنی آیات اور احادیث کے ایسے دلائل وشواہد کا انبار اور ذخیرہ جمع فرمادیا کہ جسے دیکھ کر اپنے تو اپنے بیگانے بھی عش عش کر اٹھے۔ امام احمد رضا وہ جنہیں پہلی نظر میں ہی دیکھ کر حرم مکہ کے امام شیخ پکار اٹھے انی لاجد نور الله من هذا الجبین ۔ خدا کی قسم میں امام احمد رضا کی پیشانی پر اللہ کا نور دیکھ رہا ہوں۔

امام احمد رضا وہ جنہیں بیعت سے مشرف فرما کر حضور خاتم الاکابر سید آل رسول احمدی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا تھا کہ برسوں سے میں فکر مند تھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا کہ تو میرے لیے کیا لائے تو کیا جواب دوں گا؟ اب میں احمد رضا کو پیش کردوں گا۔ امام احمد رضا وہ جنہوں نے تاحیات مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کا تحفظ فرمایا اور بدعقیدگی کے امنڈتے ہوئے ہر سیلاب پر بند باندھ کر اہل ایمان کے ایمان کی حفاظت فرمائی ہے۔ امام احمد رضا جو عاشق رسول تھے اور عشق ومحبت رسول کا پیغام ہر مسلمان کو دیا کرتے تھے۔ جن کا جینا اسلام کے لیے اور مرنا ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے تھا۔ اب آیئے اس عظیم ہستی کے حالات زندگی کا مختصر مطالعہ فرمالیں۔

ولادت باسعادت: امام احمد رضا کی ولادت باسعادت دس شوال ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء بروز اتوار ظہر کے وقت شہر بریلی شریف محلہ جسولی میں ہوئی۔ پیدائشی نام "محمد" اور تاریخی نام المختار ہے۔ جد امجد مولانا رضا علی نے آپ کا اسم شریف "احمد رضا" رکھا۔

تعلیم وتربیت: رسم بسم اللہ خوانی کے بعد اعلیٰ حضرت کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا آپ نے اپنی چار برس کی ننھی سی عمر میں جب کہ عموماً دوسرے بچے اس عمر میں اپنے وجود سے بھی بے خبر رہتے ہیں قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا۔ چھ سال کی عمر میں ماہ مبارک ربیع الاول شریف کی تقریب میں منبر پر رونق افروز ہوکر بہت بڑے مجمع کی موجودگی میں ذکر میلاد شریف پڑھا۔ اردو فارسی کی کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ سے میزان منشعب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی پھر آپ نے اپنے والد ماجد تاج العلما سند المحققین حضرت مولانا شاہ نقی علی خاں رضی اللہ تعالیٰ سے درسیات کی تعلیم لیتے رہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت، ص:۹۱)

بچپن کے حالات: مولوی عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسل پوری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے ارشاد فرمایا: میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا، اس وقت میری عمر ساڑھے تین سال کی ہوگی، ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلوہ فرما ہوئے، یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں، انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی، میں نے فصیح عربی میں ان سے گفتگو کی، اس بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہ دیکھا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، ص:۱۰۶)

سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز مولوی صاحب (جو علاقائی بچوں کو تعلیم دیتے ہیں) حسب معمول بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے سلام کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا، جیتے رہو، اس پر حضور (اعلیٰ حضرت) نے عرض کیا: یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا، مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے، اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلداول، ص:۱۰۷)

تقریب روزہ کشائی: سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور حضور اعلیٰ حضرت کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے۔ کاشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے، ایک محفوظ کمرے میں فیرنی کے پیالے جمانے کے لیے چنے ہوئے تھے، آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک تمازت کا وقت ہے کہ حضور کے والد ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور کواڑوں کی جوڑیاں بند کرکے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ اسے کھالو، عرض کرتے ہیں کہ میرا تو روزہ ہے، کیسے کھاؤں؟ ارشاد ہوتا ہے: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے کواڑ بند کردیے ہیں، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے، آپ عرض کرتے ہیں: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے، یہ سنتے ہی حضور کے والد ماجد کی چشمان مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلداول، ص:۱۰۹)

فراغت: تیرہ برس دس مہینے پانچ دن کی عمر شریف میں ۱۴ ر شعبان ۱۲۸۶ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء کو آپ فارغ التحصیل ہوئے اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

فتویٰ نویسی کا آغاز: اسی دن مسئلہ رضاعت سے متعلق ایک فتویٰ لکھ کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا۔ جواب بالکل صحیح تھا۔ والد ماجد نے ذہن نقاد وطبع وقاد دیکھ کر اسی وقت سے فتویٰ نویسی کی جلیل الشان خدمت آپ کے سپرد کردی۔

تبحر علمی: آپ نے اپنے والد بزرگوار عمدۃ المحققین حضرت مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمہ سے مندرجہ ذیل اکیس علوم پڑھے۔ (۱) علم قرآن (۲) علم تفسیر (۳) علم حدیث (۴) اصول حدیث (۵) کتب فقہ حنفی (۶) کتب فقہ شافعی ومالکی وحنبلی (۷) اصول فقہ (۸) جدل مہذب (۹) علم العقائد والکلام (جو مذاہب باطلہ کی تردید کے لیے ایجاد ہوا) (۱۰) علم نحو (۱۱) علم صرف (۱۲) علم معانی (۱۳) علم بیان (۱۴) علم بدیع (۱۵) علم منطق (۱۶) علم مناظرہ (۱۷) علم فلسفہ مدلسہ (۱۸) ابتدائی علم تکسیر (۱۹) ابتدائی علم ہیئت (۲۰) علم حساب تا جمع، تفریق، ضرب، تقسیم (۲۱) ابتدائی علم ہندسہ۔

بیعت وخلافت: امام احمد رضا اور آپ کے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی مارہرہ شریف میں حضور پرنور سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہم کے دست پرست پر ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۷ء میں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے اسی وقت مرشد برحق مولانا سید آل رسول نے آپ دونوں حضرات کو خلافت نامہ عطا فرما کر خرقہ مقدسہ سے بھی سرفراز فرمایا، حضرت مولانا سید ابوالحسین نوری میاں صاحب نے حضرت سید آل رسول سے عرض کی کہ حضور آپ کے یہاں تو طویل بامشقت مجاہدات وریاضات کے بعد خلافت واجازت دی جاتی ہے تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ان دونوں حضرات کو بیعت کرتے ہی خلافت واجازت دی گئی، حضرت مرشد برحق نے فرمایا: میاں صاحب اور لوگ زنگ آلود میلا کچیلا دل لے کر آتے ہیں اس کی صفائی اور پاکیزگی کے لیے مجاہدات طویلہ ریاضات شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے، اور یہ دونوں حضرات صاف ستھرا پاکیزہ دل لے کر ہمارے پاس آئے، ان کو صرف اتصال نسبت کی ضرورت تھی اور وہ مرید ہوتے ہی حاصل ہوگئی، پھر مزید آپ نے فرمایا: مجھے اس بات کی بہت بڑی فکر رہتی تھی کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آل رسول! تو میرے لیے کیا لایا ہے؟ تو میں بارگاہ الٰہی میں کون سی چیز پیش کروں گا؟ لیکن آج وہ فکر میرے دل سے دور ہوگئی، کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آل رسول تو میرے لیے کیا لایا تو میں عرض کروں گا کہ الٰہی تیرے لیے احمد رضا لایا ہوں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلداول، ص:)

حفظ قرآن: اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کو قوت یادداشت میں بڑا کمال دیا تھا یوں تو قرآن مجید کا اکثر وبیشتر حصہ آپ کو زبانی یاد تھا لیکن پورے قرآن مجید کے حافظ نہ تھے۔ ایک مرتبہ کسی ناواقف شخص نے اپنے ایک عریضہ میں آپ کے القاب کے ساتھ حافظ کا لفظ بھی لکھ دیا حسن اتفاق سے اس کا وہ عریضہ ۲۹ ر شعبان کو آپ کی خدمت میں پہنچا دوسرے ہی دن سے آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع فرمادیا اور ہر روز ایک پارہ حفظ کرکے تراویح کی نماز میں آپ سناتے یہاں تک کہ رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ کو مغرب سے پہلے حفظ قرآن مجید پورا کرلیا اور صرف ایک مہینے کی مختصر مدت میں آپ حافظ ہوگئے۔ پھر بڑی خوبی یہ تھی کہ روزانہ ایک پارہ زبانی حفظ کرنے کے باوجود فتاویٰ مبارکہ لکھنے، مسائل شریعت واحکام دینیہ کی تحریر فرمانے اور وقت معین پر مسند نشین ہدایت ہوکر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مقدسہ سنانے وغیرہ مشاغل دینیہ میں کسی طرح کا کوئی فرق آنے نہ پایا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلداول، ص:)

وعظ وخطاب: شہر بریلی میں ہر سال آپ کے تین زبردست وعظ تو پابندی کے ساتھ ہوا کرتے تھے ایک وعظ طلبہ فارغ التحصیل کے سالانہ جلسۂ دستار بندی کے موقع پر ہوتا تھا، دوسرا بیان جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو ہر بارہویں ربیع الاول شریف کو آپ کی طرف سے حضرت مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمہ کے دولت کدہ پر منعقد ہوتا تھا جس میں شہر بھر کے عمائد ومعززین مطبوعہ دعوت نامہ کے ذریعہ مدعو کئے جاتے اس مبارک جلسہ کی اہمیت پورے شہر میں ایسی تھی کہ اس تاریخ کو کسی دوسری جگہ اہتمام وانتظام کے ساتھ مجلس نہیں ہوتی تھی جملہ شائقین یہیں آکر اس جلیل الشان جلسہ میں شریک ہوتے، تیسرا بیان مرشد برحق حضرت مولانا سید آل رسول صاحب مارہروی رضی اللہ عنہ کے عرس شریف کے موقع پر جو ہر سال ۱۸ ر ذوالحجہ کو آپ کے کاشانۂ اقدس پر منعقد ہوتا تھا۔ ان کے علاوہ مسلمانوں کی عرض وتمنا پر شہر اور بیرون شہر میں بھی آپ کے بیانات ہوتے تھے۔

سنت کی پاسداری: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز فریضۂ فجر ادا کرنے کے لیے خلاف معمول کسی قدر حضور کو دیر ہوگئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار کاشانۂ اقدس کی طرف اٹھ رہی تھیں کہ عین انتظار میں جلد جلد تشریف لائے، اس وقت برادرم قناعت علی نے اپنا یہ خیال مجھ سے کہا کہ اس تنگ وقت میں دیکھنا ہے کہ حضور سیدھا قدم مسجد میں پہلے رکھتے ہیں یا بایاں، مگر قربان اس ذات کریم کے کہ دروازہ مسجد کے زینہ پر جس وقت قدم مبارک پہنچا ہے تو سیدھا، آگے صحن مسجد میں ایک صف بچھی تھی اس پر قدم پہنچا ہے تو سیدھا، اور اسی پر بس نہیں، ہر صف پر تقدیم سیدھے ہی قدم سے فرمائی، یہاں تک کہ محراب میں مصلے پر قدم پاک سیدھا ہی پہنچا ہے اور اس پر کیا منحصر ہے بینی پاک کرنے اور استنجا فرمانے کے سوا حضور کے ہر فعل کی ابتدا سیدھے ہی جانب سے ہوتی تھی۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلداول، ص:)

احکام شریعت کی پاسداری: انہیں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور حالت اعتکاف میں اپنی مسجد میں مقیم تھے شب کا وقت، جاڑے کا زمانہ اور اس وقت دیر سے شدید بارش مسلسل ہورہی تھی، حضور کو نماز عشا کے لیے وضو کرنے کی فکر ہوئی کہ پانی تو موجود، مگر بارش میں کس جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے؟ بالآخر مسجد کے اندر لحاف، گدے کی چار تہ کرکے اس پر وضو کیا اور ایک قطرہ فرش مسجد پر نہ گرنے دیا، اور پوری رات جاڑوں کی اور اوپر سے بادوباراں کا طوفان، یونہی جاگ کر ٹھٹھر ٹھٹھر کر کاٹ دی۔ جزاہ الله عن الاسلام خیر الجزاء

احترام سادات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد یعنی حضرات سادات کرام کا امام احمد رضا خاں بریلوی بے پناہ ادب واحترام کرتے اور تعظیم وتوقیر بجالاتے، ایسے بے شمار واقعات ہیں۔ ایک واقعہ ملاحظہ ہو: "کسی روز ایک سید صاحب نے زنان خانے کے دروازے پر آکر آواز دی: "دلواؤ سید کو" اعلیٰ حضرت نے اپنی آمدنی سے اخراجات امور دینیہ کے لیے دو سو روپے ماہوار مقرر فرمائے تھے، اس ماہ کی رقم اسی روز آپ کو ملی تھی، سید صاحب کے سامنے پیش کرکے فرمایا: "حضور! یہ نذرانہ حاضر ہے۔" سید صاحب کافی دیر تک اس رقم کو دیکھتے رہے اور پھر ایک چونی اٹھا کر فرمایا: "بس لے لیجیے" اعلیٰ حضرت نے خادم سے فرمایا: جب ان سید صاحب کو دیکھو تو فوراً ایک چونی ان کی نذر کردیا کرو تا کہ انہیں سوال کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔" (سیرت مجدد دین وملت امام احمد رضا، ص:۴۳)

محدثانہ مقام: امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کا علم حدیث میں مقام بہت ہی بلند وبالا ہے، جس کا اعتراف محدثین وقت ومشائخ عصر نے بھی کیا ہے، چنانچہ عارف باللہ امام اہل سنت حضرت مولانا مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ گولڑوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ اعلیٰ حضرت کی زیارت کے لیے بریلی شریف حاضر ہوئے تو اعلیٰ حضرت حدیث پڑھا رہے تھے۔ فرماتے تھے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ دیکھ کر آپ کی زیارت شریفہ کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔ (امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات، ص:۱۳۴، مشائخ قادریہ رضویہ ص:)

آپ کا علم حدیث میں کمال وبلندی حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے بھی واضح ہوتا ہے۔ "ایک بار میں نے استاد محترم محدث سورتی علیہ الرحمہ سے دریافت کیا کہ علم حدیث میں ان کا (فاضل بریلوی) کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا: "وہ اس وقت امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔ پھر فرمایا صاحبزادے! اس کا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر میں اس فن میں عمر بھر ان کا تلمذ کروں تو بھی ان کے پاسنگ کو نہ پہنچوں۔ میں نے کہا سچ ہے۔ ولی را ولی می شناسد وعالم را عالم می داند۔ (امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات، ص:۱۹۳-۱۹۱، مشائخ قادریہ رضویہ ص:۴۱۲-۴۱۱)

فقہی مقام: آپ کی فقاہت کا اعتراف عرب وعجم کو ہے۔ "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل آپ کا ایسا فقید المثال شاہکار ہے جسے بجا طور پر علوم ومعارف کا گنجینہ اور فقہی جزئیات وتشریحات کا عظیم انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ کے دارالافتا میں ہندوستان، پاکستان، برما، چین، امریکہ، افغانستان، افریقہ، حجاز مقدس اور بلاد اسلامیہ سے بکثرت فتوے آتے تھے۔ جن کی تعداد ایک وقت میں کبھی چار سو اور کبھی پانچ سو تک جا پہنچتی تھی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۴، ص:۱۴۹) آپ کے فتوے عربی، اردو، فارسی اور انگریزی میں ہیں، انگریزی فتوے ان قلمی مجلدات میں ہیں جو بریلی شریف میں محفوظ ہیں۔ مشہور علمائے اسلام کا خیال ہے کہ تقریباً دو صدی میں آپ جیسا کوئی دوسرا متبحر فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ حضرت شیخ سید محمد اسماعیل محافظ کتب خانہ حرم شریف مکہ مکرمہ کا بیان دیدۂ حیرت سے پڑھنے کے لائق ہے۔ آپ کی فقاہت پر وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: "خدا کی قسم کہتا ہوں اور بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر اسے امام اعظم ابوحنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ دیکھتے تو بلاشبہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا اور یقیناً اس کے مؤلف کو اپنے اصحاب میں شامل فرمالیتے۔" (مشائخ قادریہ رضویہ، ص:۴۱۴)

تاریخ وصال: آپ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ مبارک بعمر ۶۸ سال دو بج کر ۳۸ منٹ پر محبوب حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ایمان افروز وصایا، ص:۳۱، مشائخ قادریہ رضویہ، ص:۴۵۷)

اعلیٰ حضرت بارگاہ رسالت میں: ادھر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ کے دن دو بج کر ۳۸ منٹ پر بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت قبلہ دنیائے فانی سے روانہ ہورہے ہیں ادھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ ٹھیک ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو خواب میں کیا دیکھ رہے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں فداک ابی وامی میرے ماں باپ حضور پر قربان! کس کا انتظار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمد رضا کا انتظار ہے۔ انہوں نے عرض کیا احمد رضا کون ہیں۔ حضور نے فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا ہندوستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں پھر تو وہ شوق ملاقات میں ہندوستان کی طرف چل پڑے جب بریلی پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ جس عاشق رسول کی ملاقات کو تشریف لائے ہیں ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو اس دنیا سے وہ روانہ ہوچکا ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت، ص:۳۸۴)

مسلمانوں نے ہندوستان کو مستحکم بنا کر بلاتفریق مذہب وذات ہر ایک کو تحفظ بخشا

ملک کو وُسعت دی اور اکھنڈ بھارت کی شکل میں بعد والوں کو تحفہ دیا۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

مسلمانوں نے کلی یا جزئی طور پر تقریباً ایک ہزار سال تک ہندوستان پر حکومت کی لیکن انہوں نے کبھی ملک کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ظلم وزیادتی نہیں کی، ان کے داخلی معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی، ان کے دینی، تاریخی، تہذیبی اور سماجی معاملات میں کبھی بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کی، رواداری وسلوک کا معاملہ کیا۔ عدل وانصاف اور مساوات وبرابری کا ہمیشہ خیال رکھا، کبھی ان کے قومی یا مذہبی اثاثے کے ساتھ ناانصافی نہیں کی، ملک کے عام باشندوں کے مقابلے میں کم تعداد میں ہونے کے باوجود کئی ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ملک کو متحد کیا اور اس کی حفاظت (باگ ڈور سنبھالی) کی۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتابیات عربی وفارسی، محکمہ آثار قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس وکالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے فانوس آگہی کے تحت نئی نسل کو اسلامی ہندوستان کے بارے میں واقف کرانے اور اس دور کے بارے میں بتلانے جب اسی ملک میں مسلمانوں کی حکمرانی تھی، مسجد بڈگام، سرینگر، کشمیر میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد دو راستوں سے ہوئی، ایک تجارتی راستہ جس سے جنوبی ہند مربوط رہا اور ایک فوجی راستہ جس کا مرکز سندھ بنا، عالمی سطح پر مسلمانوں کا یہ وہ روشن دور تھا جب مسلم حکمران کا یہ نظریہ تھا کہ اس کے علاقہ میں امن قائم رہے۔ اس کے پڑوس میں بھی کوئی ظلم وزیادتی نہ ہو۔ جب مسلم ملک کے پڑوس میں سندھ کے راجہ داہر نے اس کے ساحل سے گزرنے والے مسافروں پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے اور بلاوجہ ان کو قتل وغارت گری اور قید وبند سے دوچار کیا تو مسلم حکمران کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انہوں نے سندھ پر محمد بن قاسمؒ کے ذریعہ چڑھائی کی، مظلوموں پر کیے ہوئے ظلم کا تاوان بھرنے اور ان کو قید وبند سے رہا کرانے کا اس سے مطالبہ کیا، راجہ داہر کی جانب سے انکار پر باہمی جنگ ہوئی، راجہ داہر مارا گیا اور سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا، انہوں نے اپنی حکومت کو وسعت دیتے ہوئے ملتان، پنجاب پر قبضہ کرلیا اور کاٹھیاواڑ گجرات کو بھی اپنے زیرنگیں لے لیا، محمد بن قاسم کا اگلا اقدام قنوج پر چڑھائی کا تھا جہاں کا راجہ یوپی، بہار اور بنگال پر مشتمل شمالی ہند پر حکومت کرتا تھا، پوری تیاری کے باوجود اس جانب پیش قدمی نہیں ہوسکی، اس اسلامی حکومت کا سلسلہ دو سو سال تک جاری رہا، کچھ مدت مسلم حکمرانی کا سلسلہ منقطع رہا، پھر محمد غزنوی نے اس طرف توجہ کی اور اپنے مسلسل پیش قدمیوں سے شمالی ہندوستان پر قابض ہوگیا، پھر کچھ علاقے غزنوی خاندان کے ہاتھ سے نکلتے جارہے تھے ان کو مکمل طور پر چھوڑے تھوڑی مدت ہوئی تھی کہ غوری خاندان کی دلچسپی ہندوستان کی طرف بڑھی، محمد غوری نے اس وقت کے مضبوط سمجھے جانے والے راجہ پرتھوی راج چوہان کو ترائن کے میدان میں شکست دے کر اور اس کو ختم کرکے دلی تک رسائی آسان کرلی۔ اس نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستان کی سلطنت حوالے کرکے واپس ہوگیا، سلطان قطب الدین ایبک سے ہندوستان میں خاندان غلامان حکومت کی بنیاد پڑی جو شمس الدین التمش، ناصر الدین محمود، غیاث الدین بلبن اور معز الدین کیقباد وغیرہ پر مشتمل رہی، درمیان میں کچھ مدت کیلئے سلطنت کی باگ ڈور ایک خاتون حکمران رضیہ سلطانہ کے ہاتھ میں بھی آئی، مملوک خاندان کے ان حکمرانوں نے اپنی بہترین طرز حکومت کے ذریعہ مقامی باشندوں کا دل جیت لیا اور اپنی حکومت کو وسط ہند تک وسعت دی، یہ جب حکومت کررہے تھے عین اس وقت تاتار قوم نے عالم اسلام اور دُنیا کے دیگر حصوں میں تباہی مچار رکھی تھی، چنگیز خان اور ہلاکو انسانی سروں کے مینار بنارہے تھے، کئی ملک برباد کرچکے ایسے وقت خاندان غلامان نے ہندوستانی عوام کی مکمل حفاظت کی، یہاں کے املاک کو محفوظ رکھا اور ملک پر آنچ آنے نہیں دیا، حالانکہ ایک تاتار ہندوستان پہنچ گئے تھے لیکن اپنی حکمت عملی ودانائی سے ان کو یہاں سے رخصت کردیا اور ملک کو ہر طرح کی تباہی وبربادی سے بچالیا۔ ان کے بعد آنے والے خلجی گھرانے کے سلطان جلال الدین خلجی اور علاؤ الدین خلجی نے جنوبی ہند کو بھی اپنی سلطنت کا حصہ بنایا۔ شمالی ہند میں خلجیوں کے بعد تغلق آئے، ان کے بعد خاندان سادات حکمران بنا، پھر لودھی خاندان حکومت پر قابض ہوگیا، اس خاندان کے آخری بادشاہ ابراہیم لودھی کو خاندان مغلیہ حکومت کے بانی ظہیر الدین بابر نے 1526 میں پانی پت کے میدان میں شکست دے کر ہندوستان کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی، مغلیہ حکومت 1857 تک جاری رہی۔ مغلیہ سلطنت کے جاہ وجلال اور عظمت ورفعت کے امین اورنگ زیب عالمگیر نے پچاس سال تک کابل سے کنیا کماری اور برما سے ایرانی سرحد تک برصغیر کے وسیع وعریض علاقہ پر نہایت طمطراق کے ساتھ حکومت کی اور بعد والوں کو متحدہ ہندوستان، اکھنڈ بھارت کی شکل میں ایک عظیم تحفہ دیا۔ اس ملک کو وسعت بخشی، معاشی استحکام عطا کیا، امن وسلامتی کو یقینی بنایا، عدل وانصاف کی دولت سے مالا مال کیا، علم وحکمت کے دریا بہائے، دُنیا کے نقشہ پر اس کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنایا، تہذیب کے انمول جواہر اور تمدن کے بیش بہا شہ پاروں سے اس کا دامن بھر دیا، قیمتی اور نایاب اثاثوں کا خزانہ دیا، سرزمین ہند کا ایک ایک خطہ ان سب باتوں کا گواہ ہے۔

روزنامہ
عوامی نیوز
کولکاتا
جمعرات ۱۳ اگست ۲۰۲۶ء

پہلے شیخ حسینہ کو واپس کرو پھر اپنا مدعا بیان کرو! طارق رحمٰن

بنگلہ دیش کی معزول وزیراعظم شیخ حسینہ واجد جو 5 راگست 2024ء کو "بدروہی" کے سبب اپنی جان بچانے کے لئے اپنی چھوٹی بہن ریحانہ کو ساتھ لے کر ہندستان میں پناہ گزیں ہوئی تھیں، تب سے وہ ہندستان میں خودساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ اس دوران جہاں دنیا بھر میں بہت ساری تبدیلیاں، جنگ وجدل، لاکھوں کا قتل عام اور ہزاروں ہزار عمارتوں کا مسمار ہوا اور وہ بھی 2024 سے 2026 کے دوران، دیکھتے ہی دیکھتے دنیا پلٹ گئی، ایسے میں بنگلہ دیش میں نگراں منتظم محمد یونس نے تقریباً 16 رماہ تک دیدہ دلیری سے حکمراں کی حیثیت سے کام کیا اور اس حقیقت کو یکسر فراموش کر گئے کہ وہ صرف ایک نگراں منتظم ہیں اور انہیں اپنی نگرانی میں ملک میں جنرل الیکشن کرانا ہے اور کامیاب غلبہ حاصل کرنے والی پارٹی کے ہاتھ میں اقتدار سونپ کر تپلی گلی سے نکل جانا ہے ایسے میں کافی تاخیر سے الیکشن بھی ہوا اور پوری ہمدردی طارق رحمٰن نے بٹور لی جب ان کی والدہ سابق وزیراعظم اور سابق مقبول صدر ضیاء الرحمٰن اور خالدہ ضیاء کے بیٹے ہیں ان کی والدہ کو شیخ حسینہ نے برسوں جیل میں سڑا دیا اور ان کی پارٹی کو تہس نہس کرنے اور ان کے تمام سنیئر لیڈروں جو بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے وفادار تھے ان سبھوں کو جیل میں ٹھونس دیا، خالدہ ضیاء نے اپنے بیٹے کو جیل جانے سے قبل امریکہ چلے جانے کو کہا تھا کیوں کہ انہیں خوف تھا اگر طارق رحمٰن بنگلہ دیش میں رہے تو انہیں بھی جیل کی کال کوٹھری نصیب ہوگی، لہٰذا طارق رحمٰن راہِ فرار اختیار کر گئے، دوسری طرف بنگلہ دیش میں خالدہ ضیاء کو جیل سے رہائی تو ملی لیکن جیل کی صعوبتوں نے انہیں نیم جاں کردیا اور شیخ حسینہ ان کے غیر ملک جا کر علاج کرانے کے بھی خلاف تھیں اور ان کا پاسپورٹ وغیرہ ضبط کرلیا گیا تھا۔ بہرکیف شیخ حسینہ کی حکومت کے الٹنے کے بعد خالدہ ضیاء کو امریکہ جا کر علاج کرانے اور 18 رسال بعد اپنے بیٹے طارق رحمٰن سے ملنے کا موقع ملا پھر چند مہینوں کے اندر خالدہ ضیاء غیر متوقع طور پر صحت مند کیا توقع سے زیادہ صحت مند ہوگئیں۔ شاید بجھتا ہے چراغ...... بہرکیف وہ پھر جلد ہی بہت بیمار پڑ گئیں اور داعی اجل کو لبیک کہا۔ بنگلہ دیش میں تو ویسے بھی بی این پی کے لاکھوں شیدائی اور حامی تھے اور ان کی موت نے ان لوگوں کو بھی بی این پی لیڈر کا ہمدرد بنا دیا اور حسب توقع الیکشن جو ہوا اس میں طارق رحمٰن اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

بنگلہ دیشی وزیراعظم طارق رحمٰن نے شیخ حسینہ پر کوئی بھی تبصرہ نہیں کیا تھا، لیکن انہیں دل میں حسینہ کے خلاف بغض تو بھرا ہوا تھا، اس وقت انڈیا کے سابق مرکزی وزیر دنیش ترویدی جو اس وقت انڈیا کے ہائی کمشنر مقیم ڈھاکہ ہیں، انہوں نے طارق رحمٰن کے ساتھ ملاقات کی لیکن یہ ملاقات بہت زیادہ خوشگوار نہیں رہی جب طارق رحمٰن نے انڈیا کے ہائی کمشنر دنیش ترویدی سے گرمجوشی سے ملاقات تو کی لیکن انہیں یہ بھی کہہ دیا کہ انڈیا کو لازم ہے کہ معزول وزیراعظم شیخ حسینہ کو جو پناہ دے رکھی ہے تو وہ اسے واپس کرے اور ساتھ ہی ان قاتلوں کو بھی وطن واپس بھجوانے کا مطالبہ کیا جنہوں نے طلباء لیڈر عثمان ہادی کا بہیمانہ طور پر قتل کیا اور وہ سبھی قاتل اس وقت ہندستان میں پناہ گزیں ہیں۔ طارق رحمٰن نے کہا کہ بات چیت کا ماحصل یہی ہے کہ انڈیا شیخ حسینہ اور عثمان ہادی کے قاتلوں کو واپس بنگلہ دیش آنے پر مجبور کرے۔

ایک طرف بنگلہ دیش کی معزول وزیراعظم شیخ حسینہ اپنی زندگی اور اپنے اقتدار کو اپنی زندگی کی لعنت بنانے کے بعد ہندستان میں پناہ گزیں ہیں لیکن اس پناہ گزینی کے باوجود ہندستان سے بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کو جڑ سے اکھاڑ دینے اور دسمبر 2026 کو بنگلہ دیش واپس آنے کا دعویٰ کررہی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہی ہیں کہ اگر وہ بنگلہ دیش واپس ہوتی ہیں تو ان کے حامیوں کا سیلاب حکمراں جماعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا۔ ظاہری بات ہے کہ اگر کسی ملک کا کوئی لیڈر اپنے ملک سے راہِ فرار اختیار کرنے کے بعد دوسرے ملک میں پناہ گزیں ہو اور اسی پناہ گزینی کے دوران اپنے ملک کو نشانہ بنانے کی کوشش کرے تو پھر وہ ملک اس ملک کے ارباب حل وعقد سے یہ سوال ضرور کرے گا کہ آپ کی سرزمین سے معزول وزیراعظم بغاوت کرنے کی دھمکی دے رہی ہے اور اس حرکت پر آپ کا کیا فرض ہوتا ہے۔ طارق رحمٰن نے ہندستانی ہائی کمشنر سے صاف کہہ دیا کہ ہندستان شیخ حسینہ کو واپس کرے تاکہ وہ بنگلہ دیش میں اپنے جرائم کے سلسلے میں عدالت میں پیش کیا جاسکے پھر عدالت چاہے انہیں سزا دے یا بری الذمہ کرے اس سے کسی کا کوئی مطلب نہیں ہوگا۔ (خ الف ف)

برنپور مڈ ٹاؤن کلب انتخابات میں BMS کے حامیوں نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی، سنتوش جنرل سکریٹری منتخب

آسنسول 12 اگست (عوامی نیوز سروس) آئی ایس پی ملازمین کے کلب برن پور مڈ ٹاؤن کلب کا انتخاب شام ہنگامہ آرائی کے درمیان مکمل ہوا رات گئے تک ووٹوں کی گنتی کے بعد نتائج کا اعلان کیا گیا اس میں بھارتیہ مزدور سنگھ کے حمایت یافتہ پینل نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی ان کے امیدواروں نے تمام عہدیداروں کے عہدوں پر کامیابی حاصل کی جبکہ ایگزیکٹو ممبر میں انہوں نے ایک کے علاوہ تمام عہدوں پر کامیابی حاصل کی۔ INTUC کے حمایت یافتہ پینل کو کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا اس بار یہ الیکشن دونوں کے لیے وقار کی جنگ تھی سنتوش کمار جھا 22 ووٹوں سے جیت گئے اور جنرل سکریٹری منتخب ہوئے اس عہدے کے لیے سنتوش کمار جھا کو 192 ووٹ، اسسٹنٹ جنرل سکریٹری کے لیے مانس کمار نائک کو 214، خزانچی کے لیے راجیو کمار کو 199، اسپورٹس سکریٹری کے لیے متھلیش سنگھ آنند کو 206، کلچرل سکریٹری کے لیے شیولیش کمار کو 206، راموریر سنگھ کو 210 اور فوڈ سکریٹری کے لیے 210 ووٹ، جوائنٹ سکریٹری کے لیے 210 ووٹ ملے۔ انٹرٹینمنٹ سکریٹری، اور راج دیو کمار کو لائبریری سکریٹری کے لیے 205 ووٹ ملے۔ اسی پینل سے وشنو چرن بھیرا کو 194 ووٹ، جھنٹو منڈل کو 196 ووٹ، دیوبرتا داس کو 196 ووٹ اور پارتھ سارتھی داس کو 197 ووٹ ملے اور وہ ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ وہیں دوسرے پینل کے واحد رکن سنتوش ناتھو پمپلا نگر 172 ووٹ لے کر منتخب ہوئے اس جیت کے بعد سبکدوش ہونے والے جنرل سکریٹری شری کانت کمار شاہ نے کہا کہ یہ جیت انصاف کی جیت ہے، اراکین نے انا اور گناہ کو شکست دی ہے، یہ سچائی کی جیت ہے۔

انسانی حقوق کمیشن نے ڈی وی سی لیفٹ بینک میں کوارٹرز کو مسمار کرنے پر وضاحت طلب کی ہے

آسنسول:12 اگست (عوامی نیوز سروس) میتھن میں دامودر ویلی کارپوریشن (DVC) کے کوارٹرز کو مسمار کرنے سے متعلق تنازعہ گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق اور خواتین و اطفال کی ترقی کے قومی کمیشن نے اس معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے DVC انتظامیہ سے سخت سوالات اٹھائے ہیں اور کارروائی کی مکمل تفصیلات طلب کی ہیں کیا ہے سارا معاملہ؟ کمیشن کے مغربی بنگال کے ریاستی صدر، انوج سنگھ نے ڈی وی سی انتظامیہ کو ایک خط لکھا ہے، جس میں میتھن کی لیفٹ بینک کالونی اور کلیا نیشوری میں جاری انہدام کے کام پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ
بغیر کسی واضح اطلاع کے شروع کی گئی اس کارروائی سے مکینوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ بے گھر ہو رہے ہیں۔ کمیشن نے سنگین سوالات اٹھائے ہیں:
قومی کمیشن برائے انسانی حقوق اور خواتین اور بچوں کی ترقی نے ڈی وی سی انتظامیہ سے تین اہم نکات پر جواب طلب کیا ہے:
.1 مسماری کی بنیاد: کمیشن نے پوچھا کہ کوارٹرز کس بنیاد پر گرائے جا رہے ہیں؟ کیا انہیں غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے، یا کوئی نیا پروجیکٹ تجویز کیا جا رہا ہے؟ .2 ماحولیاتی منظوری: خط میں سوال کیا گیا تھا کہ کیا جنگلات کو مسمار کرنے کے لیے کلیئرنس ضروری ہے۔
کیا محکمہ سے 'نو آبجیکشن سٹیفکیٹ' حاصل کیا گیا ہے؟ کمیشن نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اس دوران بڑی تعداد میں پھل دار اور سایہ دار درخت بھی کاٹے جا رہے ہیں اس نے آلودگی کنٹرول بورڈ سے حاصل کردہ منظوری کی تفصیلات بھی مانگی ہیں۔ .3 طریقہ کار: کمیشن یہ بھی جاننا چاہتا ہے کہ آیا کوارٹرز کو گرانے کا کام براہ راست DVC محکمہ کر رہا ہے یا یہ کام کسی پرائیویٹ ٹھیکیدار کو سونپا گیا ہے۔ اس کی کاپی انتظامیہ کو بھی ارسال کر دی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے کمیشن نے مغربی بردوان کے ضلع مجسٹریٹ، پولس کمشنر، ڈی وی سی چیئرمین، آلودگی کنٹرول بورڈ، کو خط کی کاپیاں بھیجی ہیں۔
کنٹرولنگ اتھارٹی، ڈویژنل فارسٹ آفیسر درگاپور، اور بی ڈی او سلان پور کو بھی بھیج دیا گیا ہے بڑا سوال: لوگوں کے بے گھر ہونے کا کیا ہوگا؟ انسانی حقوق کمیشن نے واضح طور پر کہا ہے کہ یہ معاملہ براہ راست عام باشندوں کے انسانی حقوق اور رہائش کے حق سے متعلق ہے۔ مقامی باشندوں میں اس بات پر شدید غصہ ہے کہ انہیں پیشگی اطلاع کے بغیر بے گھر کیا جا رہا ہے سبھی کی نظریں اب ڈی وی سی انتظامیہ کے ان سوالوں کے جواب پر ہیں اور کیا ضلع انتظامیہ انہدام کے اس عمل کو لے کر کوئی ٹھوس کارروائی کرے گی۔

بانکوڑہ میں مغربی ترقیاتی کونسل کی میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے پنڈیشور کے لیے 17 کروڑ روپے مختص کیے

آسنسول: 12 اگست (عوامی نیوز سروس) مغربی بردوان ضلع کے پنڈیشور اسمبلی حلقہ کی ترقی کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے بانکوڑہ میں مغربی ترقیاتی کونسل کی میٹنگ میں پنڈیشور کی ترقی کے لیے 17 کروڑ روپے مختص کیے گئے میٹنگ میں وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری موجود تھے مزید برآں، پنڈیشور اسمبلی حلقہ میں سرپی موڑ میں رابندر بھون کی نامکمل تعمیر کو مکمل کرنے کے لیے 7 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے اگر لاگو ہوتا ہے، تو یہ تجویز پنڈیشور میں اپنا ایک رابندر بھون بنانے کے دیرینہ خواب کو پورا کرنے کے لیے ایک اور قدم آگے بڑھے گی جتیندر تیواری نے پنڈیشور کی ترقی کے لیے اس اہم اقدام کے لیے ریاستی حکومت اور وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایم ایل اے جتیندر تیواری نے کہا کہ یہ پنڈیشور کی ترقی کو نمایاں طور پر آگے بڑھائے گا۔ اس دن کی میٹنگ میں ریاستی شہری ترقیات کے وزیر اگنی مترا پال اور کئی دوسرے بھی موجود تھے۔

97 ہزار روپے کے سائبر فراڈ کے دو ماہ بعد بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی

آسنسول:12 اگست (عوامی نیوز سروس) براکر کے رہائشی کو مبینہ طور پر 97,000 روپے کا سائبر دھوکہ دہی کے بعد دو ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے متاثرہ نے پولیس کمشنر سے درخواست کی۔ اس کے باوجود کوئی کارروائی نہ ہونے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ متاثرہ نے آسنسول-درگاپور پولس کمشنر کو ایک درخواست دی ہے، جس میں معاملے میں فوری مداخلت اور مجرموں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق چوبے کیمپس، براکر کے رہائشی 55 سالہ نیلیش کمار جھا 11 مئی 2026 کو شام 6:15 اور 6:45 بجے، ان کی اطلاع اور اجازت کے بغیر، دو الگ الگ ٹرانزیکشنز کے ذریعے یو سی او بینک، براکر برانچ میں ان کے اکاؤنٹ سے کل 97,000 روپے نکالے گئے ان میں 50 ہزار اور 47 ہزار روپے کی دو رقمیں شامل ہیں۔
متاثرہ نے بتایا کہ واقعہ کا علم ہونے پر اس نے نیشنل سائبر کرائم ہیلپ لائن پر 1930 پر شکایت درج کروائی، اسے 12 مئی کو ایک رسید موصول ہوئی۔ بعد ازاں اسی دن اس نے درگاپور سائبر سیل میں تحریری شکایت درج کرائی جہاں جی ڈی ای نمبر 66 درج کیا گیا۔ شکایت کے ساتھ، بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات، ٹرانزیکشن شناختی نمبر، اسکرین شاٹس، اور دیگر ضروری دستاویزات بھی پولیس کو جمع کرائے گئے تھے۔ نیلیش کمار جھا نے الزام لگایا کہ شکایت درج ہوئے تقریباً دو ماہ گزر چکے ہیں، لیکن ابھی تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی ہے۔
کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور نہ ہی تحقیقات میں کوئی خاص پیش رفت ہوئی ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ کارروائی میں تاخیر سے ملزمان کو دھوکہ دہی کی گئی رقوم کا موقع مل سکتا ہے اور اس بات کا خطرہ ہے کہ کیس سے متعلق ڈیجیٹل شواہد کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ متاثرہ شخص کے مطابق سائبر فراڈ نے اسے مالی نقصان اور ذہنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے انہوں نے پولیس کمشنر پر زور دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ایف آئی آر درج کریں، تحقیقات میں تیزی لائیں، اور دھوکہ دہی میں استعمال ہونے والے بینک کھاتوں اور یو پی آئی کی شناخت کو منجمد کرنے کو یقینی بنائیں۔

جموڑیہ کے گووند نگر گوردوارہ میں تنازع مزید گہرا ہو گیا، کمیٹی اور سنگت آمنے سامنے

آسنسول :12 اگست (عوامی نیوز سروس) آسنسول میونسپل کارپوریشن وارڈ نمبر 12 میں واقع گووند نگر گرودوارہ کو لے کر سکھ برادری کے اندر تنازع گہرا ہوتا جا رہا ہے گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی اور سنگت کے رکن ترسیم سنگھ نے گرودوارہ کے اندر امتیازی سلوک کے الزامات، باہر سے آنے والے سکھوں کو عہدوں سے انکار، اور اخراج کے حوالے سے اپنے اپنے موقف پیش کرنے کے لیے الگ الگ پریس کانفرنس کی جہاں گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی نے الزامات کو مکمل طور پر مسترد کر دیا، وہیں ترسیم سنگھ نے الزامات کی حمایت میں صحافیوں کو ایک مبینہ آڈیو بھی چلایا۔
گووند نگر گرودوارہ احاطے میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر ستنام سنگھ نے کہا کہ گرودوارہ تمام سکھوں کے لیے ہے کسی فرد کے ساتھ امتیازی سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ترسیم سنگھ کے بدعنوانی کے الزامات کی وضاحت کرتے ہوئے، سربراہ نے کہا کہ گردوارہ کے احاطے میں کسی اہلکار یا جماعت نے ان کے خلاف ''بائیکاٹ'' کی اصطلاح استعمال نہیں کی۔
کمیٹی نے یہ بھی کہا کہ ترسیم سنگھ کی طرف سے گوردوارے کے کمیونٹی ہال میں پرکاش دیوس منانے کے حوالے سے کوئی تحریری درخواست موصول نہیں ہوئی کمیٹی کے مطابق تحریری اجازت کے بغیر کمیونٹی ہال فراہم کرنا ممکن نہیں انہوں نے مزید کہا کہ کمیٹی تمام عقیدت مندوں کو ساتھ لے کر چلنے میں یقین رکھتی ہے۔ دوسری جانب سنگت کے رکن ترسیم سنگھ نے بھی پریس کانفرنس کی اور کمیٹی سے خطاب کیا۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو گووند نگر کے رہنے والے پرتاپ سنگھ کا مبینہ طور پر ایک آڈیو کلپ چلا کر الزامات کا جواب دیا۔
ترسیم سنگھ کا دعویٰ ہے کہ آڈیو میں بتایا گیا ہے کہ گوردوارے کے باہر سے آنے والے سکھ برادری کے افراد کو گوردوارے میں عہدہ نہیں دیا جاتا۔ ترسیم سنگھ نے کہا کہ وہ کسی عہدے کی خواہش نہیں رکھتے اور ان کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ گووند نگر کی سکھ برادری ہم آہنگی اور اتحاد سے رہیں۔

رانی گنج میں ترنگا ہر گھر ابھیان کے تحت ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا

آسنسول:12 اگست (عوامی نیوز سروس) ''ترنگا ہر گھر'' مہم کے ایک حصے کے طور پر رانی گنج میں حب الوطنی کا جوش واضح تھا۔ بڑی تعداد میں بی جے پی کارکنوں اور مقامی باشندوں نے عظیم ترنگا یاترا میں حصہ لیا جو راج باڑی موڑ کے پنڈت پوکھر کمپلیکس سے شروع ہوئی تھی۔ حب الوطنی کی رسومات اور ''بھارت ماتا کی جے'' کے نعروں کے درمیان، یاترا، شہر کے اہم راستوں سے گزرتی ہوئی، حب الوطنی کے جوش سے ماحول کو رنگ دیتی ہے۔ ترنگا یاترا، جو این ایس بی روڈ سے شروع ہوئی، شیشو بگان اور نیتا جی نوڈ سے ہوتی ہوئی رانی گنج ریلوے اسٹیشن پر اختتام پذیر ہوئی۔ یاترا کے دوران گرو رابندر ناتھ ٹیگور اور نیتا جی سبھاش چندر بوس سمیت مختلف عظیم ہستیوں کے مجسموں پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا گیا یاترا کی ایک خاص بات رانی گنج کے ایم ایل اے پارتھا گھوش کی موجودگی تھی، جنہوں نے ذاتی طور پر یاترا میں حصہ لیا۔ اس کے اشارے نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ پورے راستے پر قومی پرچم لہراتے نظر آئے اور شہر حب الوطنی کے نعروں سے گونج اٹھا۔ بی جے پی کے ضلع صدر دیوتانو بھٹاچاریہ نے کہا کہ ترنگا ملک کے اتحاد، سالمیت اور عزت نفس کی علامت ہے۔

ربیع الاول 1448ھ کے چاند دیکھنے کا اہتمام کریں: مفتی زبیر احمد قاسمی

آسنسول:12 اگست (عوامی نیوز سروس) قاضی ضلع پچھم بردوان مفتی الحاج زبیر احمد قاسمی دارالقضاء امارت شرعیہ لوکو مسجد آسنسول نے ماہ ربیع الاول کے چاند دیکھنے کے لئے برادران اسلام سے گزارش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ماہ ربیع الاول آرہا ہے آپ کو معلوم ہے چاند کی رویت پر بہت سے دینی معاملات کی بنیاد ہے اس لئے تمام مسلمانوں سے اپیل ہی کہ 29 صفر المظفر 1448 بمطابق 13 اگست 2026 بروز جمعرات کو چاند ہونے کا امکان ہے
لہٰذا عامۃ المسلمین ربیع الاول کے چاند دیکھنے کا اہتمام کریں اور جب چاند نظر آجائے تو دوسروں کو بھی دکھائیں اور بلا تاخیر اسکی شہادت ائمہ مساجد و مقامی علماء کرام اور اگر رویت ہلال کمیٹی ہو تو انکو شہادت دیں اسکے ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو دارالقضاء امارت شرعیہ لوکو مسجد آسنسول میں خود تشریف لاکر اسکی شہادت دیں۔ یا مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ قائم کریں۔
نمبر مرکزی دفتر 9431804684/0612255535 نمبر دفتر آسنسول 9800139709/9333560178

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: امیت شاہ پارلیمنٹ
کو دے دے۔''
امت شاہ نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''آج 3 بجے سے بحث شروع ہو جائے گی۔ کل دوپہر 3 بجے جواب دے دوں گا۔ میں خود بحث میں بیٹھوں گا۔ اب اپوزیشن کو طے کرنا ہے کہ اسے بحث کرنی ہے یا ہنگامہ کرنا ہے۔ حکومت کے پاس چھپانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس پر بھی بحث کروں گا کہ آپ نے ایوان کو کیوں نہیں چلنے دیا۔'' قابل ذکر ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر طلبا کی تحریک کے دوران لاٹھی چارج کے بعد سے اپوزیشن حکومت پر حملہ آور ہے اور امت شاہ سے جواب مانگ رہی ہے۔ اپوزیشن کے ہنگامے کی وجہ سے پارلیمنٹ کی کارروائی نہیں چل پا رہی ہے۔ کل مانسون اجلاس کا آخری دن ہے اور کچھ اہم بل ابھی پیش ہونے باقی ہیں۔ ان ہنگاموں کے درمیان حکومت نے پیر کو دعویٰ کیا کہ امت شاہ جواب دینے کے لیے تیار ہیں، اپوزیشن فرار اختیار کر رہی ہے اور اپنے مطالبات بدل رہی ہے۔ اس کے بعد اپوزیشن نے کہا کہ وہ دہلی میں لاٹھی چارج اور رام مندر پر بحث چاہتی ہے۔ دونوں ہی موضوعات پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔

بقیہ: کیا عمران خان کی جیل
صحت کو لے کر تشویش اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ ان کے خاندان، پارٹی رہنماؤں، وکلا اور ذاتی ڈاکٹروں کی ان سے ملاقات کو لے کر مسلسل تنازعہ رہا ہے۔ پی ٹی آئی پہلے بھی عمران کو الگ تھلگ رکھے جانے اور ان کے علاج کو لے کر سوال اٹھاتی رہی ہے۔ جون میں پارٹی نے انہیں اسپتال بھیجنے، باقاعدہ ملاقات کی اجازت دینے اور ذاتی ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ مئی میں بھی عمران کی بہنوں اور خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کو اڈیالہ جیل پہنچنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس معاملہ پر پی ٹی آئی نے احتجاج کیا تھا۔ عمران خان کی صورت حال کو لے کر بڑھتی تشویش اب سیاسی ٹکراؤ کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ پی ٹی آئی رہنما اور خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی کے 20 لاکھ سے زائد لوگ سڑکوں پر اترنے کے لیے تیار ہیں۔ پارٹی نے 27 ستمبر کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان بھی کیا ہے۔ واضح رہے کہ عمران خان اگست 2023 سے جیل میں ہیں اور کئی معاملات میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے بعد سے فوجی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ان کا ٹکراؤ پاکستان کی سیاست کا سب سے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ایسے میں ان کی موت کی غیر مصدقہ خبر نے سیاسی کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ فی الحال عمران خان کی موت کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے، لیکن خاندان اور پارٹی کو ملاقات کی اجازت نہ ملنے کے سبب ایک بار پھر یہ سوال کھڑا ہو گیا ہے کہ آخر اڈیالہ جیل میں بند سابق وزیر اعظم کی حالت کیا ہے۔

بقیہ: بہار: آسمانی بجلی کی
بجلی گرنے کے مختلف واقعات میں مجموعی طور پر 5 لوگوں کی موت ہو گئی اور کئی لوگ جھلس گئے۔ چاندن کے بوڑا-سوئیا گاؤں میں منگل کو دھان کی روپائی کے لیے گئیں کوشامی دیوی (45)، رینو دیوی (40) اور رنکو دیوی (45) کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ اہل خانہ کو کھانا پہنچانے آئے 2 بچے سوربھ کمار (10) اور رانی کماری (12) جھلس گئے۔ بارش سے بچنے کے لیے سبھی ایک اونچی جھاڑی کے نیچے کھڑے ہوئے تھے تبھی یہ حادثہ ہوا۔ اس کے علاوہ بونسی کے سرائے گاؤں میں کھیت جا رہے سریش یادو (70) اور سفیانہ خاتون (50) کی جان چلی گئی جبکہ مادھوری دیوی (42)، نسیمہ خاتون (40) و ایک دیگر خاتون جھلس گئیں۔ اسی طرح بینا موہن پور میں ظہیرہ خاتون (50) اور مریم خاتون (40) جھلس گئیں۔
لکھی سرائے اور جموئی اضلاع میں بھی آسمانی بجلی نے بھاری تباہی مچائی ہے۔ لکھی سرائے کے چانن علاقے کے تحت بنوکچھ بہیار میں دھان کی روپائی کے دوران ماں، بیٹی اور دیورانی اس کی زد میں آ گئیں، جن میں سریندر یادو کی بیٹی کومل کماری (17) اور چچی روداد دیوی (50) کی موت ہو گئی جبکہ ماں دھنونتی دیوی جھلس گئیں۔ دوسری جانب سنگرام پور کے شیبواڈیہہ گاؤں کی رہنے والی آنگن باڑی سہایکا انوسویا دیوی (40) اہلیہ انل پنڈت کی بہیار میں موت ہو گئی۔ جموئی کے سونو بلاک میں واقع گوروامٹیھانا گاؤں کے سوپاڑ بہیار میں کھیت میں کام کر رہی ساس بہو پر آسمانی بجلی گر گئی، جس میں 28 سالہ پوجا دیوی کی اسپتال لے جاتے وقت موت ہو گئی جبکہ ان کی ساس کویتا دیوی جھلس گئیں۔
نوادہ ضلع کے رجولی تھانہ علاقے کے اماواں مغربی پنچایت کے تحت دریا پور گاؤں کے پاس بھی منگل کی شام موسم کا مزاج اچانک بگڑنے سے ہولناک حادثہ ہوا۔ یہاں کھیت میں دھان کی روپائی کر رہے 3 مہاجر مزدوروں کی آسمانی بجلی کی زد میں آنے سے موت ہو گئی۔ تمام مہلوکین سیتامڑھی ضلع کے مدھیشرا گاؤں کے رہنے والے تھے، جن کی شناخت راجندر کمار، اندل پرساد کے بیٹے اندر جیت کمار اور منی کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ سبھی مزدوری کرنے رجولی آئے تھے۔ اس واقعے میں 2 سے 3 دیگر افراد بھی جھلسے ہیں، جن کا علاج اسپتال میں چل رہا ہے۔

بقیہ: بی جے پی حکومت
بنیادی طور پر اسی مسئلے کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہے۔ اس کے مطابق امت شاہ 20 اگست کو کولکتہ آئیں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ 21 اور 22 تاریخ کو ان کے متعدد پارٹی اور سرکاری پروگرام ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ امیت شاہ اس دورے کے دوران ریاستی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران سے بھی ملاقات کریں گے۔ اس میٹنگ میں مختلف سرکاری منصوبوں اور انتظامی کاموں کی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ اتنا ہی نہیں، اطلاعات ہیں کہ مرکزی وزیر داخلہ بھی نابنا جا سکتے ہیں۔ وہ وہاں ایک انتظامی اجلاس میں بھی شرکت کرنے والے ہیں۔
نتیجتاً مرکزی وزیر داخلہ کے اس دورے میں انتظامی میٹنگوں کو بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ دوسری طرف بنگال بی جے پی کی کور کمیٹی کے ساتھ ریاستی کمیٹی کی بھی توسیعی میٹنگ ہو رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شاہ اس تین روزہ دورے میں اس میٹنگ میں بھی شرکت کر سکتے ہیں۔ یہ کہنا ضروری ہے کہ ریاست میں برسر اقتدار آنے کے بعد بنگال بی جے پی پارٹی میں موجود نجاستوں کو دور کرنے کے لیے تطہیر کے راستے پر چل رہی ہے! نچلے طبقے کے ایک بڑے حصے میں بھتہ خوری اور پارٹی مخالف سرگرمیوں سے شرمندہ قیادت کو بار بار ان کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کی تنبیہ کرنی پڑ رہی ہے۔ معطلیوں کی تعداد پہلے ہی 250 سے تجاوز کر چکی ہے۔ بہت سے ضلعی صدور جن کی بنیادی طور پر پارٹی مخالف غیر اخلاقی سرگرمیوں کو سختی سے کنٹرول کرنے کی ذمہ داری ہے، وہ بھی اس کام میں ناکام رہے ہیں۔ لہٰذا اس بار ایسی اطلاعات ہیں کہ بنگال بی جے پی قیادت ضلعی سطح پر پارٹی کا لہجہ بدلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر سب کچھ ٹھیک رہا تو اطلاعات ہیں کہ بہت جلد 12 سے زائد ضلعی صدور کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ ایسے میں بنگال بی جے پی کی کور کمیٹی کے ساتھ ساتھ ریاستی کمیٹی کی توسیعی میٹنگ کو بہت اہم سمجھا جا رہا ہے۔

بقیہ: ممتا دور میں جاری
انہوں نے سپریم کورٹ میں او بی سی سے متعلق مقدمات کو واپس لے لیا۔ سپریم کورٹ نے او بی سی کیسوں کی سماعت کے لیے جسٹس منتھا کی سربراہی میں ایک خصوصی بنچ تشکیل دی۔ اس سماعت میں ہائی کورٹ نے 2010 کے بعد جاری کردہ تمام او بی سی سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا۔ او بی سی سٹیفکیٹ کا مسئلہ کافی عرصے سے چل رہا ہے۔ 2010 کے بعد جاری کیے گئے سرٹیفکیٹس کے بارے میں متعدد شکایات موصول ہوئیں۔ کیس ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ سے کلکتہ ہائی کورٹ میں واپس آیا۔ بدھ کو ہونے والی اس سماعت میں، ہائی کورٹ نے 2010 کے بعد جاری کیے گئے تمام OBC سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا۔ اسی دوران، بی جے پی حکومت نے اقتدار میں آکر OBC-A اور OBC-B کیٹیگریز کو ختم کر دیا۔ انہوں نے او بی سی میں صرف ایک زمرہ رکھا ہے۔ اب، ممتا حکومت نے ممتا حکومت کے جاری کردہ تمام OBC-A اور OBC-B سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا ہے، صرف ایک زمرہ کو چھوڑ دیا ہے۔ جن کے پاس یہ سٹیفکیٹ ہوں گے ان کو عام زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔
2011 میں اقتدار میں تبدیلی کے بعد، ممتا بنرجی حکومت نے دو زمرے بنائے، OBC-A اور OBC-B۔ اس پر بھی کافی تنازعہ ہوا تھا۔ ایک خاص طبقے کو اضافی مراعات دینے کے بھی الزامات تھے۔ ممتا کے دور کے اختتام پر، جسٹس منتھا کی ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے ان سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا۔ ترنمول حکومت نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ جب سپریم کورٹ میں کیس دائر کیا گیا تو سپریم کورٹ نے عبوری حکم امتناعی دے دیا۔ اس دوران بنگال اسمبلی انتخابات میں سیاسی منظر نامہ بدل گیا۔ سبھیندو ادھیکاری کی قیادت میں بی جے پی حکومت برسر اقتدار آئی۔ انہوں نے او بی سی کا معاملہ سپریم کورٹ میں اٹھایا۔ سپریم کورٹ نے او بی سی کیس کی سماعت کے لیے جسٹس منتھا کی سربراہی میں ایک خصوصی بنچ تشکیل دیا۔ اس سماعت میں ہائی کورٹ نے 2010 کے بعد جاری کردہ تمام او بی سی سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا۔

بقیہ: کولمبیا زلزلہ:24
کمزور عمارتوں کے منہدم ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور امدادی کارروائیوں میں بھی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ زلزلہ 10 اگست کی صبح تقریباً 7:34 بجے آیا تھا۔ اس کا مرکز چوکو میں سان ہوزے ڈیل پالمر کے قریب تھا اور اس کی گہرائی تقریباً 100 سے 110 کلومیٹر بتائی گئی ہے۔ زلزلے کی گہرائی زیادہ ہونے کے باوجود جھٹکے انتہائی شدید تھے اور دور دور تک محسوس کیے گئے۔ کیلی، پیریرا، مانیزالس، آرمینیا اور کوبید و جیسے شہروں میں عمارتیں لرز اٹھیں اور کئی مقامات پر دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ خوف زدہ لوگ گھروں سے نکل کر سڑکوں پر آ گئے۔ زلزلے کے جھٹکے تقریباً 2 منٹ تک جاری رہے اور ہزاروں مکانات کو نقصان پہنچا۔ کئی علاقوں میں ایک دن بعد بھی عمارتیں منہدم ہو رہی ہیں، کیونکہ ان کی بنیادیں اور ڈھانچے زلزلے سے کمزور ہو چکے ہیں۔ آفٹر شاکس نے صورتحال کو مزید خطرناک بنا دیا ہے۔ امریکی جیولوجیکل سروے یعنی یو ایس جی ایس نے زلزلے کے بعد شیک میپ کو اضافی اعداد و شمار کی بنیاد پر اپڈیٹ کیا ہے۔ اس میں عینی شاہدین کی وہ رپورٹس بھی شامل کی گئی ہیں جو 'ڈِڈ یو فیل اِٹ' نظام کے ذریعہ موصول ہوئیں۔ جائزوں کے مطابق اس زلزلے کے جھٹکے معمول سے زیادہ شدید تھے۔ یو ایس جی ایس کے اندازے کے مطابق 60 لاکھ سے زیادہ افراد نے 7 سے 8 شدت کے جھٹکے محسوس کیے۔ واضح رہے کہ شدت 7 یا 8 کے زلزلے میں وہ اینٹ اور پتھر کی عمارتیں آسانی سے متاثر یا منہدم ہو سکتی ہیں جنہیں زلزلہ مزاحم معیار کے مطابق مضبوط نہیں بنایا گیا ہو۔ براعظم کے مشرقی حصے میں واقع پیریرا، مانیزالس اور آرمینیا جیسے شہروں میں زلزلے کے سب سے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔ یہ شہر زلزلے کے مرکز کے مشرق میں واقع ہیں جہاں جغرافیائی ساخت کی وجہ سے توانائی زیادہ مرکوز ہوئی۔ عام طور پر اتنی گہرائی میں آنے والے زلزلے سطح پر نسبتاً کم نقصان پہنچاتے ہیں، لیکن اس مرتبہ فالٹ کی نوعیت اور توانائی کے فریکوئنسی پیٹرن کے باعث عمارتوں کو زیادہ نقصان پہنچا۔ کولمبیا کے جیولوجیکل سروے نے بھی اسے 21 ویں صدی میں ملک کا سب سے طاقتور زلزلہ قرار دیا ہے۔
10 اگست کو آئے زلزلہ کے بعد جو رپورٹس سامنے آ رہی ہیں، وہ دردناک ہیں۔ کیلی، جو کولمبیا کا تیسرا سب سے بڑا شہر ہے، میں درجنوں عمارتیں مکمل یا جزوی طور پر منہدم ہو گئی ہیں۔ اسپتال بھی متاثر ہوئے ہیں اور بعض مریضوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ کافی پیدا کرنے والے خطے کے اہم شہر پیریرا میں بھی سینکڑوں مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ مقامی حکام کے مطابق سیکڑوں افراد اب بھی ملبے تلے دبے ہو سکتے ہیں۔ امدادی ٹیمیں ہیڈ لیمپ لگا کر رات بھر ملبے کی کھدائی میں مصروف ہیں، جبکہ رضاکار بھی اپنے ہاتھوں سے ملبہ ہٹا رہے ہیں۔ چوکó محکمہ غریب اور دور دراز علاقہ ہے، جہاں سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان کے باعث امدادی سامان اور ٹیموں کی رسائی مشکل ہو رہی ہے۔ کئی مقامات پر مواصلاتی نظام بھی متاثر ہوا، جس کی وجہ سے لاپتا افراد کی درست تعداد معلوم کرنا مشکل ہے۔ ابتدائی اطلاعات میں لاپتہ افراد کی تعداد ہزاروں میں بتائی گئی تھی۔
حکومت نے قومی ہنگامی حالت نافذ کر دی ہے اور امداد و بچاؤ کے لیے تمام دستیاب وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بھی مدد کی پیشکشیں موصول ہو رہی ہیں۔ زلزلے نے نہ صرف عمارتوں کو نقصان پہنچایا بلکہ ملک کے بنیادی ڈھانچے کی کمزوریوں کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔ کئی پرانی عمارتیں زلزلہ مزاحم معیار کے مطابق تعمیر نہیں کی گئی تھیں۔ دیہی علاقوں میں لکڑی اور مٹی سے بنے مکانات آسانی سے منہدم ہو گئے، جبکہ شہروں میں بعض بلند عمارتوں کی بنیادیں بھی کمزور ثابت ہوئیں۔ بہرحال، مسلسل آفٹر شاکس کے باعث لوگوں میں خوف برقرار ہے اور ذہنی صحت پر بھی اس کے اثرات پڑنے کا خدشہ ہے۔ خواتین، بچوں اور بزرگوں کو خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ زلزلے کے ایک دن بعد بھی عمارتوں کے منہدم ہونے کا سلسلہ جاری رہنے کے باعث امدادی ٹیموں کو انتہائی احتیاط کے ساتھ کام کرنا پڑ رہا ہے تاکہ مزید لوگ ملبے تلے نہ دبیں۔ پہاڑی علاقوں تک بھاری مشینری پہنچانے میں بھی وقت لگ رہا ہے، جبکہ زخمیوں کی بڑی تعداد کے باعث طبی مراکز پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں خوراک کی فراہمی اور صاف پانی کا انتظام فوری ضرورت بن چکا ہے۔

'امت شاہ میں ہمت ہی نہیں، انہیں عہدہ سے استعفیٰ دینا چاہیے'، پارلیمنٹ میں بحث معاملہ پر راہل گاندھی کا سخت ردعمل

نئی دہلی 12 اگست: امت شاہ نے پارلیمنٹ میں بحث کے لیے رضامندی ظاہر کردی ہے، لیکن اس کے لیے اپوزیشن پارٹیوں سے کہا ہے کہ وہ 2 بجے تک لوک سبھا اسپیکر کو تحریر بھیج دیں۔ امت شاہ کی اس پیش قدمی کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے ایک بار پھر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ''اپوزیشن کا صاف کہنا ہے، ہم امت شاہ کی تقریر سننا ہی نہیں چاہتے۔ میرا 'ہم' سے مطلب ملک کی نوجوان نسل سے ہے۔'' راہل گاندھی نے مزید کہا کہ ''امت شاہ میں ہمت ہی نہیں ہے، اور انہیں اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینا چاہیے۔''

بدھ کے روز پارلیمنٹ احاطہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ احتجاج کرنے والے طلبا پر گولیاں کس نے چلائیں؟ اس کے احکامات کس نے دیے؟ لاٹھی چارج کے احکامات کس نے دیے؟'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا وہ احکامات وزارت داخلہ سے دیے گئے؟ کیا امت شاہ نے احکامات دیے، یا نہیں؟ اگر انہوں نے اس کے احکامات دیے تو انہیں استعفیٰ دینا چاہیے کیونکہ وہ قصوروار ہیں۔ اور اگر انہوں نے احکامات نہیں دیے تو بھی انہیں استعفیٰ دینا چاہیے کیونکہ وہ اس عہدے کے اہل نہیں ہیں۔''

راہل گاندھی نے امت شاہ کے سخت سیکورٹی میں پارلیمنٹ پہنچنے کا ذکر بھی نامہ نگاروں کے سامنے کیا۔ انھوں نے کہا کہ امت شاہ 20 دنوں سے ایوان میں نہیں آرہے ہیں۔ وہ گاڑیوں کے قافلے کے ساتھ پارلیمنٹ آتے ہیں۔ ان کے گھر کے باہر پولیس کی کئی گاڑیاں کھڑی کی گئی ہیں کہ کہیں کوئی طالب علم نہ آجائے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے واضح لفظوں میں کہا کہ وزیر داخلہ میں ہمت نہیں ہے کہ وہ طلبا کا سامنا کرسکیں۔

اس درمیان کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ایوان میں حاضر ہوکر اپوزیشن کے سوالوں کا جواب دیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن پارلیمنٹ میں اپنا موقف برقرار رکھے گی۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کھڑگے نے واضح لفظوں میں کہا کہ ''کل کچھ نہیں ہوگا۔ ہم وہی کرتے رہیں گے جو اب تک کرتے آرہے ہیں۔'' پارلیمنٹ احاطہ میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے مظاہرہ بھی کیا اور مرکزی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے 'امت شاہ جواب دو' کے نعرے لگائے۔

جیل میں بند سابق رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کے پاس ملا موبائل فون، چھاپہ ماری میں ہوئے انکشافات نے کھڑے کیے سوالات

بنگلور 1 2 اگست: بنگلورو کی 'پرپنا اگراہارا مرکزی جیل' میں سی سی بی نے چھاپہ ماری کی۔ اس دوران سابق رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کی بیرک سے ایک اینڈرائیڈ موبائل فون ضبط کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (جیل اور اصلاحی خدمات) آلوک کمار نے بدھ کے روز دی۔ 11 اگست کو 'سنٹرل کرائم برانچ' کی جانب سے ہائی سیکورٹی جیل میں بند ہائی پروفائل قیدیوں اور دیگر قیدیوں کے خلاف 4 سے 5 گھنٹے تک تلاشی مہم چلائی گئی، جس کے دوران فون ضبط کیا گیا۔ کمار نے بتایا کہ سی سی بی نے پرپنا اگراہارا پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے اور اب ایف آئی آر درج کرنے کا عمل جاری ہے۔

کمار نے بتایا کہ جیل حکام نے 6 اگست کو ریونا کی بیرک کی تلاشی لی تھی، لیکن اس وقت تلاشی ٹیم کو کوئی بھی ممنوعہ چیز نہیں ملی تھی۔ ڈی آئی جی (جنوبی) کی رپورٹ کی بنیاد پر فرائض میں لاپروائی برتنے کے الزام میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ شری ایرا رنگپور کو معطل کردیا گیا ہے۔ وہیں بنگلورو مرکزی جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اس واقعے کی تفصیلی تحقیقات کی جارہی ہیں۔'' واضح رہے کہ سابق وزیراعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کے پوتے اور جے ڈی (ایس) لیڈر ایچ ڈی ریونا کے بیٹے پرجول ریونا نے 2019 سے 2024 تک لوک سبھا میں حسن پارلیمانی حلقہ کی نمائندگی کی تھی۔ انہیں مئی 2024 میں جنسی استحصال کے معاملات کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انہیں استحصال کے ایک معاملے میں قصوروار بھی قرار دیا گیا۔ بنگلورو کی ایک خصوصی عدالت نے اگست 2025 میں انہیں عمر قید کی سزا سنائی، جس کے بعد انہیں پرپنا اگراہارا جیل بھیج دیا گیا۔

'میں آج بھی ماں کی کمی محسوس کرتا ہوں'، سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کے اجراء پر جذباتی ہوئے پی ایم مودی

نئی دہلی 12 اگست: وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ (12 اگست) کو سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کا اجراء کیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے تقریب سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے سابق صدر جمہوریہ کی جم کر تعریف کی اور ان کی زندگی کی جدوجہد کو ایک تحریک قرار دیا۔ اس دوران اپنی ماں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی جذباتی ہوگئے۔

واضح رہے کہ سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کا عنوان 'ٹرائمف آف دی انڈین ریپبلک: مائی لائف، مائی اسٹرگلز' ہے، جس میں رام ناتھ کووند کی زندگی کی کہانی ہے۔ اس خودنوشت میں ان کے ابتدائی سالوں سے لے کر عوامی زندگی اور ہندوستان کے 14 ویں صدر جمہوریہ کے طور پر خدمات انجام دینے تک کے تجربات، جدوجہد اور کامیابیوں کی تفصیلات شامل ہیں۔ اس کتاب کی رسم اجراء کے موقع پر اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے سابق صدر جمہوریہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ''صدر جمہوریہ کے طور پر ان کی رہنمائی، ان کی محبت اور ان کی اپنائیت میرے لیے بہت بڑا سرمایہ رہی۔''

وزیر اعظم مودی رام ناتھ کووند کے حوالے سے مزید کہا کہ ''میں نے ان کی زندگی کو جتنا سمجھا ہے، ان کی کام کرنے کی صلاحیتوں کو جتنا جانا ہے، میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ رام ناتھ کووند کی خودنوشت ہندوستانی جمہوریت اور ہندوستانی معاشرے کا ایک انمول سرمایہ بنے گی۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''رام ناتھ کووند نے چھوٹی سی عمر میں ماں کو کھو دیا۔ میں تو خوش قسمت رہا ہوں کہ میری ماں 100 سال سے بھی زیادہ زندہ رہیں اور مجھے اپنے دعاؤں سے نوازتی رہیں، اس کے باوجود ماں کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ ایسے حالات میں کوئی بھی ٹوٹ سکتا ہے لیکن رام ناتھ کووند کو ان مشکل حالات نے اور مضبوط بنایا۔''

اپنے خطاب کے دوران وزیر اعظم مودی کہتے ہیں کہ ''ہمیں مستقبل میں رام ناتھ کووند جیسے بے شمار نوجوانوں کی ضرورت ہے، جو پریشانیوں سے شکست نہ کھائیں، جو مشکلات سے مایوس نہ ہوں بلکہ اپنی محنت سے ہر منزل کو آسان بنانے کا حوصلہ رکھیں۔ اسی تبدیلی سے مضبوط ہندوستان کی تعمیر کا عزم پورا ہوگا۔ یہیں سے خود کفیل اور ترقی یافتہ ہندوستان کا راستہ بنے گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''ہمارے آباؤ اجداد نے صدیوں تک جدوجہد کی۔ مہاتما گاندھی، بابا صاحب امبیڈکر، جیوتی با پھولے، ساوتری بائی پھولے۔۔۔ ایسی کتنی ہی عظیم شخصیتوں نے ہندوستان کی تعمیر نو کا خواب دیکھا تھا۔ ایک ایسا ہندوستان جہاں غریب سے غریب، محروم سے محروم شخص کو بھی بلندی تک پہنچنے کا موقع مل سکے۔'' وزیر اعظم مودی کے مطابق رام ناتھ کووند جیسی شخصیتوں نے اپنی محنت اور قابلیت کے دَم پر نہ صرف اپنی زندگی بدلی بلکہ صدیوں کے اس خواب اور وژن کو شرمندہ؟ تعبیر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

دہلی میں 17 اگست تک بارش سے نہیں ملے گی راحت، یوپی و مہاراشٹر سمیت کئی ریاستوں میں آئی ایم ڈی کا الرٹ

نئی دہلی 12 اگست: ملک بھر میں ان دنوں مانسون نے تباہناک شکل اختیار کر رکھی ہے۔ بیشتر ریاستوں میں موسلا دھار بارش دیکھنے کو مل رہی ہے، جس کی وجہ سے کئی شہروں میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور جموں وکشمیر میں بارش کا پانی آفت بن کر برس رہا ہے۔ ان ریاستوں میں جگہ جگہ لینڈ سلائیڈنگ اور بادل پھٹنے جیسے واقعات پیش ا?ئے ہیں، جس سے کئی سڑکیں بند ہیں۔ اس درمیان محکمہ موسمیات نے آج یعنی 12 اگست کے لیے کئی ریاستوں میں بارش کا الرٹ جاری کردیا ہے۔

ہندوستانی محکمہ موسمیات (ا?ئی ایم ڈی) نے دہلی-این سی آر میں آج جزوی طور پر بادل چھائے رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ اس دوران ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ آج دہلی میں کم از کم درجہ حرارت 25 اور زیادہ سے زیادہ 35 ڈگری سیلسیس رہ سکتا ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ دہلی میں بارش کا سلسلہ پورے ہفتے جاری رہنے والا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست میں 17 اگست تک بوندا باندی اور بارش برقرار رہ سکتی ہے۔ اس دوران تیز بارش کا امکان کم ہے۔

اتر پردیش کے کئی اضلاع میں بھی محکمہ موسمیات نے آج بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ مغربی اور مشرقی اتر پردیش میں آج سے 15 اگست کے درمیان دوبارہ بارش کی شدت بڑھ سکتی ہے۔ بہار کے کئی شمالی اور مشرقی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ بہار میں کچھ مقامات پر چھٹ پٹ بارش بھی ہوسکتی ہے۔ جھارکھنڈ کے کئی اضلاع میں بھی بارش دیکھنے کو مل سکتی ہے۔

محکمہ موسمیات کے مطابق مشرقی راجستھان میں آج بھی انتہائی شدید بارش کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ مدھیہ پردیش میں درمیانی سے شدید بارش کا سلسلہ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کئی علاقوں میں آج ہلکی سے درمیانی بارش دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ مغربی بنگال کے گنگا کے میدانی علاقوں اور اڈیشہ میں بہت شدید بارش کا امکان محکمہ موسمیات نے ظاہر کیا ہے۔ وسطی مہاراشٹر میں بھی بہت شدید بارش ہوسکتی ہے۔ گجرات کے علاقے، کونکن اور گوا میں بھی شدید بارش کا امکان ہے۔

شمال مشرقی ہندوستان کے آسام، میگھالیہ، ناگالینڈ، منی پور اور تریپورہ میں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ ان ریاستوں میں آج بھی لوگوں کو تیز بارش سے راحت نہیں ملنے والی ہے۔ انڈمان اور نکوبار جزائر، سکم اور اروناچل پردیش میں بھی شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے کئی اضلاع میں تو شدید سے انتہائی شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان دونوں ریاستوں میں بارش کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔

بین الاقوامی

تیل کے سوداگروں سے دوستی پھر بھی ہنگامی حالت، پاکستان میں 15 اگست سے بند ہو سکتے ہیں پیٹرول پمپ

اسلام آباد :agst 12 پاکستان میں پٹرول پمپ چلانے والے ڈیلروں اور حکومت کے درمیان تنازعہ بڑھ گیا ہے۔ 'پاکستان پٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن' (پی پی ڈی اے) نے حکومت کو اپنے مطالبات پورے کرنے کے لیے 72 گھنٹے کا وقت دیا ہے۔ ڈیلروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہیں مانے گئے تو 15 اگست کو صبح 6 بجے سے پورے پاکستان میں پٹرول پمپ غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیے جائیں گے۔ مطالبات پورے ہونے تک پٹرول پمپ بند رہنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ پی پی ڈی اے کے چیئرمین ملک خدا بخش نے سینئر عہدیداروں کے ساتھ پریس کانفرنس میں کہا کہ موجودہ حالات میں ڈیلروں کے لیے کاروبار چلانا مشکل ہوگیا ہے۔ ملک بھر کے ڈیلروں کی میٹنگ کے بعد ایسوسی ایشن نے پٹرول کی خوردہ فروخت پر اپنا مارجن بڑھا کر 8 فیصد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے مطابق ایسوسی ایشن کے 14 ہزار سے زیادہ ارکان اب کارروائی کے لیے دباؤ بنا رہے ہیں۔

پی پی ڈی اے کے چیئرمین نے 7 اگست کو پٹرولیم وزیر علی پرویز ملک کو ڈیلروں کے مسائل سے آگاہ کیا تھا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اس سے قبل بھی ڈیلر ملک بھر میں ہڑتال کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس وقت پٹرولیم وزیر نے ان سے ہڑتال مؤخر کرنے کو کہا تھا اور یقین دہانی کرائی تھی کہ دو ہفتوں کے اندر ان کے مسائل کا جائزہ لے کر حل نکالا جائے گا۔ ڈیلروں کا کہنا ہے کہ اب تک ان کے مسائل کا حل نہیں نکالا گیا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے حکومت کو 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ ڈیلروں کی سب سے بڑی شکایت پاکستان کے ڈیلی پرائس میکینزم کے نظام کو لے کر ہے۔ اس نظام کے تحت پٹرول کی قیمتوں میں بار بار تبدیلی ہوتی ہے۔ پی پی ڈی اے کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ سے پٹرول پمپ مالکان کو اپنے پرانے اسٹاک پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

ڈیلروں کے مطابق اس سے ان کا ورکنگ کیپٹل، یعنی کاروبار چلانے کے لیے دستیاب رقم بھی کم ہو رہی ہے۔ دوسری جانب مہنگائی بڑھنے سے پٹرول پمپ چلانے کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں۔ بجلی اور گیس کے بل، ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ موجودہ کمیشن ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ پی پی ڈی اے نے کمپنی الاٹمنٹ پالیسی پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اسے امتیازی قرار دیا ہے۔ ڈیلروں کا کہنا ہے کہ یہ پالیسی ان کے کاروباری مفادات کے خلاف ہے۔ ایسوسی ایشن نے حکومت سے اس پالیسی کا فوری جائزہ لینے اور اسے مزید شفاف اور منصفانہ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اب حکومت کے سامنے 72 گھنٹوں میں ڈیلروں کے مطالبات پر فیصلہ کرنے کا چیلنج ہے۔ اگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تو 15 اگست کی صبح 6 بجے سے پٹرول پمپوں کی غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع ہوسکتی ہے۔ اس سے پاکستان میں پٹرول اور ڈیزل کی سپلائی، لوگوں کی آمدورفت اور روزمرہ کے کاروبار پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔

امریکہ-کوریا جنگی مشق سے قبل کم جونگ اُن کا میزائل حملہ، جاپان تک بڑھی کشیدگی

امریکہ 12 اگست: امریکہ اور جنوبی کوریا کی بڑی فوجی مشقوں سے عین قبل شمالی کوریا نے بیلسٹک میزائل داغ کر جزیرہ نما کوریا میں کشیدگی بڑھا دی ہے۔ جنوبی کوریا اور جاپان کے مطابق بدھ کی صبح شمالی کوریا نے 'وونسان' کے علاقے سے 'سی آف جاپان' کی جانب میزائل لانچ کی، جو 700 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے تک گئی۔ یہ ایک ہفتے سے بھی کم عرصے میں 'پیونگیانگ' کا دوسرا بیلسٹک میزائل تجربہ ہے۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف نے بتایا کہ میزائل مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 6 بجے لانچ کی گئی۔ جنوبی کوریا فوج نے اپنی سیکورٹی اور نگرانی کے انتظامات مضبوط کر لیے ہیں، اور امریکہ اور جاپان کے ساتھ مسلسل اطلاعات شیئر کی جارہی ہیں۔ جاپان کے وزارت دفاع نے بھی کہا ہے کہ مشتبہ بیلسٹک میزائل سمندر میں گر چکی ہے۔

رپورٹ کے مطابق یہ جاپان کے خصوصی اقتصادی زون کے باہر گری ہے۔ یہ لانچ ایسے وقت ہوا ہے، جب امریکہ اور جنوبی کوریا 17 اگست سے 'اولچی فریڈم شیلڈ' فوجی مشق شروع کرنے والے ہیں۔ اس لانچ کے بعد سیول نے نگرانی بڑھا دی ہے۔ اسے کم جونگ اُن کی طرف سے ا?ئندہ مشترکہ مشق پر واضح پیغام تصور کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ مشق 27 اگست تک جاری رہے گی اور اس میں تقریباً 18 ہزار جنوبی کوریائی فوجی حصہ لیں گے۔ اس بار مشق میں ڈرون، جی پی ایس جیمنگ اور سائبر حملوں جیسے جدید جنگی خطرات سے نمٹنے کی تیاریوں پر بھی زور دیا جائے گا۔ امریکہ اور جنوبی کوریا اسے دفاعی مشق قرار دے رہے ہیں، لیکن شمالی کوریا طویل عرصے سے اسے اپنے خلاف

شمالی کوریا نے 6 اگست کو بھی مختصر فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کا تجربہ کیا تھا۔ اب تازہ تجربے کے بعد پیونگیانگ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ امریکہ اور جنوبی کوریا کی فوجی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھ رہا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ شمالی کوریا عام طور پر ایسی فوجی مشقوں کے دوران ہتھیاروں کی نمائش اور سخت بیانات دیتا ہے۔ شمالی کوریا اور جاپان کے درمیان بھی کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ پیونگیانگ نے جاپان کی نئی دفاعی پالیسی اور فوجی توسیع پر تنقید کی ہے۔ شمالی کوریا کا الزام ہے کہ جاپان اسے خطرہ قرار دے کر اپنے ہتھیاروں کی توسیع کو درست ثابت کر رہا ہے۔ ایسے میں تازہ میزائل تجربے سے جاپان کی تشویش بھی بڑھ گئی ہے۔

بنگلہ دیش میں چلے گی 'میڈ ان انڈیا' ٹرین، ہندوستان دے گا 'ایل بی ایچ' ریک، اے سی اور سلیپر کے ہوں گے 19 کوچ

ڈھاکہ 1 2 اگست: ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ریلوے کے شعبے میں تعاون کے حوالے سے 12 اگست کا دن اہم ہونے جارہا ہے۔ وزارت ریل نے اطلاع دی ہے کہ بنگلہ دیش ریلوے کے لیے 19 کوچوں پر مشتمل پہلی ایل ایچ بی (لنک-ہوفمین-بش) براڈ گیج پینجر ریک بدھ کے روز ریل کوچ فیکٹری (آرسی ایف)، کپورتھلا سے روانہ ہوگی۔ یہ ریک بنگلہ دیش ریلوے کے لیے 200 براڈ گیج مسافر کوچوں کی اس سپلائی کا حصہ ہے، جس کا آرڈر 2024 میں ریل انڈیا ٹیکنالوجی اینڈ اکنامک سروس (رائٹس) کو دیا گیا تھا۔ اس پورے آرڈر کے تحت 7 مختلف اقسام میں 200 براڈ گیج مسافر کوچ تیار کیے جا رہے ہیں۔ اپریل 2026 میں بنگلہ دیش کے ریلوے وزیر شیخ ربیع العالم نے پارلیمنٹ کو بتایا تھا کہ بنگلہ دیش ہندوستان سے 200 براڈ گیج مسافر کوچ درآمد کرے گا۔ ان کوچوں کو جون 2026 سے دسمبر 2027 کے درمیان بنگلہ دیش ریلوے کے بیڑے میں شامل کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ بنگلہ دیش کے لیے روانہ ہونے والی پہلی 19 کوچوں کی ریک میں مختلف اقسام کے کوچ شامل ہوں گے۔ اس میں 3 اے سی سلیپر کار، 3 اے سی چیئر کار، 11 نان اے سی چیئر کار اور 2 پاور کار شامل ہیں۔ وزارت ریل کے مطابق ایل ایچ بی کوچ بہتر سیکورٹی، کم دیکھ بھال کے اخراجات اور بہتر آپریشنل کارکردگی کے لیے جانے جاتے ہیں۔ بنگلہ دیش ریلوے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کوچوں میں کئی نئے 'ڈیزائن ایلمنٹ' اور تکنیکی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ خصوصیات پہلی بار ایل ایچ بی قسم کے کوچوں میں شامل کی گئی ہیں۔ ان کوچوں کو بنگلہ دیش ریلوے اور وہاں کے مسافروں کی ضروریات کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ان میں اسٹین لیس اسٹیل آرم ریسٹ اور فٹ ریسٹ کے ساتھ ریک لائننگ سیٹیں دی گئی ہیں۔ مسافر اپنی سہولت کے مطابق سیٹ کو مختلف ریک لائننگ پوزیشن میں ایڈجسٹ کر سکیں گے۔ وزارت ریل کے مطابق کوچوں میں مسافروں کی سہولت اور حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی خصوصیات شامل کی گئی ہیں۔ اے سی کوچوں میں پنکھے، انٹیگریٹڈ سی سی ٹی وی سرویلنس سسٹم اور پینجر الارم سسٹم دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جزوی طور پر کھلنے والی کھڑکیاں، بیبی کیئر روم اور پریئر روم بھی دستیاب ہوں گے۔ بنگلہ دیش کے مخصوص آپریٹنگ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوچوں کے روف اسٹرکچر کو بھی مضبوط کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد رش کے اوقات کے دوران چھت پر مسافروں کے چڑھنے سے پڑنے والے اضافی بوجھ کو برداشت کرنا ہے۔ ریلوے کے مطابق ان کوچوں کا ڈیزائن 'کریش وردی' ہے اور انہیں 'یوروپین سیفٹی اسٹینڈرڈ' ای این 15227 کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ ٹکر کی صورت میں مسافروں کی حفاظت بڑھانے کے لیے کار باڈی شیل کو بھی دوبارہ ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ان کوچوں کا الیکٹریکل سسٹم بھی بنگلہ دیش ریلوے کی ضروریات کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ یہ 415 وولٹ پر چلیں گے، جبکہ ہندوستانی ریلوے کے کوچوں میں عام طور پر 750 وولٹ کا سسٹم استعمال کیا جاتا ہے۔

امریکہ یا ایران دونوں میں سے کون زیادہ ہوشیار ہے!

امریکہ 12 اگست: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران پر حملہ کیا ہے اور دوسری جانب ایران نے امریکہ اور ٹرمپ پر حملہ کیا ہے۔ ایک بیان میں ٹرمپ نے ایران کے ارادوں پر سوال اٹھایا اور تہران کے خلاف سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے ایران پر بے ایمانی کا الزام لگایا اور بڑے حملے کا انتباہ دیا۔ ذرائع کے مطابق ایران نے بھی ٹرمپ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ ٹرمپ نے اس بات پر زور دیا کہ ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنے کے لیے فوجی کارروائی ضروری ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ تہران بہت ہوشیار ہے۔ ایک معاہدہ طے پا جانے کے بعد بھی وہ پریس میں اپنی بات پر واپس چلا جاتا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ "ایرانی شروع میں خاموشی سے مذاکرات کریں گے، لیکن پھر فوراً اپنے الفاظ سے مکر جائیں گے اور وہ مذاکرات کے لیے بہت ہوشیار ہیں۔ "وہ کسی چیز سے اتفاق کرتے ہیں، لیکن پھر باہر جاکر پریس کو بتاتے ہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہاں افراط زر 300 فیصد سے زیادہ ہے۔ ان کی کرنسی تقریباً بیکار ہے۔ وہ اپنے فوجیوں کو تنخواہ نہیں دے سکتے۔ فوجی اپنی ملازمتیں چھوڑ رہے ہیں۔ یہ صورت حال زیادہ دیر نہیں چل سکتی۔ ٹرمپ نے یہ باتیں ایک انٹرویو میں کہیں۔ یہ انٹرویو ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جنگ کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ ہم ایران کے پیسے کو کنٹرول کرتے ہیں اور اس پر ہمارا مکمل کنٹرول ہے۔

دریں اثنا، ایران کا اصرار جاری ہے کہ کسی بھی بڑے معاہدے میں پابندیاں ہٹانا، ایران کے منجمد اثاثوں تک رسائی اور تنازع کے دوران ہونے والے نقصانات کا معاوضہ شامل ہونا چاہیے۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا ہے کہ جنگ ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنے کے لیے ضروری تھی۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ وہ فوری فوجی تصادم پر اقتصادی دباؤ کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن واشنگٹن کے پاس اہم فوجی صلاحیتیں ہیں۔ امریکہ بڑا طاقتور ملک ہیا اور وہ ایران پر حملہ کرسکتا ہے، تاہم اس نے سفارت کاری کے دائرہ کار کو ترجیح دی ہے۔ دریں اثنا، ایران نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی جامع معاہدے کی طرف اس وقت تک آگے نہیں بڑھے گا جب تک کہ واشنگٹن پہلے پابندیاں نہیں ہٹاتا، ایران کی بندرگاہوں کی ناکہ بندی ختم نہیں کرتا، منجمد ایرانی اثاثے جاری نہیں کرتا، اور جنگ سے متعلق نقصانات کا معاوضہ فراہم نہیں کرتا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایران اور امریکہ میں سے کون زیادہ ہوشیار ہے۔

ابنِ صفی: ایک محبت، ایک عہد اور طیب فرقانی کی عقیدت

انور آفاقی

مجھے بچپن ہی سے اردو پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ ابھی چوتھی جماعت کا طالب علم ہی تھا کہ والد محترم نے میرے لیے شمع کے ادارے سے شائع ہونے والے بچوں کے ماہنامے "کھلونا" کا اجراء کروا دیا، جو آٹھویں جماعت تک باقاعدگی سے میرے مطالعے کا حصہ رہا۔ اس وقت تک اردو کی کہانیاں سمجھنے لگا تھا۔ پھر شوق بڑھا تو افسانے بھی پڑھنے لگا۔ ابھی ہائی اسکول سے فراغت بھی نہیں ہوئی تھی کہ والد صاحب کی جمع کی ہوئی کتابوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ان میں رومانی، تاریخی اور جاسوسی ناول شامل تھے، لیکن ان تمام مصنفین میں جو نام میرے دل میں سب سے زیادہ جگہ بنا گیا، وہ ابنِ صفی کا تھا۔ ابنِ صفی کے جاسوسی ناولوں کا معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ ایک بار پڑھنا شروع کرتا تو ناول ختم کیے بغیر چین نہیں آتا تھا۔ والد صاحب کی جمع کی ہوئی تمام کتابیں پڑھ چکا تو بلا ناغہ ہر ماہ بک اسٹال سے ابنِ صفی کا نیا جاسوسی ناول خریدنے لگا اور پھر پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ کرنا میرا معمول بن گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہر نیا ناول میرے لیے کسی نئی دنیا کا دروازہ کھول رہا ہو۔ عباس حسینی مرحوم الہ آباد سے ابنِ صفی کے تخلیق کردہ دونوں لازوال کرداروں، کرنل فریدی اور عمران، پر مبنی ناول شائع کیا کرتے تھے۔ میں ہر صورت انہیں حاصل کرتا اور پڑھتا تھا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک روزگار کے سلسلے میں خلیجی ممالک نہیں چلا گیا۔ پھر اچانک 26 جون 1980ء کی وہ روح فرسا خبر آئی جس نے نہ صرف مجھے بلکہ ابنِ صفی کے کروڑوں مداحوں کو بے چین کر دیا۔ یقین ہی نہیں آتا تھا کہ ابنِ صفی ہمیں چھوڑ کر اپنے خالقِ حقیقی کے پاس چلے گئے ہیں۔ ایک ایسا شخص جس کے قلم نے لاکھوں دلوں کو مسرت دی، جس کے کرداروں نے کئی نسلوں کے تخیل کو اپنی گرفت میں رکھا، وہ اچانک ہم سے جدا ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔ ان کی وفات کے بعد جب کبھی کہیں ابنِ صفی کا ذکرِ خیر ہوتا تو میں بھی بڑی دلچسپی سے سنتا۔ ان کے ناولوں اور کرداروں پر گفتگو ہوتی تو اپنے مطالعے کی روشنی میں باتوں میں شریک ہو جاتا۔ ابنِ صفی کے مداحوں کے درمیان جس قدر ذہنی ہم آہنگی میں نے دیکھی، شاید ہی کسی دوسرے تخلیق کار کے مداحوں میں دیکھی ہو۔ چنانچہ جب کبھی معلوم ہوتا کہ کوئی صاحب ابنِ صفی کے بیشتر ناول پڑھ چکے ہیں تو ان سے مل کر ایک عجیب سی قربت اور اپنائیت کا احساس ہوتا۔ ایسا لگتا جیسے برسوں سے جانتے ہوں۔ خلیجی ممالک سے ریٹائرمنٹ کے بعد جب وطن واپس لوٹا تو ابنِ صفی کے پرانے ناول یہاں کے مشہور ناولٹی بک اسٹور سے خریدنے شروع کیے اور اپنی چھوٹی بیٹی کو پڑھنے کے لیے دینے لگا۔ اس کے پیچھے صرف یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ ایک اچھے ناول نگار کو پڑھے، بلکہ اس کے پیچھے میری اپنی زندگی کی ایک یاد بھی تھی۔ ابنِ صفی ہی کی بدولت میرے اندر اردو زبان و ادب سے بے پناہ محبت پیدا ہوئی تھی۔ ان کے ناولوں نے مجھے اردو ادب کی طرف راغب کیا اور اسی شوق نے آگے چل کر مجھے اردو نثر و نظم لکھنے کی طرف مائل کیا۔ میں اپنی بیٹی کو ابنِ صفی کے ناول یہ کہہ کر دیتا کہ فرصت کے اوقات میں انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی میری طرح ابنِ صفی کی مداح بن گئی۔ شاید ابنِ صفی کی یہی سب سے بڑی خوبی تھی کہ جو شخص ایک بار انہیں پڑھ لیتا، وہ خود بخود دوسرے ناول کی تلاش میں نکل پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابنِ صفی آج بھی نہ صرف میرے بلکہ بے شمار اردو پڑھنے والوں کے محبوب ناول نگار ہیں۔ انہی بے شمار مداحوں میں ایک نام طیب فرقانی کا بھی ہے۔ انہوں نے ابنِ صفی سے محبت و عقیدت کا رشتہ محض زبانی طور پر نہیں نبھایا بلکہ اسے قلم اور تحقیق کے ذریعے زندہ کر دیا۔

چنانچہ انہوں نے 496 صفحات پر مشتمل ایک نہایت اہم تصنیف "ابنِ صفی: کردار نگاری اور نمائندہ کردار" لکھ کر ابنِ صفی کے مداحوں اور اردو ادب کے قارئین کے ہاتھ میں پہنچا دی۔ اپنے قلمی نام طیب فرقانی سے معروف ابنِ صفی کے اس شیدائی کا اصل نام محمد طیب علی ہے۔ ان کے والدین محترم محمد سجود مرحوم اور محترمہ خیر النساء مرحومہ کے اس ہونہار فرزند نے یکم جنوری 1985ء کو مظفر پور کے ایک گاؤں، جین خرد، ایما بشن پور میں آنکھیں کھولیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایم۔اے اور ایم۔فل کی اسناد حاصل کیں۔ وہ فی الحال کانکی، اتر دیناج پور، مغربی بنگال میں ایک اسکول میں درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ طبیعتاً نیک، مخلص اور محبت کرنے والے انسان ہیں۔ بہت سے دوسرے قارئین کی طرح طیب فرقانی بھی ابنِ صفی کے شیدائی رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی اس محبت کو ایک عملی صورت دی اور ابنِ صفی کی کردار نگاری اور ان کے تخلیق کردہ کرداروں کو بنیاد بنا کر ایک نہایت عمدہ اور تحقیقی کام انجام دیا۔

ان کی مذکورہ تصنیف 2022ء میں شائع ہوئی اور قارئین میں مقبول ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ابنِ صفی کے مداحوں بلکہ اردو ادب کے سنجیدہ قارئین کے لیے بھی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ اس کتاب میں ابنِ صفی کی شخصیت اور فن کے ساتھ جاسوسی دنیا کے تقریباً تمام اہم موضوعات کو بڑے سلیقے سے صفحات کی زینت بنایا گیا ہے۔ مصنف نے محض کرداروں کا تعارف نہیں کرایا بلکہ ان کے مزاج، شخصیت، کردار اور ابنِ صفی کی تخلیقی بصیرت کو بھی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس خوب صورت کتاب کی فہرست پر جب نظر ڈالتے ہیں تو سب سے پہلے مقدمہ پر نگاہ پڑتی ہے، پھر مختلف ابواب سامنے آتے ہیں۔ باب اول میں ابنِ صفی کی شخصیت اور زبان کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ باب دوم میں کردار اور کردار نگاری کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے، جبکہ باب سوم میں ابنِ صفی کی کردار نگاری اور نمائندہ کرداروں کو بڑے سلیقے، تفصیل اور خوب صورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مختلف کرداروں کا تعارف سامنے آتا ہے۔ صفحہ 132 پر احمد کمال فریدی کا تفصیلی ذکر ہے، جس میں فریدی کی شخصیت، اس کے کردار، بہادری، ذمہ داری اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ فریدی کی ہمت اور بہادری کی بنا پر قاری اس سے اس طرح جڑ جاتا ہے جیسے وہ محض ناول کا ایک کردار نہ ہو بلکہ حقیقی دنیا میں مظلوموں اور کمزوروں کا محافظ اور نگہبان ہو۔ وہ مجرموں سے نہ صرف سختی سے پیش آتا ہے بلکہ انہیں کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہی دم لیتا ہے۔ وہ اپنا وقت کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ کسی نہ کسی اہم کام میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ طیب فرقانی نے کرنل فریدی کی شخصیت کے حوالے سے جو مثبت رائے قائم کی ہے، وہ بالکل بجا معلوم ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "فریدی ایک پختہ ذہن، باشعور اور معاشرے کا ذمہ دار فرد ہے جس کا ہر لمحہ قیمتی ہے، جس کا کوئی لمحہ تضیعِ اوقات میں نہیں گزرتا۔ فریدی اور بیکاری ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسے ہر وقت کام کرتے رہنا اور قوم و ملک کے لیے جاگتے رہنا پسند ہے۔" صفحہ 139 پر فریدی کے معاون کیپٹن حمید کا ذکر ہے۔ کیپٹن حمید کے کردار کی تصویر کشی کرتے ہوئے طیب فرقانی لکھتے ہیں: "حمید بظاہر کام چور نظر آتا ہے، لیکن کیا حقیقتاً ایسا ہی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس نے کون سا ایسا کام ہے جو نہیں کیا۔ وہ خود کہتا ہے کہ اگر کرنل کوئی کام اس سے لینا ہی چاہتا ہو تو اس کے فرشتے بھی اس سے پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ذمہ دار آفیسر ہے لیکن یکسانیت سے اکتا جاتا ہے۔ وہی مجرموں کے پیچھے دوڑ بھاگ، ان کی نگرانی اور آخر کار انہیں انجام تک پہنچاتا ہے۔ لیکن جب بھی وہ اپنی والی پر آ جاتا ہے تو مقابل کے چھکے چھڑا دیتا ہے۔ جب وہ پھرتی دکھاتا ہے

تو اچھے اچھے دنگ رہ جاتے ہیں۔"

پھر باری آتی ہے علی عمران کی، جو ابنِ صفی کا دوسرا لازوال کردار ہے۔ عمران کے تعارف میں خالد جاوید نے نہایت سچی اور عمدہ بات لکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "ساری دنیا کے جاسوسی ادب میں عمران جیسا کوئی کردار تخلیق نہیں کیا گیا، نہ عمران کے کسی رول ماڈل کا سراغ حاصل ہوتا ہے۔ شروع شروع میں کچھ لوگوں نے ایان فلیمنگ کے جیمز بانڈ سے عمران کی مماثلت کے کچھ پہلو پیدا کرنے کی کوشش کی تھی، جو ایک مضحکہ خیز بات ہے، کیونکہ عمران کی مشرقی اخلاقیات اور وجودیاتی سطح اسے جیمز بانڈ سے بالکل مختلف بلکہ متضاد کردار کا حامل بناتی ہے۔" مجنوں گورکھپوری کی ایسی رائے پڑھ کر مجھے حیرت اور افسوس دونوں ہوئے کہ ان کے مطابق عمران کے ناولوں میں سوائے مار دھاڑ اور دنگل کے کچھ نہیں ہوتا۔ پھر تو مجنوں صاحب کو رزمیہ (Epic) اور مرثیے وغیرہ سے بھی یہی شکایت ہونی چاہیے کہ وہاں بھی جنگ و جدل اور مار دھاڑ کے علاوہ کچھ نہیں۔ حالاں کہ یہ اصناف، بشمول داستان، انسانی بصیرت، تجربے، عرفان اور آگہی کے اہم سرچشمے ہیں۔ میرے خیال میں مجنوں صاحب کو یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ وہ ابنِ صفی کو ایک روایتی نوعیت کا معمولی جاسوسی ناول نگار سمجھتے تھے۔ ان کی نظر میں آرتھر کونن ڈائل اور اگاتھا کرسٹی کے روایتی جاسوسی ناول شاید ایک معیار تھے، جن میں ذہنی تجسس اور مسئلے کے حل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ابنِ صفی کے یہاں معاملہ اس سے کہیں وسیع ہے۔ ان کے ناولوں میں واقعہ نگاری، کردار، طنز، مزاح، معاشرتی مشاہدہ، انسانی نفسیات اور ایکشن سب ایک دوسرے سے اس طرح جڑے ہوئے ہیں کہ کہانی محض جاسوسی داستان نہیں رہتی بلکہ ایک مکمل ادبی تجربہ بن جاتی ہے۔ راقم الحروف کی ذاتی رائے بھی یہی ہے کہ ابنِ صفی کا تخلیق کردہ عمران اردو کے جاسوسی ادب کے اعلیٰ ترین اور منفرد کرداروں میں سے ایک ہے۔ یہ کردار ابنِ صفی کی تخلیقی قوت، بصیرت، فہم و فراست اور انسانی نفسیات پر ان کی گہری نظر کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ میری ذاتی سوچ یہ بھی ہے کہ اردو کا شاید ہی کوئی سنجیدہ ادیب ہو جس نے ابنِ صفی کو کبھی نہ پڑھا ہو۔ میں نے جتنے بھی بڑے چھوٹے ادیبوں سے گفتگو کی ہے، ان میں سے جب بھی کسی سے دریافت کیا کہ آپ نے ابنِ صفی کو پڑھا ہے؟ تو اکثر کا جواب اثبات میں تھا۔ بعض نے تو یہ بھی کہا کہ ابنِ صفی کو پڑھ کر ہی اردو کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور کہانی، افسانہ اور ناول لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ رہی مجنوں گورکھپوری کی بات تو بہر حال انہوں نے ابنِ صفی کو پڑھا، تب ہی ان کے بارے میں اپنی رائے قائم کی۔ اختلافِ رائے اپنی جگہ، مگر کسی تخلیق کار کے فن کو سمجھنے کے لیے اس کے پورے تخلیقی منظرنامے کو سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

طیب فرقانی نے عمران کے ساتھ کام کرنے والے بہت سے کرداروں کا بھی اپنی تصنیف میں ذکر کیا ہے۔ ان میں سارجنٹ ناشاد، تنویر اشرف، صفدر سعید، بلیک زیرو، جوزف ماگونڈا، انور سعید، قاسم رضا، کیپٹن فیاض، سلیمان، سنگ ہی، نادر، ظفر الملک، جمن عرف جیمسن، محبوب نرالے عالم اور بدھو وغیرہ شامل ہیں۔ باب چہارم میں ابنِ صفی کے تخلیق کردہ نسوانی کرداروں کا ذکر اور تعارف ہے۔ یہ وہ کردار ہیں جن کے بغیر عمران کی دنیا یقیناً ادھوری اور پھیکی محسوس ہوتی۔

مصنف نے تقریباً 47 نسوانی کرداروں کا تعارف بڑے خوب صورت انداز میں کرایا ہے۔ ان کرداروں کی شخصیت، عادات و اطوار اور کردار کی ایسی تصویر پیش کی گئی ہے کہ قاری کے ذہن میں ان کا عملی خاکہ ابھرنے لگتا ہے۔ طیب فرقانی کی زبان نہایت سہل، سلیس اور عام فہم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب پڑھتے ہوئے قاری کو کہیں بھی ترسیلِ معنی میں دشواری محسوس نہیں ہوتی۔ ہر کردار ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ناول کے صفحات سے نکل کر قاری کے سامنے آ کھڑا ہوا ہو۔ ان کرداروں کے تعارف کے ساتھ ابنِ صفی کے ناولوں سے وابستہ پرانی یادیں بھی تازہ ہوتی ہیں اور ان کے تخلیقی کمال کا احساس بھی گہرا ہوتا ہے۔

طیب فرقانی نے اپنی یہ کتاب لکھ کر نہ صرف ابنِ صفی کے مداحوں کو ایک قیمتی تحفہ دیا ہے بلکہ اردو جاسوسی ادب کے ایک اہم گوشے کو بھی محفوظ کر دیا ہے۔ ابنِ صفی کے تخلیق کردہ کردار محض ناولوں کے کردار نہیں بلکہ کئی نسلوں کے قارئین کی یادوں، جذبات اور تخیل کا حصہ ہیں۔ طیب فرقانی نے ان کرداروں کا مطالعہ، تجزیہ اور تعارف جس محبت، محنت اور خلوص سے پیش کیا ہے، وہ یقیناً قابلِ تحسین ہے۔ میرے نزدیک اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے ابنِ صفی سے اپنی محبت کو محض عقیدت کے اظہار تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے مطالعے، تحقیق اور تنقیدی شعور کی شکل دی ہے۔ یہی کسی تخلیق کار سے حقیقی محبت کا بہترین ثبوت ہے۔ "ابنِ صفی: کردار نگاری اور نمائندہ کردار" ایک ایسی کتاب ہے جو ابنِ صفی کے مداحوں کے لیے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگی، لیکن اس کی اہمیت صرف ابنِ صفی کے مداحوں تک محدود نہیں۔ کردار نگاری، جاسوسی ادب اور اردو ناول کے طالب علم بھی اس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ طیب فرقانی نے ابنِ صفی سے اپنی محبت کو قلم کی زبان دے کر ایک ایسا کام کیا ہے جس کے لیے وہ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میری نظر میں یہ کتاب ایک مداح کی طرف سے اپنے محبوب مصنف کو پیش کیا جانے والا محض خراجِ عقیدت نہیں بلکہ ایک ایسے ادبی عہد کی یادداشت بھی ہے جس میں ابنِ صفی کے کرداروں نے لاکھوں قارئین کے تخیل پر حکمرانی کی۔ میں طیب فرقانی کو اس خوب صورت، محنت طلب اور قابلِ قدر تصنیف پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اسی جذبۂ محبت، تحقیق اور ادبی وابستگی کے ساتھ اردو ادب کی خدمت کا یہ سفر جاری رکھیں گے۔

رابطہ: 9931016273

بچوں کو صرف کامیاب انسان نہیں --- اچھا انسان بنائیں

ریاض فردوسی

کبھی کبھی ہم کسی بچے کو دیکھتے ہیں جو اپنے والدین سے اونچی آواز میں بات کر رہا ہوتا ہے، کسی بزرگ کے سامنے بے تکلفی کی حدیں پار کر رہا ہوتا ہے، استاد کی بات سننے کو تیار نہیں ہوتا یا ذرا سی بات پر غصے سے چیخنے لگتا ہے۔ ہم فوراً کہتے ہیں، "آج کل کے بچے بہت بدتمیز ہو گئے ہیں!" مگر کیا ہم نے کبھی رک کر یہ سوچا ہے کہ آخر یہ بچے ایسے کیوں ہو گئے ہیں؟ کیا یہ بچے پیدائشی طور پر بدتمیز ہیں؟ کیا ان کے دل میں محبت، احترام اور احساس نام کی کوئی چیز نہیں؟ یا پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے خود انہیں وہ ماحول دیا ہے، جس نے ان کے اندر بے ترتیبی، ضد، غصہ اور بدتمیزی کو جنم دیا؟ یہ سوال صرف بچوں کے بارے میں نہیں، بلکہ پوری نسل کے بارے میں ہے۔ بچے کسی بھی معاشرے کا آئینہ ہوتے ہیں۔ ان کے الفاظ، عادات، رویے اور سوچ دراصل ہمارے گھروں، ہماری تربیت، ہمارے تعلیمی نظام اور ہمارے معاشرتی رویوں کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ اگر آج کا بچہ بے صبرا ہے تو شاید ہم نے اسے صبر سکھانے کے لیے وقت ہی نہیں دیا۔ اگر وہ بدتمیز ہے تو شاید ہم نے اسے احترام کا عملی نمونہ نہیں دکھایا۔ اگر وہ بد نظم ہے تو شاید اس کی زندگی میں نظم و ضبط کی کوئی واضح مثال موجود نہیں۔ سب سے پہلی اور سب سے اہم وجہ والدین کی مصروفیت ہے۔ آج کا دور تیز رفتار زندگی کا دور ہے۔ والدین صبح سے شام تک ملازمت، کاروبار، معاشی پریشانیوں اور دیگر مصروفیات میں الجھے رہتے ہیں۔ گھر واپس آتے ہیں تو تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ بچے ان کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں، مگر والدین کے پاس ان کے لیے وقت نہیں ہوتا۔ بچہ بات کرنا چاہتا ہے، کوئی واقعہ سنانا چاہتا ہے، اپنے دل کی کوئی بات کہنا چاہتا ہے، مگر ماں یا باپ موبائل فون میں مصروف ہوتے ہیں۔ بچے کو کھلونے دیے جاتے ہیں، مہنگا موبائل دیا جاتا ہے، انٹرنیٹ دیا جاتا ہے، ہر خواہش پوری کی جاتی ہے، مگر وقت نہیں دیا جاتا، اور حقیقت یہ ہے کہ بچے کو سب سے زیادہ ضرورت والدین کے وقت اور توجہ کی ہوتی ہے۔ جب بچے کو محبت اور توجہ الفاظ میں نہیں ملتی تو وہ اپنے رویے سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ضد کرتا ہے، شور مچاتا ہے، بدتمیزی کرتا ہے، غصہ کرتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ ایسا کرے گا تو کم از کم والدین اس کی طرف متوجہ ضرور ہوں گے۔ دوسری بڑی وجہ موبائل فون اور سوشل میڈیا کا بے تحاشا استعمال ہے۔ آج کا بچہ کھیل کے میدان سے زیادہ اسکرین پر وقت گزارتا ہے۔ کبھی یوٹیوب، کبھی گیمز، کبھی شارٹ ویڈیوز اور کبھی سوشل میڈیا۔ وہ ایسی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے، جہاں ہر چیز فوری ملتی ہے۔ ایک ویڈیو چند سیکنڈ کی، ایک گیم چند لمحوں کی، ایک تصویر چند لمحوں کی۔ اس مسلسل تیز رفتار تفریح نے بچوں میں صبر کی صلاحیت کم کر دی ہے۔ انہیں انتظار کرنا مشکل لگتا ہے۔ انہیں ہر چیز فوراً چاہیے۔ کھانا فوراً، تفریح فوراً، جواب فوراً، خواہش پوری فوراً۔ اسکرین صرف وقت نہیں کھا رہی، بلکہ بعض اوقات بچوں کے رویے بھی تشکیل دے رہی ہے۔ وہ ایسے کردار دیکھتے ہیں جن میں چیخنا، مارنا، مذاق اڑانا اور دوسروں کو نیچا دکھانا معمول سمجھا جاتا ہے۔ بچہ چونکہ نقل کرنے کی عمر میں ہوتا ہے، اس لیے وہ دیکھی ہوئی چیزوں کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیتا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا قصور صرف موبائل کا ہے؟ نہیں۔ اصل مسئلہ موبائل سے زیادہ والدین کی نگرانی اور تربیت کی کمی ہے۔ اگر بچے کے ہاتھ میں موبائل ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ والدین جانیں کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے، کس سے متاثر ہو رہا ہے اور اس کے ذہن میں کیا سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک اور اہم وجہ ضرورت سے زیادہ لاڈ پیار ہے۔ محبت اور لاڈ میں فرق ہوتا ہے۔ محبت بچے کی ضرورت ہے، لیکن حد سے زیادہ لاڈ اس کی شخصیت کو کمزور کر سکتا ہے۔ بعض والدین بچے کی ہر خواہش پوری کرتے ہیں۔ وہ غلطی کرے تو اسے روکنے کے بجائے کہتے ہیں: "بچہ ہے، کرنے دو۔" وہ کسی سے بدتمیزی کرے تو ہنس دیتے ہیں۔ وہ چیز توڑ دے تو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ بڑوں کے سامنے بدتمیزی کرے تو اسے شرمندہ کرنے کے بجائے کہتے ہیں: "ابھی چھوٹا ہے، بڑا ہوگا تو سمجھ جائے گا۔" مگر سوال یہ ہے کہ وہ سمجھے گا کیسے؟ تربیت خود بخود نہیں آتی۔ احترام سکھانا پڑتا ہے۔ ادب سکھانا پڑتا ہے۔ وقت کی پابندی سکھانی پڑتی ہے۔ اپنی غلطی تسلیم کرنا سکھانا پڑتا ہے۔ "معاف کیجیے"، "شکریہ"، "براہِ کرم" اور "آپ کیسے ہیں؟" جیسے الفاظ بچے کی زبان پر خود نہیں آتے، انہیں گھر کے ماحول سے سکھایا جاتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج بہت سے گھروں میں والدین خود بچوں کے سامنے ایک دوسرے سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ باپ ماں سے اونچی آواز میں بات کرتا ہے، ماں غصے میں باپ کو برا بھلا کہتی ہے، بڑے چھوٹوں کی عزت نہیں کرتے اور چھوٹے بڑوں کی بات نہیں سنتے۔ پھر ہم بچے سے کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ احترام سے پیش آئے گا؟ بچہ نصیحت سے کم اور عمل سے زیادہ سیکھتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچہ بزرگوں کا احترام کرے تو ہمیں اپنے بزرگوں کا احترام کرنا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے تو ہمیں اس کے سامنے جھوٹ بولنے سے بچنا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچہ غصے پر قابو رکھے تو ہمیں اپنے غصے پر قابو رکھنا ہوگا۔ اس کے بعد آتا ہے اسکول اور تعلیمی نظام کا کردار۔ تعلیم کا مقصد صرف امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرنا نہیں۔ تعلیم کا اصل مقصد ایک اچھا انسان بنانا بھی ہے۔ اگر بچہ ریاضی (Mathematics) یا کسی Subject میں سو فیصد (100٪) نمبر لے آئے لیکن اسے اپنے والدین، استاد، ہم جماعت یا معاشرے کے دوسرے افراد کا احترام کرنا نہ آئے تو ایسی تعلیم ادھوری ہے۔ آج ہمارے تعلیمی اداروں میں مقابلے کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ بچے نمبروں، گریڈز اور پوزیشنوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ان سے یہ تو پوچھا جاتا ہے کہ امتحان میں کتنے نمبر آئے، مگر کم ہی پوچھا جاتا ہے کہ آج تم نے کسی کی مدد کی یا نہیں؟ آج تم نے کسی سے اچھا برتاؤ کیا یا نہیں؟ آج تم نے کوئی نئی اچھی عادت سیکھی یا نہیں؟ ہم بچوں کو کامیاب انسان بنانا چاہتے ہیں، مگر کبھی کبھی یہ بھول جاتے ہیں کہ سب سے پہلے انہیں اچھا انسان بنانا ضروری ہے۔ آج کے بچوں میں بد نظمی کی ایک وجہ معمولات کا فقدان بھی ہے۔ بہت سے بچوں کے سونے، جاگنے، کھانے، پڑھنے اور کھیلنے کا کوئی مقررہ وقت نہیں۔ رات دیر تک موبائل، صبح دیر سے اٹھنا، اسکول کے لیے جلدی جلدی تیار ہونا، ہوم ورک آخری وقت پر کرنا۔ یہ سب آہستہ آہستہ شخصیت میں بے ترتیبی پیدا کرتے ہیں۔ نظم و ضبط دراصل چھوٹی چھوٹی عادات سے پیدا ہوتا ہے۔ وقت پر اٹھنا، اپنا بستر درست کرنا، کتابیں ترتیب سے رکھنا، کام وقت پر مکمل کرنا، کھانے کے بعد برتن مناسب جگہ رکھنا، بڑوں سے ادب سے بات کرنا۔ یہ معمولی دکھائی دینے والی عادات ہی مستقبل میں ایک منظم انسان بناتی ہیں۔ ایک اور افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ہم بچوں کو سہولتیں تو بہت دیتے ہیں، ذمہ داریاں کم دیتے ہیں۔ آج بہت سے بچے گھر کے معمولی کام بھی نہیں کرتے۔ انہیں ہر چیز تیار ملتی ہے۔ کھانا تیار، کپڑے تیار، کتابیں تیار، جوتے تیار۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ زندگی کی بنیادی ذمہ داریوں سے دور رہتا ہے۔ جب اسے ہر کام دوسرے لوگ کر کے دیں گے تو اس کے اندر ذمہ داری کا احساس کیسے پیدا ہوگا؟ بچے کو چھوٹے چھوٹے کام دیجیے۔ اپنا کمرہ صاف کرنے دیں۔ کتابیں خود ترتیب دینے دیں۔ گھر کے کسی بزرگ کی مدد کرنے دیں۔ اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا سکھائیں۔

اس سے بچے میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوگی اور ذمہ داری کا احساس بھی۔ لیکن یہاں ہمیں ایک اور غلطی سے بچنا ہوگا: تربیت کے نام پر تشدد۔ بچے کی بدتمیزی کا جواب مار پیٹ، تذلیل اور مسلسل ڈانٹ نہیں ہونا چاہیے۔ سختی اور ظلم میں فرق ہے۔ بچے کو حدود بتانا ضروری ہے، مگر اس کی عزتِ نفس کو کچل دینا تربیت نہیں۔ ایک بچہ جو ہر وقت ڈانٹ سنتا ہے، ضروری نہیں کہ اچھا بن جائے، ممکن ہے وہ اندر ہی اندر ٹوٹ جائے، ضدی ہو جائے یا جھوٹ بولنا شروع کر دے۔ بچے کو سمجھانے کے لیے اس سے بات کرنا ضروری ہے۔ اسے یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ غلطی قابلِ اصلاح ہے، مگر غلط رویہ قابلِ قبول نہیں۔ ہمیں بچوں کو سننے کی عادت بھی ڈالنی ہوگی اور خود بھی انہیں سننا ہوگا۔ کبھی بچے کے غصے کے پیچھے کوئی دکھ چھپا ہوتا ہے۔ کبھی اس کی بدتمیزی دراصل توجہ کی پکار ہوتی ہے۔ کبھی اس کی ضد کسی اندرونی خوف کی علامت ہوتی ہے۔ ہر بدتمیزی کے پیچھے صرف "خراب تربیت" نہیں ہوتی، بعض اوقات ایک ایسا دل ہوتا ہے، جو مدد مانگ رہا ہوتا ہے مگر اپنے جذبات بیان کرنا نہیں جانتا۔ لہٰذا ہمیں بچوں کو صرف یہ نہیں کہنا چاہیے کہ "تم بدتمیز ہو" بلکہ ہمیں پوچھنا چاہیے، "بیٹا! تم پریشان کیوں ہو؟" یہ ایک جملہ شاید کسی بچے کی پوری زندگی بدل دے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ آج کا بچہ ایک ایسے معاشرے میں پرورش پا رہا ہے جہاں ہر طرف مقابلہ، مادہ پرستی، دکھاوا، جلد بازی اور کامیابی کی دوڑ ہے۔ بچے اپنے والدین کو دوسروں سے مقابلہ کرتے دیکھتے ہیں۔ وہ سنتے ہیں کہ فلاں کا بچہ اتنے نمبر لے آیا، فلاں نے اتنا بڑا گھر بنا لیا، فلاں کے پاس اتنی مہنگی گاڑی ہے۔ پھر بچہ بھی یہی سیکھتا ہے کہ انسان کی قدر اس کے کردار سے نہیں بلکہ اس کی کامیابی اور چیزوں سے ہے۔ یہ سوچ خطرناک ہے۔ ہمیں بچوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ اچھا انسان ہونا، کسی کا دل نہ دکھانا، کمزور کی مدد کرنا، سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، بزرگوں کا احترام کرنا اور اپنی غلطی مان لینا بھی کامیابی ہے۔ آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ آج کے بچے خراب نہیں ہوئے، ہماری تربیت کے طریقے ضرور کمزور ہوئے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند فرقہ پرستوں کے نشانہ پر

شاہنواز بدر قاسمی

ہندوستان صدیوں سے مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے۔ یہی خوبصورتی اس ملک کی سب سے بڑی طاقت اور پہچان ہے۔ دنیا بھر میں ہندوستان کو اس کی گنگا جمنی تہذیب، مذہبی رواداری اور کثرت میں وحدت کی روایت کی وجہ سے احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ملک کی آزادی کی جدوجہد سے لے کر جدید ہندوستان کی تعمیر و ترقی تک مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگوں نے مل جل کر ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جو باہمی احترام، انصاف اور آئینی مساوات پر قائم ہے۔ لیکن گزشتہ چند برسوں میں ملک کے بعض حصوں میں فرقہ وارانہ سیاست اور مذہبی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے اس خوب صورت روایت کو ضرور متاثر کیا ہے۔ خصوصاً اتر پردیش میں مسلمانوں، ان کے مذہبی مقامات، تعلیمی اداروں اور نمائندہ شخصیات کو مختلف مواقع پر سیاسی اور سماجی بحث کا موضوع بنایا جاتا رہا ہے۔ اختلافِ رائے اور قانونی احتساب جمہوری معاشرے کا لازمی حصہ ہیں، لیکن کسی مذہبی یا تعلیمی ادارے کو بار بار افواہوں، غیر ثابت شدہ الزامات اور اشتعال انگیز بیانات کے ذریعے متنازع بنانے کا رجحان یقیناً تشویش کا باعث ہے۔ حالیہ دنوں میں ایشیاء کی عظیم اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کو بعض ہندو انتہاء پسند تنظیموں نے ایک مرتبہ پھر بدنام کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ایک طرف دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید کے حوالے سے یہ دعویٰ سامنے آیا کہ وہاں شیولنگ موجود ہے، دوسری طرف اسی دعوے کو بنیاد بنا کر سہارنپور ضلع انتظامیہ کو میمورنڈم بھی پیش کیا گیا اور معاملے کو سوشل میڈیا کے ذریعے وسیع پیمانے پر اچھالا گیا۔ اس پورے معاملے نے یہ سوال ضرور پیدا کیا کہ کیا کسی تاریخی اور حساس مذہبی و تعلیمی ادارے کے بارے میں محض دعوے یا افواہیں ہی اتنی کافی ہیں کہ اسے ایک نئے تنازع میں گھسیٹ دیا جائے؟ اسی سلسلے کا دوسرا واقعہ اس سے بھی زیادہ حساس نوعیت کا تھا۔ ہندو رکچھا دل کی جانب سے ہریدوار سے گنگا جل لا کر دارالعلوم دیوبند میں چڑھانے کا اعلان کیا گیا اور اس حوالے سے ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کرتی رہیں۔ ان اعلانات اور ویڈیوز سے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی کہ اگر ضرورت پڑی تو عدالت سے اجازت حاصل کر کے یہ اقدام کیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ایک بڑے اسلامی تعلیمی ادارے کے احاطے میں کسی دوسرے مذہب کی مذہبی رسم انجام دینے کا اعلان محض ایک معمولی سیاسی بیان نہیں بلکہ انتہائی حساس معاملہ ہے، جس سے مذہبی جذبات متاثر ہونے اور امن و امان کی صورت حال خراب ہونے کا خدشہ پیدا ہو سکتا تھا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق انتظامیہ نے اس اقدام کو ہونے نہیں دیا اور متعلقہ افراد کو راستے میں روک دیا گیا۔

یہ اچھی بات ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا، لیکن اس پورے معاملے میں ایک بنیادی سوال باقی رہتا ہے کہ ایسے اشتعال انگیز اعلانات اور واقعات کے خلاف قانون کے مطابق پیشگی اور مؤثر کارروائی کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی مذہبی مقام یا تاریخی دعوے کے بارے میں کوئی شکایت ہے تو ملک میں عدالتیں اور قانونی ادارے موجود ہیں۔ کسی کو سڑک پر جلوس نکالنے، مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے یا کسی دوسرے مذہب کے ادارے میں اپنی مذہبی سرگرمی انجام دینے کا حق قانون سے بالاتر ہو کر حاصل نہیں ہو سکتا۔ انصاف کا راستہ عدالت اور آئین سے ہو کر گزرتا ہے، سڑک کی طاقت سے نہیں۔ یہ سوال بھی اہم ہے کہ آخر دارالعلوم دیوبند ہی کو بار بار تنازعات میں کیوں گھسیٹا جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے اس ادارے کی تاریخ اور اس کی موجودہ حیثیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ 1866ء میں قائم ہونے والا دارالعلوم دیوبند برصغیر کی اسلامی علمی روایت کا ایک بڑا مرکز ہے۔ 1857ء کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو سیاسی غلامی کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور تہذیبی بحران کا بھی سامنا تھا۔ ایسے ماحول میں اس ادارے کے بانیان نے تعلیم اور علمی خود کفالت کو اپنی ترجیح بنایا۔ ایک چھوٹے سے مدرسے سے شروع ہونے والا یہ سفر وقت کے ساتھ ایک ایسی بین الاقوامی علمی تحریک میں تبدیل ہوا جس سے ہزاروں علماء، مفتیان، اساتذہ، مصنفین اور دینی شخصیات وابستہ ہوئیں۔ دارالعلوم کی خدمات صرف درس و تدریس تک محدود نہیں رہیں۔ اس ادارے اور اس کے اکابرین نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور دیگر علماء نے انگریز حکمرانوں کے خلاف جدوجہد کی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور آزادی کے لیے قربانیاں پیش کیں۔ ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کسی بھی سنجیدہ شخص کے لیے یہ پہلو نظر انداز کرنا آسان نہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے بارے میں اختلافِ فکر یا علمی تنقید اپنی جگہ ایک الگ موضوع ہے۔ ہر ادارہ تنقید سے بالاتر نہیں ہوتا۔ لیکن کسی ادارے سے اختلاف اور اسے مسلسل مشکوک یا خطرناک ثابت کرنے کی کوشش، دونوں الگ چیزیں ہیں۔ تنقید شواہد کے ساتھ ہونی چاہیے اور الزام بھی ثبوت کا تقاضہ کرتا ہے۔ مجھے تعلیم اور ملازمت کے سلسلے میں 2005 سے 2020 تک تقریباً پندرہ سال تک دیوبند میں رہنے کا موقع ملا۔ یہ مدت کسی شہر کو صرف باہر سے دیکھنے کی نہیں بلکہ اس کی روزمرہ زندگی، لوگوں کے مزاج اور سماجی تعلقات کو قریب سے سمجھنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ میں نے دیوبند کو قریب سے دیکھا ہے اور پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دیوبند کی اصل شناخت نفرت نہیں، امن ہے؛ کشیدگی نہیں، باہمی احترام ہے اور تقسیم نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کی روایت ہے۔ یہاں صرف مسلمان ہی دارالعلوم دیوبند کی عظمت کے قائل نہیں بلکہ برادرانِ وطن کی ایک بڑی تعداد بھی اس ادارے کے علمی مقام اور تاریخی کردار کا احترام کرتی ہے۔ مقامی سطح پر دارالعلوم کے طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ عام لوگوں کے تعلقات اس بات کی واضح مثال ہیں کہ زمینی حقیقت اکثر سوشل میڈیا کے شور سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے دکھ سکھ میں مقامی لوگوں کی شرکت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ شہر کے روزمرہ معاملات میں مختلف طبقات ایک دوسرے کے ساتھ کاروباری، سماجی اور انسانی تعلقات رکھتے ہیں۔ یہی دیوبند کی اصل تصویر ہے، جسے چند اشتعال انگیز بیانات تبدیل نہیں کر سکتے۔

افسوس یہ ہے کہ آج سوشل میڈیا نے سیاست کا ایک ایسا میدان پیدا کر دیا ہے جہاں چند افراد چند منٹ کی ویڈیو یا ایک اشتعال انگیز بیان کے ذریعے شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسئلے کا حل تلاش کرنے سے زیادہ اہمیت اس بات کو دی جا رہی ہے کہ کس طرح ایک ایسا بیان دیا جائے جو زیادہ سے زیادہ وائرل ہو اور اپنے سیاسی آقاؤں اور گودی میڈیا کی توجہ حاصل کرے۔ یہی وہ ذہنیت ہے جسے روکنے کی ضرورت ہے۔ سیاست اور صحافت اگر خدمت کے بجائے شہرت اور تنازع کا ذریعہ بن جائے تو معاشرے کا سکون سب سے پہلے متاثر ہوتا ہے۔ افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ جب اس قسم کے تنازعات پیدا کیے جاتے ہیں تو متعلقہ اداروں اور انتظامیہ کی جانب سے بعض اوقات فوری اور مؤثر کارروائی دیکھنے کو نہیں ملتی۔ یہ صورت حال شرپسند عناصر کے حوصلے بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مذہب، ذات اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر قانون کی گرفت کو یقینی بنائے۔ کسی بھی فرد یا تنظیم کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ نفرت پھیلائے، افواہیں گھڑے یا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچائے۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی، مساوات اور اپنے اداروں کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ یہی آئینی ضمانت اس ملک کے جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ اگر کسی مذہبی یا تعلیمی ادارے کو جان بوجھ کر تنازع کا موضوع بنایا جائے اور اس کے خلاف اشتعال انگیزی کی جائے تو یہ صرف ایک ادارے پر حملہ نہیں بلکہ آئین کے بنیادی اصولوں کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ ملک کی ترقی، استحکام اور خوشحالی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب قانون کی حکمرانی اور یکساں انصاف کو یقینی بنایا جائے۔ فرقہ وارانہ سیاست وقتی طور پر کسی کو سیاسی فائدہ پہنچا سکتی ہے لیکن اس کا نقصان پورے معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔ نفرت کا ماحول سرمایہ کاری، تعلیم، سماجی استحکام اور قومی یکجہتی سب کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے حکومتوں کو چاہیے کہ وہ کسی بھی قسم کی فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے خلاف سخت کارروائی کریں اور ایسے عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لائیں۔ اس موقع پر مسلمانوں اور خصوصاً نوجوانوں کی ذمہ داری بھی بہت اہم ہے۔

اشتعال انگیزی کا مقصد ردعمل پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اگر لوگ جذبات میں آ کر قانون اپنے ہاتھ میں لینے لگیں تو شر پسند عناصر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر قسم کی اشتعال انگیزی کا جواب صبر، حکمت، تدبر اور قانونی راستے کے ذریعے دیا جائے۔ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ مشکلات اور آزمائشوں کا مقابلہ علم، اخلاق اور حکمت سے کیا جائے۔ نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کا مطالعہ کرے اور جاننے کی کوشش کرے کہ دارالعلوم دیوبند اور اس کے اکابرین نے اس ملک کے لیے کیا خدمات انجام دی ہیں۔ آزادی کی تحریک میں ان کی قربانیاں، تعلیم کے فروغ میں ان کی جدوجہد اور سماجی اصلاح کے لیے ان کی کوششیں آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ جب نوجوان اپنی تاریخ اور اپنے اداروں سے واقف ہوں گے تو وہ افواہوں اور پروپیگنڈوں کا شکار نہیں ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی مذہبی رواداری، باہمی احترام اور مشترکہ تہذیب میں پوشیدہ ہے۔ یہی وہ اقدار ہیں جنہوں نے اس ملک کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بنایا ہے۔

اگر ان اقدار کو کمزور کیا گیا تو نقصان صرف کسی ایک طبقے یا ادارے کا نہیں بلکہ پورے ملک کا ہوگا۔ دارالعلوم دیوبند کے خلاف ہونے والی نازیبا اور اشتعال انگیز کوششیں دراصل ایک عظیم علمی ورثے کو متنازع بنانے کی کوشش ہیں۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ علم، کردار اور خدمت کی بنیاد پر قائم ادارے افواہوں اور پروپیگنڈوں سے کمزور نہیں ہوتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت، انتظامیہ، دانشور طبقہ، میڈیا اور تمام انصاف پسند شہری مل کر ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کریں جو ملک کے امن اور اتحاد کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آج وقت کا تقاضہ ہے کہ قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے، نفرت پھیلانے والوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے اور ملک کے تاریخی، تعلیمی اور مذہبی ورثے کا تحفظ کیا جائے۔ دارالعلوم دیوبند صرف ایک ادارہ نہیں بلکہ علم، اعتدال، قومی خدمت اور ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی ایک زندہ علامت ہے۔ اس کا احترام دراصل اس ملک کی روشن روایات، آزادی کی تاریخ اور آئینی اقدار کا احترام ہے۔ اگر ہم نے نفرت کے بجائے محبت، تقسیم کے بجائے اتحاد اور اشتعال کے بجائے حکمت کا راستہ اختیار کیا تو یقیناً ہندوستان مزید مضبوط، پر امن اور ترقی یافتہ ملک کے طور پر آگے بڑھے گا۔ یہی پیغام دارالعلوم دیوبند کی تاریخ دیتی ہے اور یہی پیغام آج کے حالات میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

العرابی اور ایسٹ بنگال کا میچ 1-1 گول سے برابر

ڈورنڈ کپ میں محمڈن کا سفر تمام ہوا

کولکاتا، 12/اگست: اے ایف سی کپ میں العرابی نے ایسٹ بنگال سے 1-1 گول سے ڈرا کیا۔ 77 ویں منٹ پر پہلے نصف میں دونوں ٹیموں نے ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی پوری کوشش کی لیکن کسی بھی ٹیم کو کامیابی نہیں ملی۔ دوسرے نصف میں العرابی ٹیم کے کھلاڑیوں نے زبردست حملے شروع کردیئے لیکن ایسٹ بنگال کے دفاعی کھلاڑیوں نے انہیں ناکام بنا دیا لیکن 77 ویں منٹ پر ایسٹ بنگال کا دفاعی قلعہ مسمار ہوگیا اور العرابی کو 1-صفر گول سے کامیابی مل گئی لیکن انجیوری ٹائم میں ایسٹ بنگال نے گول برابر کیا۔ اسی دوران کولکاتا کے کشور بھارتی اسٹیڈیم میں محمڈن اور انڈین ایئرفورس کے درمیان مقابلہ 2-1 گول پر ختم ہوا۔ کھیل کے 34 ویں منٹ پر محمڈن کو لیڈ مل گئی تھی اور تھانگیما نے گول کیا تھا جسے انڈین ایئرفورس کے کرسٹو نے برابر کردیا۔ پھر انجیوری ٹائم میں ایئرفورس کے شیانیل نے 25 گز کی دوری سے زوردار شاٹ مار کر جیت کا گول اسکور کیا۔ محمڈن نے تین میچوں میں 3 پوائنٹ بنائے۔ اس سے قبل شملیشوری سے 3-2 سے شکست ہوئی تھی اور آئی اے ایف نے 2-1 سے ہرایا۔ محمڈن کا ڈورنڈ سفر ختم ہوا۔

پرتگال کے کپتان رونالڈو نے اپنی دس سالہ معشوقہ جارجیہ کے ساتھ منگل کے روز شادی کر لی۔

ٹیبل ٹینس فیڈریشن ایشیاڈ سے قبل معطل، کھلاڑیوں کا مستقبل تاریک

سرفراز خان کی شمولیت ٹیم انڈیا کے اندر ایک نئی جہت پیدا کرے گی

گالے (سری لنکا)، 12/اگست: انڈیا اور سری لنکا کے درمیان پہلا کرکٹ ٹسٹ 15/اگست سے گالے اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا اور اس ٹسٹ کے لئے کپتان شبھمن گل کو پوری امید ہے کہ ٹیم کے سنئیر بلے باز پوری طرح سے اپنی سرگرمی کا مظاہرہ کریں گے۔ ویسے تو اہم بلے باز سائی سدرشن کے زخمی ہونے کے بعد سرفراز خان کو متبادل کے طور پر انڈین ٹیم کے پہلے 15/کھلاڑیوں میں شامل کیا گیا ہے لیکن اس کا یقین پورے طور پر نہیں ہے کہ سرفراز کو فرسٹ الیون میں موقع ملے گا۔ ورلڈ ٹسٹ رینکنگ میں اس وقت انڈیا کی پوزیشن پانچویں ہے جب کہ سری لنکا چھٹی پوزیشن میں ہے، اگر چوتھے پوزیشن کی بنگلہ دیش کو ابھی آسٹریلیا کے خلاف دو ٹسٹ میچوں میں شکست ہوجاتی ہے تو پھر انڈیا کو اس وقت تیسری پوزیشن حاصل ہوجائے گی، اگر وہ موجودہ دو ٹسٹ سیریز میں سری لنکا کو شکست دینے میں کامیاب ہوتا ہے آسٹریلیا کل جمعرات سے ڈارون (آسٹریلیا) میں بنگلہ دیش کے خلاف پہلا ٹسٹ کھیل رہا ہے جب کہ انڈیا کو سنیچر 15/اگست سے اپنی مہم کا آغاز کرنا ہے۔ انڈیا نے گزشتہ سال انگلینڈ کا دورہ کیا تھا اور کسی طرح سے وہ سیریز 2-2 کی برابری پر ختم ہوا تھا۔ ٹیم میں فاسٹ بالر کے طور پر ابھی محمد سراج اور آکاش دیپ ہیں۔ اسپینر میں آل راؤنڈر رویندر جڈیجہ ہیں۔ شبھمن گل نے گزشتہ سال انگلینڈ کے خلاف چار سنچریاں سمیت 754 رن کا ریکارڈ بنایا تھا۔ بعدازاں انڈیا نے ہوم سیریز میں ویسٹ انڈیز کے خلاف 2-صفر سے گردن میں چوٹ آئی تھی جس میں انڈیا کو ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کی دوڑ میں جھٹکا لگا تھا۔ اس وقت انڈیا ٹیم میں شبھمن گل، یشوسوی جیسوال، کے ایل راہل، رشبھ پنت، اکشر پٹیل، رویندر جڈیجہ، پراسیدھ کرشنا، محمد سراج، آکاش دیپ ہیں۔ اگر موقع ملا تو وہ اپنی صلاحیت کو یقیناً اجاگر کرے گا۔

12/اگست ایشین گیمز اگلے ماہ ہیں۔ یہ مقابلہ 20 سے 28 ستمبر تک جاپان کے شہر ایچی کے اسکائی ہال ٹویوٹا میں منعقد ہوگا۔ اس سے پہلے ہندوستانی ٹیبل ٹینس فیڈریشن کو بڑا جھٹکا لگا۔ مرکزی وزارت کھیل نے ان کی شناخت کو عارضی طور پر 'معطل' کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ انٹرنیشنل ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی مشاورت سے کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ٹیبل ٹینس کے متعدد کھلاڑیوں کا مستقبل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایشیاڈ جیسے مقابلے سے پہلے اتنا بڑا فیصلہ کیوں لیا گیا؟ وزارت کھیل کی ہدایات میں کہا گیا ہے کہ ٹی ٹی ایف آئی کو دیے گئے شوکاز نوٹس کا جواب بھی تسلی بخش نہیں تھا۔ اس نے کہا، 'آئی او اے بین الاقوامی تنظیم آئی ٹی ٹی ایف سے مشورہ کرنے کے بعد مناسب کارروائی کرے گا۔ ایک ایڈہاک کمیٹی بنائی جائے گی اور ٹی ٹی ایف آئی میں ایک مناسب انتظامی ڈھانچہ دوبارہ قائم ہونے تک اندرونی ریگولیٹری میکانزم بنائے جائیں گے۔'

تاہم، TTFI کے انتظامی مسائل کے بارے میں شکایات نئی نہیں ہیں۔ 2021 میں، بھارت کی ٹیبل ٹینس کی سرفہرست کھلاڑیوں میں سے ایک، مونیکا بترا نے الزام لگایا کہ قومی کوچ سومیا دیپ رائے نے ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ ایک ایسے کھلاڑی کو فائدہ پہنچانے کے لیے میچ چھوڑ دیں جو وہ نجی طور پر تربیت کر رہے تھے۔ اس سے مفادات کے ٹکراؤ کے الزامات سامنے آئے۔ 2022 میں، دہلی ہائی کورٹ نے TTFI کی ایگزیکٹو کمیٹی کو معطل کر دیا اور انتظامی صورتحال کو "افسوسناک" قرار دیا۔

2026 کے اوائل میں، TTFI پھر سے ہنگامہ آرائی کا شکار تھا۔ فیڈریشن نے سکریٹری جنرل کملیش مہتا کو مالی بے ضابطگیوں اور غیر مجاز فیصلہ سازی کے الزام میں معطل کر دیا۔ دہلی ہائی کورٹ نے بعد میں معطلی کو کالعدم قرار دے دیا، لیکن ٹی ٹی ایف آئی کے اندرونی دھڑے بندی کو تسلیم کرتے ہوئے تحقیقات کا حکم دیا۔ ایشین گیمز کی ٹیم کے انتخاب کے دوران مسئلہ مزید سنگین ہوگیا۔ جون میں مونیکا بترا کو مرکزی ٹیم میں شامل کرنے کے بجائے ریزرو ٹیم میں رکھا گیا تھا۔ گھریلو مقابلوں میں ان کی غیر حاضری کو وجہ قرار دیا گیا۔ اپنے جوابی الزام میں مونیکا نے کہا کہ ٹی ٹی ایف آئی نے اپنے ہی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور سات ارکان کی مقررہ حد کے بجائے نورکنی سلیکشن کمیٹی کا استعمال کیا۔ اس نے قانونی کارروائی کا بھی انتباہ دیا۔ تاہم، وہ بعد میں "ذہنی سکون" کی ضرورت کی وجہ سے اس تنازعہ سے دستبردار ہوگئیں۔ اس بار مرکز کی سخت کارروائی نے ٹی ٹی ایف آئی کے انتظامی مستقبل کے بارے میں نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ملک میں ٹیبل ٹینس کا کنٹرول فی الحال ایک ایڈہاک کمیٹی کے ہاتھ میں ہے، اب سب سے بڑا چیلنج مستقل اور شفاف انتظامی ڈھانچے کو بحال کرنا ہے۔

کیا انڈیا اور بنگلہ دیش کے درمیان ون ڈے اور ٹی-ٹوئنٹی سیریز موقوف؟

کولکاتا، 12/اگست: ستمبر 2026 میں انڈین کرکٹ ٹیم بنگلہ دیش کا دورہ کرنے والی تھی لیکن یہ دورہ کھٹائی میں پڑ سکتا ہے اور بہت ممکن ہے انڈیا اور بنفلہ دیش کے درمیان جو تین ون ڈے انٹرنیشنل اور تین ٹی-20 میچوں کی سیریز ہونے والی تھی وہ اب شروع ہی نہ ہوسکے کیوں کہ اس وقت دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی تعلقات بہت حد تک ترش ہوگئے ہیں۔ اس وقت انڈیا اور بنگلہ دیش کے درمیان سفارتی تعلقات اور ساتھ ہی ساتھ سیاسی تعلقات بگڑتے چلے گئے ہیں۔ بی سی سی آئی کو اس وقت وزیر خارجہ کی حتمی رپورٹ کا انتظار ہے اور اگر ان کی رپورٹ غیر موافق رہی تو پھر اس کا سرکاری طور پر اعلان کردیا جائے گا وہ سیریز کھیلی نہیں جائے گی۔ پتہ چلا کہ دونوں ملکوں کی کرکٹ بورڈ کو اب بھی یقین ہے کہ ستمبر ابھی کافی دور ہے اور اس دوران دونوں ملکوں میں مفاہمت ہوسکتی ہے اور حالات ایسے بھی نہیں بگڑے ہیں کہ انہیں بہتر نہ بنایا جاسکے لیکن یہ دونوں ملکوں وزارت خارجہ امور کے ذمہ داروں پر ہے کہ وہ امن بات چیت کی راہ ہموار کریں اور تعلقات کو مزید تلخ اور پیچیدہ بنانے سے اجتناب کریں لیکن اس وقت دونوں ملکوں کی طرف سے ایسا کوئی بھی سامنے نظر نہیں آرہا ہے جس پر بھروسہ کیا جاسکے کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت کا پل تیار کرے گا۔

دراصل بنگلہ دیش کے وزیر داخلہ صلاح الدین احمد نے ابھی حال میں ایک بیان دیا ہے کہ انڈیا کو بنگلہ دیش کے ساتھ دوستی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ انڈیا نے جب بنگلہ دیش کی معزول وزیراعظم کو اپنا مہمان بنا رکھا ہے تو پھر اسے بنگلہ دیش سے دوستی کی امید بھی نہیں رکھنی چاہیے۔

بنگلہ دیش جو انڈیا کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر ہے اور جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جہاں روز اول 1971 سے لے کر 2024 تک غدر، قتل عام اور قاتلوں کی حکومت رہی ہے اور ہر سال وہاں بدرو ہی تحریک شروع ہوتی ہے اس ملک کا وزیر داخلہ انڈیا پر طنز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انڈیا نے اگر بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم کو پناہ دی ہے تو یہ عمل انسانیت کا تھا اور ہندستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے شیخ حسینہ کو سیاسی پناہ دے کر کوئی بھی غلط کام نہیں کیا۔ کیا وہ سیاسی پناہ حاصل کرنے والی بنگلہ دیش کی معزول خاتونا ول سے یہ کہہ سکتے تھے کہ ہندستان پناہ نہیں دے سکتا، آپ کوئی اور دروازہ دیکھیں، کیا یہکہنے کے بعد ہندستان کی روایتی عظمت اور انفرادیت باقی رہ سکتی تھی؟

لامین یمال سے بریک اپ، گرل فرینڈ کی لائیو ویڈیو کی حقیقت کیا ہے؟

12/اگست: اسپین کے نوجوان فٹبال اسٹار لامین یمال اور ان کی مبینہ گرل فرینڈ انیس گارسیا سانتوس کے تعلقات میں دراڑ کی خبریں ایک بار پھر سوشل میڈیا پر زیرِ بحث ہیں۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے دوران دونوں کی نجی زندگی سے

متعلق قیاس آرائیوں میں اضافہ ہوا تاہم انیس گارسیا کی جانب سے یمال کی مبینہ بے وفائی کے حوالے سے کوئی بیان سامنے نہیں آیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک فین پیج نے دعویٰ کیا کہ انیس نے انسٹاگرام لائیو ویڈیو میں یامال سے تعلق ختم کرنے کا اعلان کیا اور ان پر متعدد بار دھوکا دینے کا الزام لگایا۔ تاہم یہ دعویٰ مکمل طور پر بے بنیاد نکلا ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق انیس گارسیا نے نہ اپنی سوشل میڈیا پوسٹس میں اور نہ ہی کسی انٹرویو میں یمال کے خلاف ایسا کوئی بیان دیا ہے۔ جعلی پوسٹ کے باوجود کئی مداحوں نے اسے حقیقت سمجھتے ہوئے یمال کو تنقید کا نشانہ بنایا اور انیس گارسیا کے حق میں بیانات دیے۔ کچھ صارفین نے کہا کہ اعتماد ختم ہونے کی صورت میں تعلق ختم کرنا بہتر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب یمال اور انیس گارسیا کی جانب سے اب تک ان افواہوں پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے اور دونوں نے اپنی نجی زندگی کو عوامی بحث سے دور رکھا ہوا ہے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804